سرخوشی

انتائیہ

غزالی اے۔ون گائیڈ

اُردو گریڈ - 8

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	حمد (نظم)	71
2	نعت (نظم)	74
3	دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو	77
4	پاکستان کے چند اہم تہوار	82
5	ہمارے وطن کا نشاں (نظم)	86
6	خون کا بدلہ	89
7	شہری دفاع	94
8	ریل کا سفر (نظم)	99
9	لانس نائیک لال حسین شہید	102
10	ہاکی	106
11	دریا کی کہانی (نظم)	109
12	پاکستان کے موسم	113
13	حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	116
14	ادب کی اہمیت	121
15	مل کے رہو (نظم)	126
16	ملی وحدت	130
17	مثالی طالب علم	133
18	تفریح کی اہمیت	136
19	اپنا پرچم ایک (نظم)	139
20	خدا اس وقت یہ چاہتا ہے کہ۔۔۔	141
21	خواتین کا مقام اور ان کے حقوق	148
22	گرلز گائیڈ	151
23	لا الٰہ الا اللہ (نظم)	156
24	مناظر پاکستان	159
25	ریل کہانی	163
26	آگہی	167
27	ننھا مجاہد اعتزاز حسن (شہید)	170
★	زبان شناسی و انشا پردازی	174

تعلیمی کیلنڈر اُردو گریڈ 8

ماہ / ہفتہ وار پیریڈ	مکتی بودھ	اکائی / تجزیہ	نظم	نثر	گرامر	املا	تحریری	ملاحظہ
ہفتہ وار پیریڈ ۲	پاکستان کے چند اہم تہوار ۲ تہوار منانا	ہماری قومی زبان ۲ اردو	حمد (نظم) ۲ تشریح	اہم ہدایات ۲	صوتی آلات (نظم) ۲ سبق کا خلاصہ	اہم ہدایات ۲	گرامر پیڈ ۲	
	اہم جگہوں کی اہم شخصیات	اہم شخصیات	نعت (نظم) ۲ تشریح	اہم ہدایات ۲	ریل کا سفر (نظم) ۲	اہم ہدایات ۲	فعل کی اقسام (لازم، متعدی، معلوم، مجہول)	
	اعادہ						اعادہ	

میرے رستے میں ہو اگر میداں
یا پرانا کوئی کھنڈر سنساں
کوئی مرگھٹ ہو یا ہو قبرستاں
نہ خطا ہوں وہاں میرے اوساں
کیونکہ میرا خُدا ہے میرے ساتھ

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اگر میری راہ میں کوئی میدان یا کسی سنسان کھنڈر سے مجھے گزرنا ہو یا میرے رستے میں مرگھٹ یا قبرستان آجائے۔ تو ان مقامات سے میں بے خوف وخطر گزر جاؤں گا میرے اوسان خطا نہ ہوں گے۔ کیوں کہ میرے خدا کی مدد ہر لمحے میرے ساتھ ہے۔

ہو بیابان میں طُور میرا
یا سمندر پہ ہو سفر میرا
دور رہ جائے مجھ سے گھر میرا
رہے پھر بھی قوی جگر میرا
کیونکہ میرا خُدا ہے میرے ساتھ

تشریح: اس نظم کے آخری شعر میں شاعر کہتا ہے کہ چاہے میرا گزر کسی جنگل و بیابان سے ہو یا سمندر پر میرا سفر ہو اور اس سفر میں چاہے میں اپنے گھر سے کتنا ہی دور کیوں نہ نکل جاؤں۔ میرا دل کبھی خوفزدہ نہیں ہوتا۔ وہ ہر لمحے مضبوط اور باہمت رہتا ہے۔ کیوں کہ میرے خدا کی مدد ہر لمحے میرے ساتھ ہے۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ "حمد" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) کون سے عمل کے ہونے پر لوگ وہم کرتے ہیں؟

جواب: رات کے وقت آسمان سے تارے ٹوٹ کر ایسے گرتے ہیں جیسے کوئے کے انگارے۔ یہ منظر دیکھ کر بے چارے لوگ وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(ب) کن حالات میں شاعر کا جگر قوی رہتا ہے؟

جواب: شاعر کا کہنا ہے کہ میرا گزر جب کسی جنگل و بیابان سے ہو یا سمندر پر میرا سفر ہو یا میں اپنے گھر سے دور ہوں۔ ہر حال میں میرا جگر قوی رہتا ہے۔

(ج) شاعر کو کسی بھی چیز کا خوف کیوں نہیں ہے؟

جواب: شاعر کو کسی بھی چیز کا خوف اس لیے نہیں ہے کیونکہ خدا ہر لمحہ اس کے ساتھ ہے۔

(د) خوف زدہ کرنے والے مقامات کون سے ہیں؟

جواب: خوف زدہ کرنے والے مقامات درج ذیل ہیں:
(I) خالی میدان (II) سنسان کھنڈر (III) قبرستان (IV) مرگھٹ

(ہ) اس حمد کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کے ذہن میں پہلا خیال کیا پیدا ہوتا ہے؟

جواب: اس نظم کا مطالعہ کرنے کے بعد ہمارے ذہن میں پہلا خیال یہی پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں کیسے ہی حالات کا سامنا ہو، اندھیرا ہو یا اجالا، آندھی، طوفان ہو یا آسمان سے تاروں کے گرنے کا سلسلہ سمندر پر سفر ہو یا کسی جنگل و بیابان سے، کبھی خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔

۲۔(الف) "حمد" میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

وہم، مرگھٹ، گھپ اندھیرا، سناٹا، مہیب، قوی، بحر، انگارے، خوف، خطر

(I) اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہمارا دل قوی رہتا ہے۔
(II) اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے ہر قسم کے وہم و گمان ختم ہو جاتے ہیں۔
(III) طوفان کا شور ہو یا اس کے تھمنے کے بعد کا سناٹا اللہ تعالیٰ ہر صورت میں ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔
(IV) قبرستان اور مرگھٹ مُردوں کو دفنانے یا جلانے کے مقام ہیں۔
(V) رات کو طوفان آنے پر ہر طرف گھپ اندھیرا چھا گیا۔
(VI) اللہ تعالیٰ کی ہر جگہ موجودگی کے احساس سے ہم بلا خوف وخطر اپنی منزل کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔
(VII) آسمان سے تارے ٹوٹ کر ایسے گرتے ہیں جیسے انگارے۔
(VIII) رات ختم ہوتی ہے اور سحر کے وقت اللہ کے ذکر سے فضائیں گونج اٹھتی ہیں۔
(IX) بارش کا دوسرا نام مینھ بھی ہے۔

(ب) دیئے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کریں۔

(I) خوف کی وجہ سے کسی کے بھی اوسان خطا ہو سکتے ہیں۔ (گم، خطا)
(II) حمد میں شاعر نے تارے، کو انگارے سے تشبیہ دی ہے۔ (انگارے، شرارے)
(III) اللہ کی یاد سے ہمارا دل قوی رہتا ہے۔ (پرہول، قوی)
(IV) رات ہو دن ہو، شام ہو کہ سحر سے مراد ہے ہر وقت (ہر دن، ہر وقت)
(V) شام کا متضاد لفظ سویرا ہے۔ (رات، سویرا)
(VI) "حمد" میں درخت کا مترادف لفظ پیڑ استعمال کیا گیا ہے۔ (شجر، پیڑ)
(VII) کھنڈر، مرگھٹ، قبرستان تنہائی کی علامت کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ (تنہائی، موت)
(VIII) ہم کسی قسم کے خوف میں مبتلا نہیں ہوتے کیونکہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ (دشمن، خدا)
(IX) "حمد" میں چاندنی کا متضاد لفظ گھپ اندھیرا بیان کیا گیا ہے۔ (گھپ اندھیرا، بحر)
(X) "حمد" میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی گئی ہے۔ (اللہ تعالیٰ، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ)

۳۔ "حمد" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) رہے پھر بھی قوی جگر میرا
(ب) کیوں کہ میرا خدا ہے میرے ساتھ
(ج) شب کو گرتے ہیں جیسے انگارے
(د) یا پرانا کوئی کھنڈر سنساں
(ہ) وہم کرتے ہیں لوگ بے چارے

۴۔ "حمد" کے مطابق کالم: الف میں دیے گئے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ لفظ سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
سفر	کھنڈر
چاندی	مرگھٹ
پرانا	سمندر
قبرستان	انگارے
شب	شام
آسمان	تارے
غار	گھپ اندھیرا

۵۔ اس نظم کے کون کون سے بند میں ردیف استعمال ہوئی ہے؟ ان کی نشاندہی کریں۔

جواب: اس نظم کے دوسرے اور چھٹے بند میں ردیف استعمال ہوئی ہیں۔
دوسرے بند میں "ہو"
اور چھٹے بند میں "میرا"

۶۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لغت میں سے تلاش کر کے لکھیں:

سحر	سویرا، صبح، پَو پھٹنا
مُرگھٹ	جس جگہ ہندو اپنے مردے جلاتے ہیں
بیابان	جنگل، ریگستان، ویرانہ
قوی	مضبوط، طاقت ور
پُرہَول	خوف ناک، ڈراؤنا
سنسان	بے آباد، ویران

۷۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	متضاد	جملے
سنسان	آباد	آج کل یہ علاقہ سنسان ہے، کبھی یہ آباد ہوا کرتا تھا۔
شب	روز	میں خدا سے شب و روز اپنے ملک کی سلامتی کی دعا کرتا ہوں۔
اندھیرا	اجالا	سورج کی کرنیں رات کے اندھیرے کو اجالے میں بدل دیتی ہیں۔
سفر	حضر	سفر ہو یا حضر، نماز کسی حالت میں معاف نہیں ہوتی۔

قوی	کمزور	قوی کا کمزور پر چڑھائی کرنا ظلم کہلاتا ہے۔
پُرہول	پُرامن	انسان پُرہول حالات سے زیادہ پُرامن حالات کو پسند کرتا ہے۔

۸۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

الفاظ	اعراب
حمد	حَمْد
نظر	نَظَرْ
سنسان	سُنْسَانْ
اجالا	اُجَالَا
سمندر	سَمَنْدَرْ
سحر	سَحَرْ
پُرہول	پُرْھَوْل

۹۔ درج ذیل الفاظ میں سے مذکر اور مؤنث الگ الگ کر کے لکھیں:

سمندر، شام، جڑ، وہم، مرگھٹ، آندھی، اندھیرا، آسمان

مذکر	مؤنث
سمندر	شام
وہم	جڑ
مرگھٹ	آندھی
آسمان	
اندھیرا	

۱۰۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

الفاظ	جمع
جھونکا	جھونکے
رات	راتیں
تارا	تارے
خطا	خطائیں
انگارا	انگارے

۱۱۔ "گھور" اور "سفر" ہم آواز الفاظ ہیں۔ ان کو "ہم قافیہ" الفاظ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ درج ذیل الفاظ کے ہم قافیہ الفاظ لکھیں:

الفاظ	ہم قافیہ الفاظ
سحر	نظر
تارے	ہارے
میدان	فرحان
ہوا	دعا
شام	کام

Scanned with CamScanner

۱۲۔ اس "حمد" کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ شاعر اپنی نظر اللہ تعالیٰ کی ذات پر رکھ کر کہتا ہے کہ حالات خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں میں کبھی خوفزدہ اور گھبرا نہیں ہوں کیونکہ میرا خدا ہر لمحے میرے ساتھ ہوتا ہے۔

سرگرمیاں: ۱۔ طلبہ نظم خوانی کی مشق کے لیے یہ حمد درست تلفظ اور زیر و بم کے ساتھ پڑھیں۔ ۲۔ طلبہ اپنی کاپی پر اللہ تعالیٰ کے کوئی سے پانچ نام خوش خط تحریر کریں اور ان کے معنی بھی لکھیں۔

۳۔ طلبہ کسی شاعر کی معروف حمد رنگین چارٹ پر خوش خط تحریر کریں اور اسے جماعت کے کمرے میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ: ۱۔ طلبہ کو یہ بتائیں کہ حمد ایسی نظم ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔

۲۔ اس حمد کے علاوہ کسی اور شاعر کی کوئی حمد طلبہ کو سنائیں اور انھیں تلقین کریں کہ وہ اسے اپنی کاپی میں لکھیں۔ ۳۔ طلبہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، خاص طور پر آیۃ الکرسی کے حوالے سے بتائیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات

(لاہور مطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

☆ نظم پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جوابات منتخب کریں۔

1. نسبانی نظم "حمد" کے شاعر کا نام ہے:
(a) مرزا غالب (b) اسمٰعیل میرٹھی (c) ساغر صدیقی (d) الطاف حسین حالی

2. نظم "حمد" کا مرکزی خیال ہے:
(a) ہر حال میں اس بات کا احساس کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے
(b) ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا
(c) ہر حال میں اللہ کی تعریف بیان کرنا
(d) ہر حال میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا

3. شاعر کی خدا پر ہے:
(a) امید (b) توقع (c) تمنا (d) نظر

4. مناسب لفظ سے جملہ مکمل کریں۔
مرگمٹ وہ جگہ جہاں _____ اپنے مردے جلاتے ہیں:
(a) یہودی (b) عیسائی (c) ہندو (d) مسلمان

5. مُہول کے معنی ہیں:
(a) خوبصورت (b) ڈراؤنا (c) ویرانا (d) بارش

باب نمبر: 2 نعت

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بزمِ کونین	دونوں جہانوں کی محفل	شمع	چراغ، موم بتی	ناخدا	ملاح، کشتی بان
چشمِ بیدار	جاگنے والی آنکھ	اسرار	خدا کے راز	امنڈنا	جوش میں آنا، طغیانی پر آنا
راہ دکھانا	راستہ بتانا	بھٹکے ہوئے	در بدر پھرتے ہوئے	قافلے	کارواں، مسافروں یا تاجروں کا گروہ
پار لگانا	دوسرے کنارے پر پہنچانا	توحید	خدا کو ایک ماننا	مرکز	وسط، درمیان، قلب
اجالا	روشنی	مدت	عرصہ		

خلاصہ: اس نظم (نعت) کے شاعر ساغر صدیقی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صفات کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو توحید کی شمع جلا کر اس جہاں کو روشن کرنے کے لیے بھیجا۔ اور ساری دنیا کو اپنا پیغام سنانے کے لیے بھیجا جو ان کے دلوں کو ہدایت کی روشنی سے منور کر دے، بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہ راست پر لانے کے لیے بھیجا۔ جیسے ایک ملاح امنڈتے ہوئے طوفانوں میں کشتیاں پار لگاتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو گمراہی کے طوفانوں سے بچا کر ہدایت کے ساحل تک پہنچانے کے لیے آئے۔ بھٹکے ہوئے قافلوں کو ان کی منزل کا راستہ بتانے کے لیے بھیجا۔ جو لوگ خدا کی ذات سے آشنا ہیں، خدا نے انھیں اپنے رازوں سے آگاہ کیا اور جو غافل اور ناآشنا رہے خدا نے ان کو غفلت سے بیدار کرنے کے لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بھیجا۔

اشعار کی تشریح

بزمِ کونین سجانے کے لیے آپؐ آئے	شمعِ توحید جلانے کے لیے آپؐ آئے

تشریح: اس شعر میں شاعر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اس دنیا میں جہالت کے اندھیروں کو دور کرنے ہدایت اور توحید کی روشنی سے منور کرنے کے لیے بھیجا۔

ایک پیغام جو ہر دل میں اُجالا کر دے	ساری دنیا کو سنانے کے لیے آپؐ آئے

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے بھیجا جو ان کے دلوں کو ہدایت اور دینِ اسلام کی روشنی سے منور کر دے۔

ایک مدت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو	ایک مرکز پہ بلانے کے لیے آپؐ آئے

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے قبل لوگ گمراہی اور جہالت کے باعث بھٹکے ہوئے تھے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں گمراہی اور جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ایک مرکز یعنی دینِ اسلام پر جمع کر دیا۔

ناخدا بن کے اٹھتے ہوئے طوفانوں میں	کشتیاں پار لگانے کے لیے آپؐ آئے

تشریح: اس شعر میں شاعر ایک تمثیل بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جس طرح ایک ملاح (کشتی بان) امنڈتے ہوئے طوفانوں میں کشتی کو سلامتی کے ساتھ ساحل تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر امتی کو جہالت سے نکال کر ہدایت کی روشنی تک لے آئے، انھیں جہنم سے بچا کر جنت کی طرف لے آئے۔

آنے والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں	دور تک راہ دکھانے کے لیے آپؐ آئے

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے احکامات دنیا کے کونے کونے تک پہنچا دیے اور ہر گمراہ کو ہدایت کا راستہ دکھا دیا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دورانِ سفر سیدھا راستہ بھول کر غلط راستہ اختیار کر لے۔

چشمِ بیدار کو اسرارِ خدائی بخشے	سونے والوں کو جگانے کے لیے آپؐ آئے

تشریح: اس نظم کے آخری شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو معرفتِ الٰہی سے آشنا ہیں۔ اسرارِ خدائی عطا کیے اور وہ لوگ جو خدا کی یاد سے غافل ہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں غفلت کی نیند سے بیدار کیا اور ان کو سیدھا راستہ دکھایا۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ "نعت" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) شمعِ توحید جلانے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: شمعِ توحید سے مراد اللہ تعالیٰ کو ذات و صفات دونوں لحاظ سے ایک ماننا ہے۔ اس عقیدے کو مان کر انسان کو ہدایت کی جو روشنی حاصل ہوتی ہے اس کو یہاں شمعِ توحید کہا گیا ہے۔

(ب) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کون سا پیغام سنانے کے لیے آئے؟

جواب: نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اس دنیا میں تشریف لائے جو ہر دل میں اجالا کر دے۔

(ج) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کون سی بزم سجانے کے لیے تشریف لائے؟

جواب: نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بزمِ کونین سجانے کے لیے دنیا میں تشریف لائے۔

(د) آخری شعر میں "سونے والوں کو جگانا" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ بتائیں کہ ان کا کیا مطلب ہے؟

جواب: سونے والوں کو جگانے کا مطلب یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس دنیا میں غافلوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے کے لیے تشریف لائے۔

۲۔ (الف) "نعت" میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

کونین، اجالا، بھٹک، بیدار، بزم، توحید، ناخدا، امنڈتے

(i) طوفانوں میں گھرے ہوئے انسانوں کی کشتی کے ناخدا ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کہا گیا ہے۔

(ii) جہالت کی تاریکی میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات علم کا اجالا بن کر آئے۔

(iii) بتوں کی پوجا کرنے والے کے سامنے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شمعِ توحید جلائی۔

(iv) نعت میں محفل کا مترادف لفظ بزم لکھا گیا ہے۔

(v) نعت میں دنیا و آخرت یا دونوں جہانوں کے لیے لفظ کونین بتایا گیا ہے۔

(vi) اسلامی تعلیمات سے فیض یاب ہونے کے لیے ہر مسلمان کی چشمِ بیدار تیار رہتی تھی۔

(vii) ہم درست راہ سے بھٹک جائیں تو نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

(viii) جہالت کے دور میں مشکلات کے طوفان امنڈتے ہوئے آتے تھے۔

(ب) دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کریں۔

(i) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام اور شمعِ توحید ایک ہی مفہوم واضح کرتے ہیں۔ (شمعِ توحید، شمعِ ہدایت)

(ii) بزمِ کونین سے مراد دنیا و آخرت کی زندگی ہے۔ (دنیا، دنیا و آخرت)

(iii) ایک پیغام سے شاعر کی مراد ہے قرآنی تعلیمات (قرآنی تعلیمات، صرف ایک بات)

۳۔ "نعت" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) شمعِ توحید جلانے کے لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آئے

(ب) ناخدا بن کے اُمنڈتے ہوئے طوفانوں میں

(ج) دور تک راہ دکھانے کے لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آئے

(د) ایک پیغام جو ہر دل میں اُجالا کر دے

Scanned with CamScanner

(و) قافلے والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں

۴۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

الفاظ	جمع
کرسی	کرسیاں
منزل	منازل
طوفان	طوفانوں
قافلہ	قافلے
مرکز	مراکز

۵۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

الفاظ	جملے
توحید	اللہ کی ذات کو ایک ماننا توحید کہلاتا ہے۔
قافلہ	ابوسفیان تجارتی قافلہ لے کر شام سے کامیاب لوٹا۔
پیغام	قرآن کریم حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا ابدی پیغام ہے۔
مدت	میں مدت سے آپ سے ملاقات کے لیے بے تاب ہوں۔
منزل	ہر مسافر کی کوئی نہ کوئی منزل ضرور ہوتی ہے۔

۶۔ درج ذیل الفاظ میں سے مذکر اور مؤنث الگ الگ لکھیں:

الفاظ	مذکر	مؤنث
پیغام	پیغام	
مرکز	مرکز	
جمع		جمع
بزم		بزم
قافلہ	قافلہ	
منزل		منزل

۷۔ اس "نعت" کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: اس نظم (نعت) کے شاعر ساغر صدیقی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صفات کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو توحید کی شمع جلا کر اس جہاں کو روشن کرنے کے لیے بھیجا۔ اور ساری دنیا کو اپنا پیغام سنانے کے لیے بھیجا جو ان کے دلوں کو ہدایت کی روشنی سے منور کر دے، بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہ راست پر لانے کے لیے بھیجا جیسے ایک ملاح اندھیرے میں ڈوبتے ہوئے طوفانوں میں کشتیاں پار لگاتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو لوگوں کو گمراہی کے طوفانوں سے بچا کر ہدایت کے ساحل تک پہنچانے کے لیے بھیجا۔ بھٹکے ہوئے قافلوں کو ان کی منزل کا راستہ بتانے کے لیے بھیجا۔ جو لوگ خدا کی ذات سے آشنا ہیں، خدا نے انھیں اپنے رازوں سے آگاہ کیا اور جو غافل اور ناآشنا ہے خدا نے ان کو غفلت سے بیدار کرنے کے لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بھیجا۔

۸۔ پیچھے دیے گئے الفاظ کو ان کے متضاد الفاظ سے ملائیں:

اجالا	جلانا
دور	سونا
توحید	دنیا
جاگنا	نزدیک
بجھانا	اندھیرا
آخرت	شرک

۹۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
مدت	مُدّت
بزم کونین	بَزْمِ کَوْنَین
شمع توحید	شَمْعِ تَوْحِید
دور	دُوْر
اسرار	اَسْرَارْ

۱۰۔ نعت کے درج ذیل شعر میں "مرکز" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

ایک مدت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پہ بلانے کے لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آئے

جواب: اس شعر میں مرکز سے شاعر کی مراد "دین اسلام" ہے۔

سرگرمیاں:

۱۔ خوش الحان طلبہ ترنم کے ساتھ نعت پڑھنے کا مقابلہ کریں۔

۲۔ جماعت کے تمام طلبہ یہ نعت چارٹ پر خوش خط لکھیں اور سب سے زیادہ خوب صورت چارٹ جماعت کے کمرے میں نمایاں مقام پر آویزاں کیا جائے۔

۳۔ اس نعت کا جو شعر آپ کو سب سے زیادہ پسند ہو، اسے خوش خط اپنی کاپی پر لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ: اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ نعت ایسی نظم ہوتی ہے، جس میں حضرت محمد رسُول اللہ شافعِ اُمَم اَلْمُطَہَّن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ثنا اور اوصاف بیان کیے گئے ہوں اور یہ کہ نعت پاک حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ مبارکہ ہی سے لکھی جا رہی ہے۔ ۲۔ حمد اور نعت میں جو بنیادی اور اساسی فرق ہے، طلبہ کو اس سے آگاہ کیا جائے۔ ۳۔ یوم ولادت رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نسبت سے ربیع الاول کے مہینے میں ایک تقریب کا اہتمام کریں اور طلبہ میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی اور تعلیمات سے متعلق سوال و جواب کا مقابلہ کرائیں۔

۴۔ طلبہ کو نعت پاک پڑھنے کے آداب سے آشنا کریں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

☆ نظم نعت پڑھ کر پوچھے گئے سوالات کے درست جواب منتخب کریں۔

1. نعت نصابی نظم "نعت" کے شاعر کا نام ہے:
(a) مرزا غالب (b) اسمٰعیل میرٹھی
(c) ساغر صدیقی (d) حفیظ جالندھری

2. نظم "نعت" کا مرکزی خیال ہے:
(a) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھٹکے ہوؤں کے رہبر اور احکام الٰہی کی تبلیغ کرنے والے ہیں
(b) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حاجت مندوں کے حاجت روا ہیں
(c) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں
(d) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دین اسلام کی سربلندی کی خاطر جہاد کرنے والے ہیں

3. نعت میں تعریف بیان کی جاتی ہے:
(a) اللہ تعالیٰ کی
(b) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی
(c) اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی (d) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی

4. امنڈتے ہوئے طوفان میں کشتیاں پار لگانے کے لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بن کر آئے:
(a) مددگار (b) دعا گو (c) ناخدا (d) ہادی

5. "ناخدا" کے معنی ہیں:
(a) ملاح (b) سخی (c) صادق (d) امین

باب نمبر: 3 دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اشرف المخلوقات	تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ و افضل مخلوق	تمتما اُٹھنا	چمک اٹھنا، روشن ہو جانا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اپاہج	معذور، ایسا شخص جس کے جسم میں نقص ہو	ہدفِ اتم	کامل ترین درجہ، مکمل
ڈوبتوں کا سہارا	ڈوبنے والوں کا مدد گار	فنی	آسودہ، مالدار، صاحب ثروت
مربوط	بندھا ہوا، ملا ہوا، جڑا ہوا	خوش گوار	دل پسند، پسندیدہ
اُنس	محبت، پیار	آڑے وقت	مشکل وقت
بے محل	جس کی مثال نہ ہو، لاثانی	تفریق	فرق کرنا
خاطر خواہ	قابلِ ذکر، اچھا خاصا، کافی	دام	قیمت، مول
دستیاب	موجود، میسر	سلوک	برتاؤ، طرزِ عمل
شیرازہ	اتحاد، اکٹھ	صفت	خوبی
فاروق	حق و باطل میں فرق کرنے والا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب	فعل	عمل، کام
کراہنا	درد سے ہائے ہائے کرنا یا آہ آہ کرنا	جلا ہونا	گرفتار ہونا، گھرا ہوا، پکڑا ہوا، مشغول
کرویاں	فرشتے	وارفتگی	عارضی گھر بار اور دنیا
کہوارہ	جھولا، ماں کی گود	نظیر	نمونہ، مثال، تمثیل
نچھاور کرنا	بکھیرنا، قربان کرنا	نزع	موت کا عالم، موت کے وقت کی کیفیت
خوشنودی	رضامندی، خوشی	ایثار	قربانی
اخوت	بھائی چارا	بُعوں	بین کی جمع، جنگل
ترجیح	برتری، فوقیت، فضیلت	حاجت	ضرورت، غرض
خلوصِ نیت	خالص نیت، نیک نیتی	روح پرواز کرنا	فوت ہو جانا، مر جانا
سخاوت	فیاضی، کھلے دل سے، اللہ کی راہ میں خرچ کرنا	صدیق	سچا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب
فروغ	بڑھانا	قحط	خشک سالی، کم یابی
قلب	دل	کارآمد	مفید، فائدہ مند
مانند	مثل، جیسا، مشابہ	مخلوق	پیدا کیا ہوا، خلقت
مداوا کرنا	علاج کرنا، تدبیر کرنا	منہ مانگے دام	حسبِ خواہش قیمت
نذرانہ	تحفہ، ہدیہ	حقیقت	اصل
حسنِ سلوک	اچھا برتاؤ	زنجیر	ہیڑی، دھات کے حلقوں کی لڑی
کڑیاں	لوہے کا حلقہ، زنجیر کا حلقہ	فطرت	عادت، مزاج
دور دورہ	زمانہ	بیوپار	تجارت
فروخت کرنا	بیچنا	تاجر	بیوپار کرنے والا

Scanned with CamScanner

گواہ	شاہد	ڈھیر کردینا	زائل دینا، گرادینا
پُور	نڈھال، کمزور	پرواز کرنا	اڑنا
ہجرت	ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ جانا	مالی امداد	علاج معالجے سے متعلق مدد کرنا
انصاری	مدد کرنے والا	ممتاز	نمایاں، معزز، اعلیٰ
ناتے	تعلقات، رشتے	درد دل	رنج و غم، دلی صدمہ
پرسکون	آرام و سکون سے بھری ہوئی	معاشرہ	اجتماعی زندگی جس میں ہر فرد کو رہنے سہنے اور فلاح و بہبود کے لیے دوسروں سے واسطہ پڑتا ہے
اظہار کرنا	ظاہر کرنا	فلہ	اناج
لدے ہوئے	بھرے ہوئے، بوجھ اٹھائے ہوئے	نفع	منافع، فائدہ
رحمتِ دوعالم	دونوں جہانوں کے لیے رحمت، مراد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ	خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ	آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ
سرورِ کائنات	کائنات کے سردار	اثنا	اسی دوران میں
کوچ کرنا	رخصت ہونا، چلے جانا	مہاجر	ہجرت کرنے والا
درس	سبق		

سبق کا خلاصہ: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا رتبہ دیا۔ اس رتبے کے ناتے ہمارا فرض ہے کہ ہم دوسروں کے زیادہ سے زیادہ کام آئیں اور درد حقیقت مخلوق کی خدمت ہی میں اصل لطف ہے اور یہ بھی عبادت ہے۔ خوش گوار اور پرسکون معاشرہ حسن سلوک، مساوات اور ایثار کے جذبات کی کرنیوں سے مربوط ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں محبت اور ہمدردی کا جذبہ رکھا ہے۔ اور وہ فطری طور پر ہی زندگی میں خلوص نیت سے اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ مدینہ منورہ شدید قحط کی لپیٹ میں آگیا تھا اہل مدینہ بھوک و پیاس کی شدت میں مبتلا تھے۔ اسی دوران ملک شام سے غلے کے لدے ہوئے اونٹ مدینہ میں داخل ہوئے اہل مدینہ کے تاجر غلے سے لدے ہوئے اونٹوں کو دیکھ کر خوش ہوگئے، ہر تاجر چاہتا تھا کہ فلہ خرید کر منہ مانگے داموں بیچ کر نفع کمایا جائے۔ غلے سے لدے ہوئے اونٹ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کتنا نفع دو گے؟ انہوں نے دوگنا نفع دینے کا اقرار کیا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ نفع مل رہا ہے۔ تاجروں نے پوچھا کہ وہ کون ہے جو آپ کو اس سے بھی زیادہ نفع دے رہا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ میرا اللہ ہے جس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک کے بدلے دس دے گا۔ یہ سن کر سب اہل مدینہ حیران ہوگئے۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہر مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کی ہے اور اپنی ضروریات پر ان کی ضروریات کو برتری دی ہے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اللہ کی راہ میں مال دینے کا کہا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آدھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں دے کر سخاوت کی بے مثال تاریخ رقم کردی۔ جنگ یرموک کے موقع پر ایثار اور قربانی کی ایسی مثال رونما ہوئی کہ جس کی نظیر مل ہی نہیں سکتی۔ اس جنگ میں ایک زخمی کو جب ایک شخص پانی پلانے لگا تو اس نے قریب زخمیوں سے کراہتے ہوئے شخص کو پانی پلانے کا کہا، زخمیوں کے کراہنے کی آوازیں آتی رہیں اور ہر زخمی شخص اپنی پیاس پر اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی پیاس کو فوقیت دیتا رہا یہاں تک کہ سب شہید ہوگئے اور کسی نے پانی نہ پیا۔ ان تمام واقعات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم اپنے اردگرد بسنے والے انسانوں کی مدد کریں تاکہ ہمارا معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جائے۔ ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ پھیلی جماعت کی کتابیں ضائع یا ردی والے کو نہ دیں بلکہ ضرورت مند بچوں کو دے دیں تاکہ وہ بھی علم کی روشنی سے آراستہ ہوسکیں۔ بیمار کو ہسپتال لے جانا، زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد دینا، حاجت مند کی ضرورت پوری کرنا یہ سب نیکی کے کام ہیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا خدا اس کی ضرورت پوری کرے گا۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ سبق "درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تاجروں نے کتنے نفع کی پیش کش کی تھی؟

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تاجروں نے دوگنا نفع کی پیش کش کی تھی۔

(ب) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زیادہ سے زیادہ نفع کہاں سے مل رہا تھا؟

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زیادہ سے زیادہ نفع اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل رہا تھا۔

(ج) جنگ یرموک میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کس ایثار سے کام لیا؟

جواب: جنگ یرموک میں زخمیوں سے چور ایک زخمی کو جب ایک شخص پانی پلانے لگا تو اس نے قریب کراہتے ہوئے دوسرے زخمی کو پانی پلانے کا کہا۔ جب پانی پلانے والا دوسرے زخمی کے پاس گیا تو اس نے تیسرے زخمی کو پانی پلانے کا اشارہ کردیا۔ تیسرے زخمی تک جب پہنچا تو وہ اس اثنا میں شہید ہوچکے تھے۔ پانی پلانے والا واپس دوسرے زخمی کے پاس آیا تو ان کی روح بھی پرواز کرچکی تھی۔ جب پہلے زخمی کے پاس آیا تو وہ بھی دارفانی سے کوچ کرگئے تھے۔

نزع کے عالم اور شدید زخمی حالت میں بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ ایثار اور قربانی بے مثال ہے۔

(د) ہمیں ایک دوسرے کی مدد کیوں کرنی چاہیے؟

جواب: دنیا میں ہر انسان کسی نہ کسی طریقے سے دوسرے انسانوں کی مدد کرسکتا ہے۔ یہ درحقیقت اپنی ہی مدد ہوتی ہے کیوں کہ ہر انسان پر اچھا/برا وقت آتا رہتا ہے۔ اگر ایک انسان آڑے وقت میں دوسروں کی مدد کرتا ہے تو پھر جب اس پر کوئی مشکل وقت آتا ہے تو دوسرے بھی اُس وقت اس کی مدد کرتے ہیں۔ ہم ایک

دوسرے کا خیال رکھیں گے تو دوسرے بھی مشکل گھڑی میں ہماری مدد کریں گے۔ اس سے اسی بھائی چارے کو فروغ ملے گا اور معاشرہ بھی ترقی کرے گا۔

(ہ) طالب علم ایک دوسرے کی مدد کیسے کرسکتے ہیں؟

جواب: طالب علم حصول تعلیم کے سلسلے میں ایک دوسرے کی مدد کرسکتے ہیں۔

(و) بحیثیت انسان دوسروں کے ساتھ ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: بحیثیت انسان دوسروں کے ساتھ ہمارا رویہ ہمدردانہ ہونا چاہیے۔ ضرورت مندوں کی ضرورت اپنی حیثیت کے مطابق کرنی چاہیے۔ کوئی بیمار ہے تو علاج معالجہ میں اس کی مدد کرنی چاہیے، طلبہ کی ابتدائی طبی امداد کے ذریعے جان بچائی جاسکتی ہے۔

۲۔ سبق "درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) ملک شام سے فلے کے لدے ہوئے اونٹ مدینے آئے:

(i) ایک ہزار (ii) دو ہزار (iii) تین ہزار (iv) چار ہزار

(ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنا مال راہِ خدا میں پیش کیا:

(i) ایک چوتھائی (ii) ایک تہائی (iii) نصف (iv) سارا

(ج) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تاجروں نے نفع کی پیش کش کی:

(i) دوگنا (ii) تین گنا (iii) چار گنا (iv) دس گنا

(د) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنا مال راہِ خدا میں پیش کیا:

(i) ایک چوتھائی (ii) ایک تہائی (iii) نصف (iv) سارا

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیں:

الفاظ	معانی
کارآمد	مفید، فائدہ مند
خاطر خواہ	قابلِ ذکر، اچھا خاصا، کافی
ایثار	دوسروں کے فائدے کے لیے قربانی دینا
سخاوت	فیاضی، کھلے دل سے خیرات کرنا
اپاہج	معذور، ایسا شخص جس کے جسم کے کسی حصے میں نقص ہو
نظیر	مثال، نمونہ

۴۔ اس سبق میں مختلف مقامات پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے درج ذیل مختلف تعظیمی القابات استعمال ہوئے ہیں۔ آپ ان کے معنی تحریر کریں:

خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ	آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ
رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ	اللہ کے پیغمبر
سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ	کائنات کے سردار
رحمتِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ	دونوں جہانوں کے لیے رحمت

۵۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	متضاد	جملے
مخلوق	خالق	اللہ تعالیٰ اس کائنات میں موجود ہر مخلوق کا خالق ہے۔
خوش گوار	ناخوش گوار	موسم نہایت خوشگوار تھا کہ اچانک آندھی نے اسے ناخوشگوار کردیا۔
بلند	پست	دنیا والوں کی نظر میں مالدار بلند اور غریب پست سمجھا جاتا ہے۔
خشک	تر	بارش آتے ہی خشک زمین تر ہوگئی۔
سخاوت	بخل	سخاوت اچھی صفت ہے جبکہ بخل بری صفت ہے۔
انسانیت	حیوانیت	ہمیں انسانیت کو اپنانا اور حیوانیت کو ترک کردینا چاہیے۔

۶۔ سبق "درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو" کے مطابق کالم: الف کے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ لفظ سے ملائیں:

کالم: الف	کالم: ب
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ذوالنورین
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	پھول
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	صدیق
بلبل	فاروق
زنجیر	انسان
درد دل	قحط
خشک سالی	چراغ
پروانہ	دنیا
دارفانی	کڑیاں

۷۔ سبق "درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو" کے مطابق درست اور غلط کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) اللہ تعالیٰ نے انسان کو درد دل کے واسطے پیدا کیا ہے۔

✓ درست / غلط

(ب) دنیا میں ہر انسان کسی نہ کسی طریقے سے دوسرے انسان کی مدد نہیں کرسکتا۔

درست / ✓ غلط

(ج) زمین والوں سے مہربانی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مہربان ہوگا۔

✓ درست / غلط

Scanned with CamScanner

(د) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ایک کے بدلے میں سات دے گا۔ درست / ✓ غلط

(ہ) فتح مکہ کے موقع پر انصار کی جانب سے مہاجر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مدد کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ ✓ درست / غلط

۸۔ سبق "دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) ہماری تاریخ آدابِ معاشرت کے مختلف پہلوؤں کی روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

(ب) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہمیشہ بھائیوں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی۔

(ج) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سخاوت کی بے مثل تاریخ رقم کی۔

(د) محبت اور ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے خلوصِ نیت سے اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

(ہ) دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھنے والا معاشرہ اس زنجیر کی مانند ہوتا ہے، جس کی کڑیاں باہم مربوط ہوتی ہیں۔

۹۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "ذوالنورین" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "ذوالنورین" اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دو صاحبزادیاں آئی تھیں۔

☆ محاورہ:

محاورے کے لغوی معانی گفتگو اور بات چیت کے ہیں۔ اس کلے یا کلام کو محاورہ کہتے ہیں جو اہلِ زبان کے اسلوبِ بیان کے مطابق ہو اور اپنے حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہو۔ محاورہ ہمیشہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے مل کر بنتا ہے، مثلاً:

تاریخ رقم کرنا، پچھاڑ کرنا، روح پرواز کرنا، دائرہ فانی سے کوچ کرنا، خاطر خواہ مدد کرنا، قسم کھانا، گھوڑے بیچ کر سونا، پانی پانی کرنا، پانی میں آگ لگانا، دال گلنا، خون سفید ہونا، کھی گرم کرنا

۱۰۔ درج ذیل جملوں میں محاورے استعمال ہوئے ہیں، آپ ان جملوں میں محاورات کی نشاندہی کریں:

(الف)	وہ امتحان میں نقل کرتا ہوا پکڑا گیا تو شرم سے پانی پانی ہو گیا۔	پانی پانی ہونا
(ب)	وہ بہت لائق بنتا تھا مگر جب استاد نے پہلا ہی سوال پوچھا تو بغلیں جھانکنے لگا۔	بغلیں جھانکنا
(ج)	اوباش بیٹے کی حرکتوں کی وجہ سے باپ کی عزت خاک میں مل گئی۔	عزت خاک میں ملنا
(د)	وہ بہت بے ایمان آدمی ہے۔ اس نے امدادی فنڈ کا روپیہ کھا کر ڈکار تک نہ لی۔	ڈکار نہ لینا
(ہ)	ہم کتنے مزے مزے کی باتیں کر رہے تھے کہ اُس نے اچانک آ کر رنگ میں بھنگ ڈال دی۔	رنگ میں بھنگ ڈالنا
(و)	خاں صاحب! ایسی بھی کیا مصروفیت کہ آپ دوسروں کے لیے عید کا چاند ہو گئے ہیں۔	عید کا چاند ہونا

خط: نثر کی اقسام میں سے ایک اہم قسم خط بھی ہے۔ خط کو آدھی ملاقات کہا جاتا ہے، کیوں کہ خط تحریر کے ذریعے سے کسی کے ساتھ رابطے اور کسی کا حال جاننے کی ایک شکل بھی ہے اور دلی جذبات کے اظہار کا بہترین وسیلہ بھی ہے۔ خط لکھنے والا مکتوب نگار کہلاتا ہے اور جسے خط لکھا جاتا ہے، اُسے مکتوب الیہ کہتے ہیں۔

ایک اچھے خط کے لیے ضروری ہے کہ خط لکھتے وقت کسی قسم کا کوئی تکلف نہ برتا جائے۔ تحریر کو غیر ضروری تفصیلات سے بوجھل نہ بنایا جائے اور مکتوب الیہ سے اس مقام و مرتبے کے مطابق مخاطب ہو کر بات کی جائے۔

خط کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ لکھنے کا مقام اور تاریخ ۲۔ القاب و آداب ۳۔ خط کا مضمون
۴۔ اختتام ۵۔ مکتوب نگار کا نام ۶۔ مکتوب نگار کا پتا

خط لکھنے والے کا مقام اور تاریخ صفحے کے اوپر اونچائی دائیں جانب درج کی جاتی ہے۔ خط کا اختتام کسی دُعا پر کرنا چاہیے اور خط لکھنے والے کا نام خط کے آخر میں صفحے کے بائیں جانب لکھنا چاہیے۔

سرگرمیاں: ۱۔ "ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا" کے موضوع پر طلبہ، استاد صاحب کی نگرانی میں ایک تقریری مقابلہ کرانے کا اہتمام کریں۔

۲۔ طلبہ، دوسروں سے کی ہوئی کسی بھلائی کا کوئی واقعہ اپنی جماعت کے کمرے میں سنائیں۔ ۳۔ طلبہ دوستوں کو بتائیں کہ وہ معاشرتی بھلائی کا کون سا کام انجام دینے کی خواہش اپنے دل میں رکھتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ: ۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ وہ عملی طور پر کس طرح دوسرے لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ ۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ ضرورت مندوں کی مدد کرنے سے مثالی معاشرہ کیسے وجود میں آ سکتا ہے۔

۳۔ طلبہ کو ایدھی ٹرسٹ، انصار برنی ٹرسٹ اور ان جیسے دیگر اداروں کی خدمات بتائیں تاکہ ان میں خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا ہو۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

ہدایات برائے سوال نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

خوش گوار اور پُرسکون زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ افرادِ معاشرہ میں حسنِ سلوک، سخاوت اور ایثار کے جذبات بدرجۂ اتم موجود ہوں۔ ایسا معاشرہ، جس میں

ہر انسان دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھے، اس زنجیر کی مانند ہوتا ہے جس کی کڑیاں باہم مربوط ہوتی ہیں۔ بصورتِ دیگر معاشرے کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے دکھ درد کو محسوس کرنا اور اس کا مداوا کرنا ایسا فعل ہے جو انسان کو فرشتوں سے بلند اور ممتاز کرتا ہے۔

میر درد کے بقول:

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

1. معاشرہ کہتے ہیں:
(a) جہاں پر انسان آرام کر سکے
(b) جہاں ہر انسان دوسرے کی ضرورت کا خیال رکھ سکے
(c) جہاں ہر انسان کو ملازمت کے مواقع میسر ہوں
(d) جہاں ہر انسان تعلیم حاصل کر سکے

2. مناسب لفظ سے جملہ مکمل کریں۔
_____ اس زنجیر کی مانند ہے جس کی کڑیاں باہم مربوط ہوں:
(a) گھر (b) مدرسہ (c) ہسپتال (d) معاشرہ

3. پیغمبرِ اسلام انسان کو فرشتوں سے بلند اور ممتاز کرتا ہے:
(a) ایک دوسرے کو تعلیم دینا
(b) ایک دوسرے کا دکھ درد محسوس کرنا
(c) ایک دوسرے کے ساتھ مل کر عبادت کرنا
(d) ایک دوسرے کے لیے دعائیں کرنا

4. کروبیاں کے معنی ہیں:
(a) فرشتے (b) ستارے (c) زمین (d) آسمان

5. اس عبارت کا مناسب عنوان ہے:
(a) رحم دل انسان (b) مثالی معاشرہ
(c) سخاوت (d) ایثار

ہدایات برائے سوال نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہر آڑے وقت میں اپنے بھائیوں کی مدد کی اور ان کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی۔ غزوہ تبوک کے موقع پر جب حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خدا کی راہ میں مال و دولت دینے کا کہا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً اپنا آدھا مال راہِ خدا میں پیش کر دیا جب کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو سخاوت کی بے مثل تاریخ رقم کر دی۔ انھوں نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر رحمت دو عالم حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جب ان سے پوچھا کہ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ تو انھوں نے عرض کیا: اللہ اور اللہ کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل کی ترجمانی علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ یوں کرتے ہیں:

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے ہے خدا کا رسولؐ بس

1. مناسب لفظ سے عبارت مکمل کریں۔
_____ کے موقع پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اللہ کی راہ میں مال دینے کا کہا:
(a) غزوہ بدر (b) غزوہ اُحد (c) غزوہ تبوک (d) غزوہ حنین

2. حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راہِ خدا میں پیش کر دیا:
(a) اپنا تہائی مال (b) اپنا آدھا مال (c) اپنا چوتھائی مال (d) اپنا پورا مال

3. سخاوت کی بے مثال تاریخ رقم کر دی:
(a) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (b) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(c) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (d) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

4. "خاتم النبیین" کے معنی ہیں:
(a) اللہ کے پیغمبر (b) دونوں جہاں کے سردار
(c) آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ
(d) کائنات کے سردار

5. اس عبارت کا مناسب عنوان ہے:
(a) بے مثل سخاوت (b) جہاد فی سبیل اللہ
(c) غزوۂ تبوک (d) صدیق کی سچائی

ہدایات برائے سوال نمبر 3:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات منتخب کریں۔

دنیا میں ہر انسان کسی نہ کسی طریقے سے دوسرے انسانوں کی مدد کر سکتا ہے۔ یہ درحقیقت اپنی ہی مدد ہوتی ہے کیوں کہ ہر انسان پر اچھا/بُرا وقت آتا رہتا ہے۔ اگر ایک انسان آڑے وقت میں دوسروں کی مدد کرتا ہے تو پھر جب اُس پر کوئی مشکل وقت آتا ہے تو دوسرے بھی اُس وقت اس کی مدد کرتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے تو دوسرے بھی مشکل گھڑی میں ہماری مدد کریں گے۔ اس سے باہمی بھائی چارے کو فروغ ملے گا اور معاشرہ بھی ترقی کرے گا۔ دینِ اسلام بھی یہی درس دیتا ہے کہ لوگوں میں سب سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم ہر ضرورت مند کی مدد رنگ، نسل، زبان، مذہب اور علاقے کی تفریق کے بغیر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کریں:

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اُس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہو گا

1. دوسروں کی مدد کرنا حقیقت میں مدد ہوتی ہے:
(a) گھر والوں کی (b) دوستوں کی
(c) ہمسایوں کی (d) اپنی ہی

2. ایک دوسرے کی مدد کرنے سے فروغ ملے گا:
(a) معاشرے کو (b) ملک و قوم کو
(c) بھائی چارے کو (d) خاندان کو

Scanned with CamScanner

3. مناسب لفظ سے جملہ مکمل کریں۔

_____ بھی ہمیں یہی درس دیتا ہے کہ لوگوں میں اچھا وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے:

(a) استاد (b) والدین (c) دینِ اسلام (d) قرآن

4. "خوشنودی" کے معنی ہیں:

(a) پرہیزگاری (b) قناعت (c) رضامندی (d) شکر

5. اس عبارت کا مناسب عنوان ہے:

(a) مثالی معاشرہ (b) بھائی چارہ (c) نسلی تفریق (d) بہترین امت

باب نمبر: 4 پاکستان کے چند اہم تہوار

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ثقافت	تہذیب، طرزِ تمدن	تشکیل	شکل دینا
دل رُبا	دل لبھانے والا، معشوق	سنگم	جہاں دو دریا ملیں، دو آدمیوں کا میل
پوشاک	لباس	دہانہ	منھ، دریا کے سمندر میں گرنے کا مقام
اطوار	طور طریقے	باعث	وجہ، سبب، علت
تہذیب	رہنے سہنے کے اصول اور رسم و رواج	جمال	حسن، خوبصورتی، جوبن
دست کاری	کاری گری، ہنر مندی	سیاح	سیر کرنے والا، مسافر
مسافت	سفر، فاصلہ	نفیس	عمدہ، اعلیٰ، قیمتی
شناخت	پہچان	نظریات	خیالات
پہناوے	لباس	وحدت	اتحاد
نکھارنا	خوبصورت بنانا	مقبولیت	شہرت
جھانکی	مختی	نمایاں	واضح
محیط	گھیرا ہوا	صوتی	صوتی کی جمع، اللہ کے نیک بندے
اکائی	واحد، ایک	اشتراک	شرکت، میل جول، ساجھا
میسر	دستیاب	حریف	دشمن، مخالف
مساوات	برابری	آشنا	واقف، جاننے والا
اخوت	بھائی چارہ	بالعموم	عام طور پر
تہوار	خوشی کا دن	رہن سہن	طرزِ زندگی
فروغ	بڑھانا، ترقی، اضافہ	مویشی	چوپائے
نمائش	دکھاوا، نمونہ	عقیدہ	ایمان
گلدستہ	پھولوں کا گچھا	انفرادیت	خوبی، افادیت
پرونا	موتی کو دھاگے میں ڈالنا	یوم عاشورہ	10 محرم کا دن
زراعت	کھیتی باڑی	رقص	ناچ، ڈانس
صدی	سو سال کا عرصہ	شائقین	شوق رکھنے والے
بزرگان	بزرگ کی جمع، اللہ کے نیک بندے		

خلاصہ: انسانوں کے رہن سہن اور زندگی بسر کرنے کے آداب واطوار اس کی تہذیب وثقافت کی تشکیل کرتے ہیں۔ انہی آداب واطوار کے باعث اس قوم کی شناخت ہوتی ہے۔ ہمارے ملک پاکستان کے صوبوں کے علاوہ متعدد قبائلی علاقوں کا الگ الگ رہن سہن ہے۔ ان کی زبانیں، لباس اور رسم ورواج ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ پاکستانی تہذیب کو نکھارنے میں اسلامی تہواروں اور روایات کا بڑا اہم کردار ہے۔ مذہبی تہواروں میں عید الفطر، عید الاضحیٰ، شبِ برأت، شبِ معراج، یوم عاشورہ اور جشنِ عید میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شامل ہیں۔ مذہبی تہواروں کے ساتھ ساتھ قومی اور علاقائی تہوار بھی پاکستان کی ثقافت کا حصہ ہیں۔ پاکستان کے اہم ثقافتی تہواروں میں سے چند ایک کی تفصیل یہاں پیش کی جاتی ہے۔

لوک ورثہ میلا: پاکستان کی تہذیب وثقافت کے تحفظ کے لیے اسلام آباد میں لوک ورثہ کا قومی ادارہ قائم کیا گیا، اس ادارے کے زیرِ اہتمام ہر سال اکتوبر میں لوک ورثہ میلا منعقد کیا جاتا ہے۔ اس میلے میں پاکستانی صوبوں کی دست کاری اور گھریلو صنعتوں کی نمائش ہوتی ہے۔

میلا مویشیاں: پاکستان کا سب سے بڑا میلا مویشیاں ہر سال فروری کے آخری ہفتے میں لاہور میں منعقد ہوتا ہے۔ اس میلے میں پاکستان کے تمام علاقوں سے لوگ اعلیٰ نسل کے جانور لاتے ہیں۔ میلے میں بیلوں کی دوڑ، گھڑ سواری، نیزہ بازی اور اونٹوں کے رقص کے مظاہرے ہوتے ہیں۔ اس میلے میں فوجی پریڈ اور مختلف علاقوں کے رقص بھی پیش کیے جاتے ہیں۔

ہیڈ ورکا میلہ وقوع: گلگت اور چترال کے درمیان ہیڈ ورکا درّہ قراقرم، ہندوکش اور ہمالیہ کے پہاڑی سلسلوں کا سنگم ہے۔ اس درے میں آٹھ سو سال پہلے سے پولو ایک روایتی کھیل کے طور پر کھیلا جاتا ہے۔ یہاں ہر سال 7 تا 9 جولائی گلگت اور چترال کی روایتی حریف ٹیموں کے درمیان پولو میچ کھیلے جاتے ہیں یہ علاقہ سطحِ سمندر سے 3738 میٹر کی بلندی کے باعث دنیا کی بلند ترین پولو گراؤنڈ قرار دیا گیا ہے۔ گلگت اور بلتستان کے لوگ کا روایتی دست کار بھی اس میلے میں شریک ہو کر اس کی رونق میں اضافہ کرتے ہیں۔

کیا میلا: کیا، درہ بولان کے دہانے پر آباد ایک قدیم شہر ہے۔ یہ شہر کوئٹہ سے تین گھنٹے کی مسافت پر جنوب مشرق کی طرف واقع ہے یہاں ہر سال ۱۵ فروری کو ایک ثقافتی میلا منعقد ہوتا ہے۔ یہ میلا پہلی بار ۱۸۸۵ء میں منعقد ہوا۔ اس میلے میں بھی دست کاریوں اور قبائلی ملبوسات کی نمائش کی جاتی ہے۔ قومی اور علاقائی تہوار کے علاوہ بزرگانِ دین وصوفیائے کرام کے مزارات پر عرسوں کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔ دور دور سے لوگ آ کر ان میں شرکت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے رسم ورواج سے آشنا ہو جاتے ہیں۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ سبق "پاکستان کے چند اہم تہوار" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) پاکستان کی تہذیب وثقافت کیسی ہے؟

جواب: ہمارا پیارا ملک پاکستان ایک ایسی اکائی ہے جس میں مختلف ثقافتوں اور تہذیبوں کا رنگ شامل ہے۔ اس کی مثال ایک رنگا رنگ گلدستے کی ہے۔ ہر پھول اپنی جداگانہ حیثیت کا حامل ہونے کے باوجود گلدستے سے کسی طرح الگ نہیں۔ پاکستان کے صوبوں: پنجاب، سندھ، بلوچستان، خیبر پختون خوا اور گلگت بلتستان کے علاوہ متعدد قبائلی علاقوں اور ایجنسیوں کا الگ الگ رہن سہن ہے۔ اس انفرادیت کے باعث ان کی زبانیں، پہناوے اور رسم ورواج ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن اسلامی نظریے کی وحدت نے انھیں ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔

(ب) لوک ورثہ کے میلے میں کون سی اشیا کی نمائش ہوتی ہے؟

جواب: اس میلے میں رنگا رنگ تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے مختلف صوبوں کی دست کاریوں اور گھریلو صنعتوں کی نمائش ہوتی ہے، جس سے ہر صوبے کی تہذیب وثقافت کو جاننے کا موقع ملتا ہے۔ مختلف سٹال لگتے ہیں جن میں پورے پاکستان سے لوگ اپنے ہاتھوں سے تیار کی ہوئی مختلف چیزیں نمائش کے لیے رکھتے ہیں۔

(ج) کوئی سے چار مذہبی تہواروں کے نام لکھیں۔

جواب: مذہبی تہواروں میں شبِ برأت، شبِ معراج، عید الفطر، عید الاضحیٰ، یوم عاشورہ محرم اور جشنِ عید میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(د) ہیڈ ورکا محلِ وقوع بیان کریں۔

جواب: پاکستان کے شمالی علاقہ جات کو سیاحوں کی جنت کہا جاتا ہے۔ ہیڈ ورکا خوب صورت اور دل رُبا علاقہ بھی ان میں شامل ہے۔ گلگت اور چترال کے درمیان ہیڈ ورکا درّہ قراقرم، ہندوکش اور ہمالیہ کے پہاڑی سلسلوں کا سنگم ہے۔

(ہ) سمندر کی سطح سے ہیڈ ورکی بلندی کتنی ہے؟

جواب: ہیڈ ورسمندر کی سطح سے تین ہزار سات سو اڑتیس میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔

۲۔ سبق "پاکستان کے چند اہم تہوار" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی کریں:

(الف) پاکستان کی تہذیب وثقافت کی مثال ہے:

(i) ایک پھول کی (ii) ایک رنگا رنگ گلدستے کی (iii) ایک خوب صورت درخت کی (iv) ہری بھری گھاس کی

(ب) پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے:

(i) لسانی نظریے نے (ii) قبائلی نظریے نے (iii) صوبائی نظریے نے (iv) اسلامی نظریے نے

(ج) لوک ورثہ کا میلا شہرت کا حامل ہے:

(i) علاقائی (ii) صوبائی (iii) ملکی (iv) عالمی

(د) پاکستان بنیادی طور پر ملک ہے:

(i) صنعتی (ii) زرعی (iii) تفریحی (iv) ساحلی

(ہ) پاکستان کا سب سے بڑا میلا مویشیاں منعقد ہوتا ہے:

(i) جنوری کے آخری ہفتے میں (ii) فروری کے آخری ہفتے میں (iii) مارچ کے آخری ہفتے میں (iv) اپریل کے آخری ہفتے میں

(ز) لوک ورثہ کے زیرِ اہتمام میلے کا انعقاد کیا جاتا ہے:

(i) لاہور میں (ii) شیدہ ور میں (iii) اسلام آباد میں (iv) کبی میں

(ح) پاکستان کا دل کہا جاتا ہے:

(i) اسلام آباد کو (ii) کراچی کو (iii) ملتان کو (iv) لاہور کو

(ط) ہر سال کبی میلے کا انعقاد ہوتا ہے:

(i) ۱۵ / جنوری کو (ii) ۱۵ / فروری کو (iii) ۱۵ / مارچ کو (iv) ۱۵ / اپریل کو

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	معانی	جملے
مسافت	سفر، فاصلہ	لاہور سے اسلام آباد کی مسافت تقریباً 350 کلومیٹر ہے۔
مویشی	چوپائے	دیہات میں لوگ مویشی پالتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

محیط	گھیرنے والا	اللہ تعالیٰ کا علم ہر خیز پر محیط ہے۔
نمائش	دکھاوا، نمود	عبادت میں نمائش کرنا عبادت کو ضائع کر دیتا ہے۔
فروغ	ترقی، بڑھانا، اضافہ	پاکستان میں علاقائی میلوں کے ذریعے ملکی دست کاری کو فروغ ملتا ہے۔
دست کاری	کاری گری، ہنرمندی	علاقائی میلوں میں پاکستان کے مختلف صوبوں کی دستکاریوں کی نمائش ہوتی ہے۔

۴۔ درج ذیل الفاظ میں سے مذکر اور مؤنث الگ الگ کریں:

ثقافت، رقص، محیط، ہزار، عرس، تہذیب، روایت

جواب: مذکر: رقص، محیط، ہزار، عرس

مؤنث: ثقافت، تہذیب، روایت

۵۔ سبق "پاکستان کے چند اہم تہوار" کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) بی درہ بولان کے دہانے پر آباد ایک شہر ہے۔

(ب) پاکستان کی اکثریت زراعت کے شعبے سے منسلک ہے۔

(ج) رات کے وقت آتش بازی کا مظاہرہ میلا مویشیاں کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

(د) ہیڈ ورک پولو کا کھیل آٹھ سے سال سے معروف ہے۔

(و) بی میلے کی روایت ایک صدی سے زائد عرصے پر محیط ہے۔

۶۔ درج ذیل محاورات اور تراکیب کا مفہوم واضح کریں:

ایک لڑی میں پرونا	کسی قوم کا متحد ہو جانا
چار چاند لگانا	رونق میں اضافہ کرنا
نمایاں مقام رکھنا	بلند بالا عزت کا مرتبہ پانا
شہرت حاصل کرنا	بہت مشہور ہو جانا
اشتراکِ عمل	کسی اہم کام میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا

۷۔ سبق "پاکستان کے چند اہم تہوار" کے مطابق کالم: الف میں دیے گئے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ لفظ سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
ہیڈ ورک	اعلیٰ نسل کے جانور
میلا مویشیاں	اسلام آباد
شب برأت	عرس اور میلے
لوک ورثہ میلا	پولو میچ
پاکستانی تہذیب و ثقافت	مذہبی تہوار
صوفیا کے مزار	ایک رنگا رنگ گلدستہ

۸۔ درج ذیل الفاظ میں سے واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

الفاظ	واحد	جمع
ملک		ممالک
مقاصد	مقصد	
ذریعہ		ذرائع
قبیلہ		قبائل
لباس		ملبوسات
صوفیا	صوفی	

۹۔ سبق "پاکستان کے چند اہم تہوار" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) لوک ورثہ کے میلے میں تمیں سے زیادہ ممالک کے دست کار شرکت کرتے ہیں۔ ✓ درست / غلط

(ب) پاکستانی تہذیب کو بنانے اور سنوارنے میں اسلامی تہواروں کا بڑا اہم کردار ہے۔ ✓ درست / غلط

(ج) قومی اور علاقائی تہوار لوگوں میں محبت کا رشتہ مضبوط کرتے ہیں۔ ✓ درست / غلط

(د) ہیڈ ورکا پولو گراؤنڈ دنیا کا دوسرا بلند ترین گراؤنڈ ہے۔ ✓ درست / غلط

(و) میلے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ ✓ درست / غلط

(و) ہیڈ ورک میں ہر سال گلگت اور بلتستان کی روایتی حریف ٹیموں کے مابین پولو کا میچ منعقد ہوتا ہے۔ ✓ درست / غلط

☆ مضمون: کسی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات، جذبات، تاثرات اور تحریری اظہار مضمون کہلاتا ہے۔ مضمون کسی بھی موضوع پر لکھا جا سکتا ہے۔ دنیا کے ہر معاملے، مسئلے یا موضوع پر مضمون قلم بند کیا جا سکتا ہے۔ مضمون کی ایک خاص ترتیب ہوتی ہے۔ سب سے پہلے موضوع کا تعارف کرایا جاتا ہے، پھر اس کی حمایت یا مخالفت میں دلائل دیے جاتے ہیں، بحث کی جاتی ہے اور آخر میں اس بحث کا نتیجہ پیش کیا جاتا ہے۔

مضمون میں موضوع کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر اظہار خیال کیا جاتا ہے۔ مضمون کی کئی قسمیں ہیں مثلاً: علمی، تاریخی، تحقیدی، سوانحی، فلسفیانہ، سائنسی، اصلاحی اور ادبی وغیرہ۔

اب آپ مضمون کی اس تعریف کو مدنظر رکھتے ہوئے "موبائل فون کے فوائد و نقصانات" پر مضمون لکھیں۔

سرگرمیاں: ۱۔ اگر آپ کے قریبی علاقے میں کوئی تہوار منایا جاتا ہے تو اپنے والدین کے ساتھ اُسے دیکھنے کا اہتمام کریں اور پھر اپنے ہم جماعتوں کو اس تہوار کا آنکھوں دیکھا حال سنائیں۔ ۲۔ طلبہ اپنے اساتذہ کی نگرانی میں "تہواروں کی اہمیت" کے موضوع پر مکالمہ تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ: ۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ قومی تہوار مختلف لوگوں کے درمیان اتحاد و یگانگت اور بھائی چارے کا باعث ہوتے ہیں۔

۱۔ اگر آپ کے قرب و جوار میں کوئی تہوار منایا جاتا ہے تو اس کے متعلق طلبہ کو ہدایات فراہم کریں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(برطابق انتخابی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

ہمارا ملک پاکستان ایک ایسی اکائی ہے جس میں مختلف ثقافتوں اور تہذیبوں کا رنگ شامل ہے۔ اس کی مثال ایک رنگا رنگ گلدستے کی ہے۔ ہر پھول اپنی جداگانہ حیثیت کا حامل ہونے کے باوجود گلدستے سے کسی طرح الگ نہیں۔ پاکستان کے صوبوں: پنجاب، سندھ، بلوچستان، خیبر پختون خوا اور گلگت بلتستان کے علاوہ متعدد قبائلی علاقوں اور ایجنسیوں کا الگ الگ رہن سہن ہے۔ اس انفرادیت کے باعث ان کی زبانیں، پہناوے اور رسم و رواج ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن اسلامی نظریے کی وحدت نے انھیں ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ عقیدے اور نظریے کے اشتراک نے ان کے درمیان ایک ایسا مضبوط رشتہ پیدا کر دیا ہے کہ وہ مختلف ہوتے ہوئے بھی ایک دکھائی دیتے ہیں۔ پاکستانی تہذیب میں ان سب کا رنگ شامل ہے۔ پاکستانی تہذیب کو بنانے اور نکھارنے میں اسلامی تہواروں اور روایات کا بڑا اہم کردار ہے۔ مذہبی تہواروں میں شب برأت، شب معراج، عید الفطر، عید الاضحیٰ، یوم ولادت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، یوم عاشورہ محرم اور جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ناں ولایت کے حامل ہیں، اسی طرح غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں میں کرسمس، دیوالی وغیرہ شامل ہیں۔ مذہبی تہواروں کے علاوہ قومی اور علاقائی تہوار بھی پاکستانی تہذیب و ثقافت کا اہم حصہ ہیں۔ یہ تہوار لوگوں کے درمیان محبت اور اخوت کا رشتہ مضبوط کرتے اور ان کے لیے کاروبار اور تفریح کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ پاکستان کے اہم ثقافتی تہواروں میں سے چند ایک کی تفصیل یہاں پیش کی جاتی ہے:۔

1. پاکستان کے صوبوں کے علاوہ متعدد قبائلی علاقوں اور ایجنسیوں کا الگ الگ ہے:
(a) مزاج (b) رہن سہن (c) لباس (d) زبان

2. پاکستانی صوبوں کو _____ کی وحدت نے ایک لڑی میں پرو دیا ہے:
(a) قرآن (b) ایمان (c) اسلامی نظریے (d) پاکستان

3. پاکستانی تہذیب کو بنانے اور نکھارنے میں بڑا اہم کردار ہے:
(a) اسلامی نظریے کا (b) اسلامی تہواروں کا
(c) رسم و رواج کا (d) ثقافت کا

4. تہذیب کے معنی ہیں:
(a) رہنے سہنے کے اصول (b) کھانے پینے کے اصول
(c) ملاقات کے اصول (d) پڑھنے لکھنے کے اصول

5. جملہ مکمل کریں۔

ہمارا ملک پاکستان ایک ایسی اکائی ہے اس کی مثال ایک _____ کی ہے:
(a) پھول (b) رنگ (c) پودا (d) گلدستہ

6. اس عبارت کا مناسب عنوان ہے:
(a) لوک ورثہ میلا (b) شیدہ ورکا پولو تہوار
(c) میلا مویشیاں (d) پاکستانی اہم تہوار

7. ثقافت کے معنی ہیں:
(a) پہچان (b) تہذیب (c) تہوار (d) میلے

سوال نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

بی درہ بولان کے دہانے پر آباد ایک قدیم شہر ہے۔ یہ شہر، کوئٹہ سے تین گھنٹے کی مسافت پر جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔ یہاں ہر سال ۱۵۔فروری کو ایک شان دار ثقافتی میلا منعقد ہوتا ہے۔ پاکستان کے قومی تہواروں اور میلوں میں بی میلا بھی اپنی مقبولیت کے باعث نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس میلے کی روایت بھی ایک صدی سے زیادہ عرصے پر محیط ہے۔ یہ میلا پہلی بار ۱۸۸۵ء میں منعقد ہوا۔ اس میلے میں پورے پاکستان سے شائقین اکٹھے ہوتے ہیں۔ اعلیٰ نسل کے جانوروں کی نمائش اور مختلف ثقافتی پروگرام اس میلے کی رونق اور دل کشی کو بڑھاتے ہیں۔ میلے میں قبائلی ملبوسات اور دست کاریوں کی نمائشیں بھی ہوتی ہیں اور مخصوص علاقائی رقص اور ناچ بھی پیش کیے جاتے ہیں۔

ان علاقائی اور قومی تہواروں کے علاوہ بھی میلے اور تہوار منعقد ہوتے ہیں۔ بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام کے مزاروں پر سالانہ عرسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ان عرسوں کے موقعوں پر بھی مختلف تقریبات منعقد ہوتی ہیں، جن میں دور و نزدیک سے لوگوں کی بڑی تعداد شریک ہوتی ہے۔ ان تہواروں اور میلوں میں لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع بھی میسر آتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے طور طریقوں اور رسم و رواج سے بھی آشنا ہوتے ہیں۔

1. درۂ بولان کے دہانے پر آباد ایک قدیم شہر ہے:
(a) چترال (b) گلگت (c) بی (d) مانسہرہ

2. یہ شہر _____ سے تین گھنٹے کی مسافت پر جنوب مشرق کی طرف واقع ہے:
(a) پشاور (b) لاہور (c) کوئٹہ (d) زیارت

3. یہاں ہر سال _____ کو ایک شان دار ثقافتی میلا منعقد ہوتا ہے:
(a) 10 فروری (b) 15 فروری (c) 20 فروری (d) 25 فروری

4. اس میلے کی روایت _____ سے زیادہ عرصے پر محیط ہے:
(a) نصف صدی (b) ایک صدی (c) ڈیڑھ صدی (d) تہائی صدی

5. یہ میلا پہلی بار منعقد ہوا:
(a) 1880ء میں (b) 1881ء میں
(c) 1883ء میں (d) 1885ء میں

6. "مسافت" کے معنی ہیں:

Scanned with CamScanner

(a) تھکاوٹ (b) تہذیب (c) فاصلہ (d) سیر کرنے والا

7. بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام کے _____ پر سالانہ عرسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے:

(a) گھروں (b) خانقاہوں (c) مزاروں (d) مدرسے

8. اس عمارت کا مناسب عنوان ہے:

(a) میلا مویشیاں (b) بیل میلا (c) شبینہ درگا میلا (d) لوک ورثہ کا میلا

باب نمبر: 5 ہمارے وطن کا نشاں

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رشک	کسی کے برابر ہونے کی خواہش	بخت	قسمت، نصیب، مقدر، بھاگ
ترساں	ڈرا ہوا، خوف زدہ	تیغ	تلوار، شمشیر
غم دار	لمبا حاشیہ چھڑا ہوا	آب	پانی
سرگوں	جھکا ہوا، سر نیچے کیے ہوئے	ضو	روشنی، نور، پرتو، چمک
غازی	میدانِ جنگ سے فاتح بن کر آنے والا، بہادر سپاہی	قوی	طاقتور، توانا، مضبوط
کرامت	نوازش، بزرگی، جو بات کسی بزرگ کے خلاف عادت ظاہر ہو	لرزاں	لرزنے والا، کانپنے والا
ہلال	پہلی رات کا چاند	نجم	کوکبا، عرب کے سوا کوئی ملک
ابد	ہمیشہ، دوام، روزِ قیامت	بیدار	جاگنا
تھرانا	خوف سے کانپنا	جبین	ماتھا، پیشانی
دشت	جنگل، بیاباں، صحرا	دریں	یقینی، سنہرا، چمکتا ہوا
مسرت	خوشی، شادمانی	ضولشاں	روشنی دینے والا، روشن
فروزاں	روشن، منور	فلک	آسمان
کوہ و دمن	پہاڑ اور دامن	منور	روشن، تاباں، چمکدار
ہیبت	دہشت، خوف، وار	صحرا	بیاباں، ویرانہ، ریگستان
لہلہانا	جھومنا، ہوا سے ہلنا		

نظم کا خلاصہ: اس نظم (ہمارے وطن کا نشاں) میں شاعر جمیل الدین عالی نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ہمارا قومی پرچم صرف ہماری پہچان ہی نہیں بلکہ ہمارے اسلاف کی عظیم جدوجہد اور قربانیوں کا مظہر بھی ہے ہمارے قومی پرچم کی بدولت ہمارے وطن کی زمین رشکِ فلک ہے اور ہمارے وطن کا ذرہ ذرہ روشن ہے۔ اس پرچم پر بنا ہوا ہلال غم دار تلوار کی طرح چمکدار ہے اور اس پرچم پر بنا ہوا ستارہ خوش قسمتی کی علامت ہے۔ ہمارا قومی پرچم ایسا نشاں ہے جس کو دیکھ کر ہمارے دشمن لرزتے اور کانپتے ہیں۔ اس نشاں کی بدولت ہمارے دشمنوں کے سر اور گردنیں ہمیشہ جھکی رہیں۔ یہ نشاں ہمارے ان مجاہدین و شہدا کی عظمتوں کا نشاں ہے جن کے سینے قرآن کے نور سے روشن تھے اور جن کے چہرے ایمان کے نور سے چمکدار تھے، جو بامراد اور طاقتور تھے۔ ان کی ہیبت سے بیابان و صحرا بھی خوفزدہ ہو گئے۔ بڑی بڑی طاقتیں بھی ان کا نام سن کر تھرتھرانے لگیں۔ ہماری دعا ہے کہ اے اللہ ہمارے وطن کا نشاں ہمیشہ یوں ہی لہراتا رہے اور اپنی آب و تاب کے ساتھ جگمگاتا رہے۔

اشعار کی تشریح

اس سے رشکِ فلک ہے، زمین وطن
اس سے روشن ہوئی ہے، جبین وطن
ذرہ ذرہ وطن کا ہوا ضولشاں
یہ نشاں، یہ ہمارے وطن کا نشاں

تشریح: اس بند میں شاعر قومی پرچم کی عظمت اور اس کی شان کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس قومی پرچم کی عظمت سے ہمارے وطن کی سرزمین اتنی حسین و جمیل ہے کہ آسمان بھی اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر رشک کرتا ہے۔ اس کی روشنی سے ہمارے وطن کا ذرہ ذرہ روشن ہے۔ یہ پرچم ہمارے وطن کی عظمت کا نشان ہے۔

یہ ہلال آب ہے تیغِ غم دار کی
یہ ستارہ چمک بخت بیدار کی
یہ نشاں قوم کی سطوتوں کا نشاں
یہ نشاں، یہ ہمارے وطن کا نشاں

تشریح: اس شعر میں شاعر قومی پرچم کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس پرچم پر بنا ہوا ہلال غم دار تلوار کی چمک کی مانند ہے اور اس ہلال کے ساتھ بنا ہوا ستارہ خوش قسمتی کی علامت ہے۔ یہ قومی پرچم ہماری قوم کی شان و شوکت کا نشان ہے۔ یہ قومی پرچم ہمارے وطن کی عظمت کا نشان ہے۔

یہ نشاں جس سے لرزاں تھے روم و عجم
یہ نشاں جس سے ترساں تھے خاقان و جم
یہ نشاں جس سے تھا سرگوں اِک جہاں
یہ نشاں، یہ ہمارے وطن کا نشاں

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ ہمارا قومی پرچم اس عظیم قوم کی شان و شوکت کا نشان ہے جس کے رعب سے روم، چین اور ایران جیسی بڑی بڑی سلطنتیں خوف زدہ تھیں اور اس کے نام سے لرزتی تھیں سارا جہاں اس کی عظمت سے گردن جھکائے

ہوئے ہے یہ نشاں ہمارے وطن کی عظمت کا نشان ہے۔

یہ نشاں اپنی زریں روایات کا
یہ نشاں غازیوں کی کرامات کا
جن کا جوشِ مسلسل تھا تیغِ رواں
یہ نشاں، یہ ہمارے وطن کا نشاں

تشریح: اس بند میں شاعر قومی پرچم کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ پرچم ہماری قدیم اور سنہری روایات کی علامت ہے اور یہ ہمارے ان مجاہدوں اور غازیوں کی کرامات کا نشان ہے جو اپنے جوش و جذبے سے تلوار کو چلاتے ہوئے دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ یہ پرچم ہمارے وطن کی عظمت کا نشان ہے۔

جن کے سینے منور تھے قرآن سے
جن کے چہرے فروزاں تھے ایمان سے
جن کی ہمت قوی، جن کی قوت جواں
یہ نشاں، یہ ہمارے وطن کا نشاں

تشریح: اس بند میں شاعر اپنے مجاہدوں اور غازیوں کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہمارے مجاہدین کے سینے قرآن کے نور سے منور تھے اور ان کے چہرے ایمان کی روشنی سے چمکتے تھے اور دشمن کے ساتھ مقابلے کے وقت ان کی ہمت مضبوط اور ان کی قوت جواں رہتی تھی یہ پرچم ہمارے وطن کی عظمت کی علامت ہے۔

ان کی ہیبت سے صحرا بھی گھبرا گیا
لرزے کوہ و دمن دشت تھرا گیا
کانپ اٹھی زمیں، جھک گیا آسماں
یہ نشاں، یہ ہمارے وطن کا نشاں

تشریح: اس بند میں شاعر اپنے مجاہدین اور غازیوں کی ہیبت و دہشت کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہمارے مجاہدین کے رعب و ہیبت سے صحرا بھی گھبرا گئے اور ان کی دہشت سے پہاڑ وادیاں اور جنگلات بھی لرزنے لگے۔ ان کی شان و شوکت سے زمین کانپ اٹھی اور آسمان سرگوں ہو گیا۔ یہ نشان بھی ہمارے وطن کی عظمت و بڑائی کا نشان ہے۔

یہ ہمیشہ یونہی لہلہاتا رہے
جگمگاتا رہے، ضو دکھاتا رہے
یہ ابد تک رہے گا یونہی ضولشاں
یہ نشاں، یہ ہمارے وطن کا نشاں

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے قومی پرچم کے لیے دعا کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے اللہ ہمارا قومی پرچم سدا یونہی لہلہاتا رہے اس کا چاند تارا یونہی جگمگاتا رہے اور اپنی روشنی بکھیرتا رہے۔ یہ قیامت تک یونہی اپنی آب و تاب کے ساتھ روشن رہے۔ یہ پرچم ہمارے وطن کی عظمت کا نشان ہے۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ نظم "ہمارے وطن کا نشاں" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) "ہمارے وطن کا نشاں" سے کون سی چیز مراد ہے؟

جواب: ہمارے وطن کا نشاں سے مراد ہمارا قومی پرچم ہے۔

(ب) ہمارے قومی نشاں سے کون لرزاں و ترساں تھے؟

جواب: ہمارے قومی نشاں سے روم و عجم اور خاقان و جم لرزاں و ترساں تھے۔

(ج) ہمارے قومی پرچم پر ستارہ کس چیز کی چمک ہے؟

جواب: ہمارے قومی پرچم پر ستارہ بختِ بیدار (خوش قسمتی) کی چمک ہے۔

(د) شاعر نے بہادر غازیوں کی ہمت اور قوت کے بارے میں کیا کہا ہے؟

جواب: شاعر نے بہادر غازیوں کی ہمت اور قوت کے بارے میں کہا ہے کہ ہمارے بہادر غازیوں کا جوشِ مسلسل تیغِ رواں ہے اور ان کے سینے قرآن کی روشنی سے روشن ہیں اور ان کے چہرے ایمان کے نور سے منور ہیں۔ ان کی ہمت قوی اور ان کی قوت جواں ہے۔

۲۔(الف) نظم "ہمارے وطن کا نشاں" میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

ضولشاں، جبین، رشک، تیغ، بختِ بیدار، سطوت، فروزاں، ہیبت، سرگوں

(i) ہمارے وطن کا پرچم ہماری خوش قسمتی یا سطوت کا نشان ہے۔

(ii) پاک سرزمین کے لیے اس نظم کے پہلے بند میں زمین وطن اور جبین وطن کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

(iii) نظم کے پہلے بند میں لفظ ضولشاں کو روشن کے ہم معنی کے طور پر لکھا گیا ہے۔

(iv) ہمارے پرچم پر موجود ہلال کو تیغِ غم دار اور ستارہ کی چمک کو بختِ بیدار سے تعبیر دی گئی ہے۔

(v) پاکستان کا پرچم ہماری قوم کی سطوت کا نشان مانا جاتا ہے۔

(vi) قائداعظم محمد علی جناح کی وفات کے دن سوگ کی علامت کے طور پر پاکستانی پرچم سرگوں رہتا ہے۔

(vii) ہمارے پرچم کی سربلندی پر آسمان بھی رشک کرتا ہے۔

(viii) ہمارے پرچم کی ہیبت سے صحرا بھی لرز اٹھتے ہیں۔

(ب) دیئے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کریں:

(i) ہمارے وطن کا نشان سے مراد ہے پاکستان کا پرچم (نقشہ، پرچم)

(ii) پہلی رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں (بدر، ہلال)

(iii) خاقان و جم سے مراد ہے روم اور ایران کے بادشاہ (فوجی، بادشاہ)

(iv) ہمارے غازیوں کے سینے قرآن کی روشنی سے منور ہیں۔

(منور، حزیں)

Scanned with CamScanner

(v) ہمارے وطن کے پرچم کے آگے اک جہاں سرنگوں ہے۔
(سرنگوں، سربلند)

۳۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معنی لغت سے تلاش کر کے اپنی کاپی میں مفہوم واضح کریں:

الفاظ	معانی	مفہوم
ضوفشاں	روشن، منور	روشنی دینے والا
تیغ	تلوار، شمشیر	جنگ میں استعمال ہونے والا ہتھیار
خم دار	ٹیڑھا، ترچھا	ایک جانب جھکا ہوا
بخت	نصیب، قسمت	بھاگ، تقدیر، اقبال
رشکِ فلک	(ایسا خوبصورت کہ جس پر آسمان کو بھی رشک آئے)	یہ آرزو کہ جو چیز دوسرے کو حاصل ہے وہ مجھے مل بھی جائے۔
تیغِ رواں	جلد کاٹنے والی تلوار	تیز تلوار
بختِ بیدار	خوش نصیب	خوش قسمت، اقبال مند
جبینِ وطن	وطن کا ماتھا	وطن کی عزت و آبرو

۴۔ درج ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کریں:

الفاظ	اعراب
زریں	زَرِّیں
سطوت	سَطْوَت
ضوفشاں	ضَوْفِشَاں
سرنگوں	سَرْنِگُوں
ابد	اَبَد
قوی	قَوِیٰ
ہلال	ھِلَالُ
فلک	فَلَکُ

۵۔ نظم "ہمارے وطن کا نشاں" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) اس سے روشن ہوئی ہے جبینِ وطن
(ب) یہ ہلال، آب ہے، تیغِ خم دار کی
(ج) یہ نشاں جس سے تھا سرنگوں اک جہاں
(د) اس سے رشکِ فلک ہے زمین و وطن
(ہ) یہ ابد تک رہے گا یونہی ضوفشاں

۶۔ نظم "ہمارے وطن کا نشاں" کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: اس نظم (ہمارے وطن کا نشاں) کے شاعر جمیل الدین عالی کہتے ہیں کہ اقوام عالم میں وہی قومیں عزت کا مقام پاتی ہیں جو اپنے وطن کے وقار اور عزت کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتی ہیں اور یہ پرچم ہمارے اسلاف کی عظیم جدوجہد کی بے مثال قربانیوں کا مظہر ہے۔

۷۔ اوپر والی سطر میں دیے گئے الفاظ کے ہم آواز لفظ نظم سے تلاش کر کے نیچے والی سطر میں لکھیں:

الفاظ	ہم آواز الفاظ
قرآن	ایمان
خم دار	دم دار
لرزاں	ترساں
جہاں	وہاں
عجم	نظم
لہلہاتا	مسکراتا

روزمرہ: بیان کے اُس طریقے اور بول چال کو روزمرہ کہا جاتا ہے، جو اہل زبان کے اسلوب بیان، طریقِ اظہار اور گفتگو کے انداز کے عین مطابق ہو۔ اگر کوئی فقرہ اہل زبان کے انداز گفتگو کے خلاف ہو تو اُسے "روزمرہ" نہیں کہیں گے۔ اہل زبان ایک طویل عرصے سے زبان کو پڑھنے، بولنے اور لکھنے کے لیے استعمال کر رہے ہوتے ہیں، اس لیے اُن کا پڑھا، بولا اور لکھا درست تصور کیا جاتا ہے۔

۸۔ درج ذیل جملوں کو روزمرہ کے حوالے سے درست کر کے لکھیں:

غلط جملے	درست جملے
وہ ہر دن وہاں جاتا ہے	وہ ہر روز وہاں جاتا ہے
وہ آئے روز مجھے ملتا ہے	وہ آئے دن مجھے ملتا ہے
بھائی کو کہنا کہ مجھ سے ملے	بھائی سے کہنا کہ مجھے ملے
بچے کی نیند کھل گئی	بچے کی آنکھ کھل گئی

سرگرمیاں: ۱۔ جماعت میں موجود کسی خوش الحان طالب علم / طالبہ سے کہا جائے کہ وہ اس نظم کو بلند آہنگ میں اور ترنم کے ساتھ پڑھے تاکہ طلبہ میں درست شعر خوانی کی مہارت پیدا ہو۔

۲۔ طلبہ یہ نظم زبانی یاد کریں اور اسے اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔

۳۔ اس نظم کو چارٹ پر خوش خط لکھیں اور جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ: ۱۔ طلبہ کو یہ سمجھایا جائے کہ اقوام عالم میں باعزت مقام کی حامل قومیں وہی ہوتی ہیں جو اپنے وطن کے وقار اور عظمت کی خاطر تن من دھن قربان کرنے کے لیے ہر لحظہ تیار ہوتی ہیں۔

۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ یہ پرچم صرف ہماری پہچان ہی نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے اسلاف کی عظیم جدوجہد اور بے مثال قربانیوں کا مظہر بھی ہے۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

☆ نظم پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے درست جوابات منتخب کریں۔

1. ہمارے وطن کے نشاں سے روشن ہوئی:
(a) جبینِ وطن (b) زمینِ وطن (c) چاند (d) ستارہ

2. اس نشان سے لرزاں تھے:
(a) مسلمان و ہندو (b) عرب و عجم (c) روم و عجم (d) خاقان و جم

3. یہ نشان غازیوں کی کرامات کا ہے، جن کا جوش مسلسل تھا:
(a) قوت جواں (b) تیغ رواں (c) ضوفشاں (d) فروزاں

4. ان کی ہیبت سے گھبرا گیا:
(a) دریا (b) صحرا (c) درخت (d) سورج

5. شاعر کہتا ہے کہ ہمارے وطن کا نشان ابد تک یوں ہی _____ رہے گا:
(a) روشن (b) منور (c) ضوفشاں (d) فروزاں

6. نصابی نظم "ہمارے وطن کا نشاں" کے شاعر ہیں:
(a) اسمٰعیل میرٹھی (b) جمیل الدین عالی
(c) ساغر صدیقی (d) علامہ اقبال

7. ہمارے غازیوں کے سینے منور تھے:
(a) ایمان سے (b) قرآن سے (c) نور سے (d) روشنی سے

8. ہمارا پرچم _____ روایات کا نشاں ہے:
(a) قیمتی (b) روشن (c) زریں (d) اہم

9. ضوفشاں ہوا ہے:
(a) وطن کا قطرہ قطرہ (b) وطن کا ذرہ ذرہ
(c) وطن کا جھولا جھولا (d) وطن کا بندہ بندہ

10. اس نظم کا مرکزی خیال ہے:
(a) یہ پرچم ہمارے اسلاف کی عظیم جدوجہد کی بے مثال قربانیوں کا مظہر ہے
(b) یہ پرچم ہمارا قومی نشاں ہے (c) یہ پرچم ہماری عظمتوں کی علامت ہے
(d) یہ پرچم ہماری آن، بان اور شان ہے

باب نمبر: 6 خون کا بدلہ

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آرزو	خواہش مند ہونا	انتقام	بدلہ، جوش، یا دداشت
بھرا ہونا	سخت ناراض، سخت غصے میں، آگ بگولہ	بدبخت	کم بخت، بدنصیب، بد قسمت
حجرہ	کمرا، کوٹھڑی	حسرت	افسوس بنا، آسف، ایسی خواہش جو پوری نہ ہو
دستک	دروازہ کھٹکھٹانا	دستور	بنیادی قانون، قاعدہ
دیوانہ وار	پاگلوں کی طرح	شدت	سختی، تیزی، کثرت، جوش
ضرب	چوٹ، صدمہ، مہلک، گہری	لحظہ بہ لحظہ	دم بہ دم، لمحہ بہ لمحہ
مہلک	ہلاک کرنے والا، ضرر رساں	نڈھال	تھکا ماندہ، ناتواں، مضمحل
نقاہت	کمزوری، ناتوانی، ضعف	آخری وقت	موت کا وقت
لپٹنا	چمٹنا	انتقام	بدلہ
سکتہ	بے حرکت	حواس	حس کی جمع، محسوس کرنے کی قوت
دھڑام	بھاری چیز کی زمین پر گرنے کی آواز	رفع کرنا	دور کرنا، ختم کرنا، مکمل کرنا، اٹھانا
ضبط	تحمل، برداشت	غافل	بے فکر، بے پروا، بے خبر
لت پت	آلودہ، خراب حال، خستہ حال	ملال	رنج و غم، تکلیف
ندامت	شرمندگی، پشیمانی، فجالت، افسوس	زرد	پیلا رنگ
دھاڑیں مار کر رونا	بہت زور سے رونا	قاتل	قتل کرنے والا
پلنگ	چارپائی	تقدیر	قسمت

خلاصہ: مراد خان زخمی حالت میں اپنے گھر چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اور اس کی بیوی اور

Scanned with CamScanner

بیٹی اس کی اس حالت پر رو رہے تھے اور غم زدہ تھے۔ خون بہہ جانے کی وجہ سے مراد خان کی حالت آہستہ آہستہ خراب ہوتی جا رہی تھی اور اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ کمزوری اس قدر بڑھ گئی تھی کہ اس کے لیے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔ اس نے کہا کہ دشمن اپنا کام کر گیا میرا آخری وقت آ گیا ہے۔ مراد خان نے کہا کہ میں دنیا سے ایک حسرت لے کر جا رہا ہوں کہ کاش! میرا کوئی بیٹا ہوتا تو وہ میرے خون کا بدلہ لیتا تو میری بے چین روح کو سکون ملتا لیکن افسوس! وہ رونے لگا۔ مراد خان کی بیٹی سپن گل کہنے لگی، ہاں جان! میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ جب تک آپ کے خون کا بدلہ نہ لے لوں گی میں چین کی نیند نہ سو سکوں گی۔ اس کے بعد مراد خان مر گیا۔ وقت گزرتا گیا، سپن گل کو اپنے باپ سے کیا ہوا وعدہ یاد تھا وہ اپنے باپ کے قاتل کو تلاش کرنا چاہتی تھی، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے جذبات میں کمی کے بجائے شدت پیدا ہوتی گئی۔ ایک رات اس نے خواب میں اپنے باپ کو یہ کہتے سنا کہ بیٹی! میری روح تجھ سے بہت خوش ہے، اب مجھے کوئی ملال نہیں ہے کہ میرا کوئی بیٹا نہیں ہے تو نے میرے قاتل کی تلاش میں حق ادا کر دیا ہے۔ اب تو اس خیال کو چھوڑ کر اپنی ماں کی خدمت کر۔ اس خواب کے دیکھتے ہی سپن گل جاگ گئی اٹھتے میں دروازے پر دستک ہوئی، ماں بیٹی دونوں نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ ایک زخمی نوجوان دروازہ کھلتے ہی اندر آ کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ دونوں نے اسے پلنگ پر لٹایا۔ سپن نے گرم پانی سے اس کے زخم دھوئے اور اس کی ماں نے اسے گرم گرم دودھ پلایا ماں نے اس نوجوان کو بتایا کہ آج سے دو سال قبل میرے شوہر کو بھی کسی بدبخت نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ نوجوان نے پوچھا کہ تمہارے شوہر کا کیا نام تھا؟ اس نے کہا مراد خان۔ نام سنتے ہی نوجوان سکتے میں آ گیا۔ ماں بیٹی دونوں نے اس کی بہت خدمت کی وہ بار بار کہتا کہ میں تمہارا احسان نہیں بھلا سکتا۔ اس پر ماں نے کہا کہ یہ احسان نہیں بلکہ ہمارا فرض ہے۔ اگر تم صحت یاب ہو جاؤ تو ہمارے لیے فخر کی بات ہو گی۔ سپن نے کہا کہ تمہاری خدمت کر کے میرے باپ کی روح خوش ہو گی یہ سن کر نوجوان نے کہا کہ مجھے قتل کر دو میں ہی تمہارے باپ کا قاتل ہوں! یہ سنتے ہی سپن نے اپنے باپ کی بندوق سے اس کو قتل کر کے اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینا چاہا تو اس کی ماں نے اسے روک دیا اور کہا کہ اگرچہ یہ ہمارا دشمن ہے لیکن اس وقت یہ ہماری پناہ میں ہے ہمارا دستور ہے کہ دشمن بھی ہمارے گھر آئے تو اس کی حفاظت کریں۔ سپن نے ماں کی باتیں سن کر بندوق پھینک دی اور نوجوان سے کہا کہ اگر اس گھر سے باہر مجھے پتا چلا کہ تو میرے باپ کا قاتل ہے تو مجھ سے بچ نہ پاتا۔ تو ہمارا مہمان ہے اس لیے معاف کرتی ہوں۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ سبق "خون کا بدلہ" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) مراد خان کو کس نے اور کیوں قتل کیا؟

جواب: مراد خان کو ایک نوجوان نے کسی کے کہنے پر قتل کیا۔

(ب) مرتے وقت مراد خان کے دل میں کیا حسرت تھی؟

جواب: مرتے وقت مراد خان کے دل میں یہ حسرت تھی کہ کاش! میرا بھی کوئی بیٹا ہوتا جو میرے خون کا بدلہ لیتا تو میری بے چین روح کو سکون ملتا لیکن افسوس! میرا کوئی بیٹا نہیں ہے۔

(ج) سپن گل نے مرتے وقت اپنے والد سے کیا وعدہ کیا تھا؟

جواب: سپن گل نے مرتے وقت اپنے والد سے وعدہ کیا کہ بابا! تم غم نہ کریں وعدہ کرتی ہوں کہ جب تک تمہارے خون کا بدلہ نہ لوں گی مجھ پر چین کی نیند حرام رہے گی۔

(د) ماں بیٹی نے نوجوان کو ہوش میں لانے کے لیے کیا کیا؟

جواب: دونوں نے اسے ایک پلنگ پر لٹایا۔ سپن گل نے جلدی سے پانی گرم کر کے اس کے زخم دھوئے۔ کچھ دیر بعد اسے ہوش آ گیا۔ اس کی ماں نے نوجوان کو گرم گرم دودھ پلایا۔

(ہ) سپن گل جب اپنے والد کے قاتل کو مارنے لگی تو ماں نے کیا کہا؟

جواب: سپن گل نے بندوق کی نالی نوجوان کی طرف کی تو اس کی ماں نے ڈانٹ کر کہا: "لڑکی! میرے حواس تو نہ گھبرائے ہیں؟ یہ نوجوان اگرچہ ہمارا دشمن ہے لیکن اس نے ہمارے گھر میں پناہ لی ہے۔ اگر ہمارے گھر میں اسے کچھ ہو گیا تو ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ بیٹی! تو اچھی طرح جانتی ہے کہ ہمارا دستور ہے کہ اگر دشمن بھی ہمارے گھر پناہ لے تو اس کی جان کی حفاظت کرنا ہمارا فرض بن جاتا ہے۔ یہ تو ہم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ گھر آئے مہمان کو قتل کر دیں۔ سپن گل! خدا کے لیے بندوق پھینک دو۔"

۲۔ سبق "خون کا بدلہ" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) مراد خان خون میں لت پت کہاں پڑا تھا؟

(i) فرش پر (ii) ✓ چارپائی پر (iii) کرسی پر (iv) چٹائی پر

(ب) زیادہ خون بہہ جانے سے اس کی رنگت ہو گئی تھی:

(i) سرخ (ii) سفید (iii) ✓ زرد (iv) نیلی

(ج) وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سپن گل کے جذبات میں:

(i) ٹھہراؤ آتا گیا (ii) بے چینی آتی گئی

(iii) کمی آتی گئی (iv) ✓ شدت آتی گئی

(د) وہ دوڑتی ہوئی کمرے سے بندوق لے آئی:

(i) ایک بپھرے ہوئے چیتے کی طرح (ii) ✓ ایک بپھرے ہوئے شیر کی طرح

(iii) ایک بپھرے ہوئے شخص کی طرح (iv) ایک بپھرے ہوئے ہاتھی کی طرح

(ہ) سپن گل نے گرم پانی سے نوجوان کے:

(i) ✓ زخم دھوئے (ii) ہاتھ دھوئے (iii) پاؤں دھوئے (iv) بال دھوئے

(و) نوجوان نے سپن گل کی والدہ سے نام پوچھا:

(i) اُس کے باپ کا (ii) اس کے بھائی کا

(iii) ✓ اس کے خاوند کا (iv) اس کے بیٹے کا

۳۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

الفاظ	متضاد
غافل	بیدار
بدبخت	خوش بخت
کمی	بیشی
رحم	ظلم
ندامت	فخر/غرور

۴۔ سبق "خون کا بدلہ" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) گاؤں کے لوگ مراد خان کے صحن میں جمع تھے۔
درست / ✓ غلط

(ب) سپن گل نے کہا کہ جب تک والد کے خون کا بدلہ نہ لے لوں، مجھ پر نیند حرام رہے گی۔
✓ درست / غلط

(ج) مراد خان نے کہا کہ وہ دنیا سے ایک خوشی لیے جا رہا ہے۔
درست / ✓ غلط

(د) سپن گل نفرت کی آگ میں جل رہی تھی۔ درست / ✓ غلط

(ہ) سپن گل نے کہا: میرے باپ کی روح کس قدر خوش ہو گی کہ ہم نے ایک دشمن کو پناہ دی اور اس کی خدمت کی۔ درست / ✓ غلط

۵۔ درج ذیل میں سے مذکر اور مؤنث الفاظ الگ الگ کریں:

الفاظ	مذکر	مؤنث
رنگت		رنگت
خون	خون	
مشکل		مشکل
غم	غم	
وقت	وقت	
روح		روح

۶۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

الفاظ	جمع
حالت	حالات
مقصد	مقاصد
شخص	اشخاص
علم	علوم
روح	ارواح
احسان	احسانات

۷۔ سبق "خون کا بدلہ" کے مطابق کالم: الف میں دیے گئے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ لفظ سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
رات	چار دیواری
آنکھ	لمحہ بھر
دشمن	ختم
گھر	خواب
رنج	آنسو
خون	کاش
حسرت	بے ہوش

۸۔ سبق "خون کا بدلہ" کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: سبق کا خلاصہ دیکھیں۔

۹۔ درج ذیل جملوں کو زمرہ کے مطابق درست کر کے لکھیں:

	غلط جملے	درست جملے
الف	صوفے کے اوپر کتابیں پڑی ہیں۔	صوفے پر کتابیں پڑی ہیں۔
ب	عبداللہ کی کھیل شان دار ہے۔	عبداللہ کا کھیل شاندار ہے۔
ج	لاہور اور ملتان کے درمیان کتنے میلوں کا فاصلہ ہے؟	لاہور اور ملتان کے درمیان کتنے میل کا فاصلہ ہے؟
د	چار مہینوں کے بعد آج تمہاری شکل دیکھی ہے۔	چار ماہ بعد آج تمہاری شکل دیکھی ہے۔
ہ	عمران نے نئی ٹوپی اوڑھ رکھی ہے۔	عمران نے نئی ٹوپی پہن لی ہے۔
و	بارش برس رہی ہے۔	بارش ہو رہی ہے۔
ز	وہ انگریزی کو جانتے ہیں۔	وہ انگریزی جانتے ہیں۔

۱۰۔ سبق "خون کا بدلہ" کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) مراد خان کی حالت لحظہ بہ لحظہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔

(ب) وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن نقاہت کی وجہ سے نہیں کہہ سکتا تھا۔

(ج) سپن گل نے کہا: تو ہمارے گھر میں مہمان بن کر آیا ہے، اس لیے معاف کرتی ہوں۔

(د) اگر دشمن بھی ہمارے گھر میں پناہ لے تو اس کی جان کی حفاظت کرنا ہمارا فرض بن جاتا ہے۔

(ہ) سپن گل کے دل میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی۔

☆ درخواست:

درخواست یا عرضی ایسی تحریر کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کو حاصل کرنے یا کسی کام کی کرنے کی استدعا یا گزارش کی جاتی ہے۔ درخواست کے اہم اجزا مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ سرنامہ ۲۔ القاب

۳۔ نفسِ مضمون ۴۔ خاتمہ

Scanned with CamScanner

درخواست کا مضمون سادہ اور عام فہم ہونا چاہیے۔ چھوٹے چھوٹے جملوں میں درخواست لکھی جائے۔ سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ کی ایک درخواست نمونے کے طور پر ملاحظہ ہو:

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر/ڈویژنل پبلک سکول، ملتان

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرے والد صاحب ایک سرکاری ملازم ہیں۔ ان کا تبادلہ ملتان سے لاہور ہو گیا ہے۔ ہمیں اسی ہفتے نئی جگہ پر منتقل ہونا ہے۔ نئے سکول میں داخلے کے لیے سابقہ سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا لازم ہے۔

براہ کرم مجھے سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ عطا فرمائیں تاکہ نئی جگہ پر سکول میں داخلہ لے کر اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھ سکوں۔ آپ کی مہین نوازش ہوگی۔

آپ کا فرمانبردار شاگرد

۲۲ مئی ___ ۲۰ء سید محمد علی ترمذی متعلم ہشتم۔سی

☆ محاورہ:

محاورے کے لغوی معنی بات چیت اور گفتگو کے ہیں۔ اُس کلمے یا کلام کو محاورہ کہتے ہیں جو اہلِ زبان کے اُسلوبِ بیان کے مطابق ہو اور اپنے حقیقی معنوں میں نہیں، بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہو۔ محاورہ ہمیشہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے مل کر بنتا ہے اور اس میں لاکر فصل اپنے اصل معنی کی بجائے کوئی اور معنی دیتا ہے، مثلاً نیند حرام ہونا، انتقام کی آگ میں جلنا، غم کے مارے نڈھال ہونا، قسم کھانا، تارے گننا سرگرمیاں: ۱۔ طلبہ کو کوئی اور لوک کہانی سنائیں اور انھیں اسے اپنے الفاظ میں لکھنے کا کہیں۔ ۲۔ طلبہ سے کہیں کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے نانا، نانی یا دادا، دادی وغیرہ سے کوئی لوک کہانی سنی ہو تو اُسے جماعت کے کمرے میں دوسرے طلبہ کو بھی سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ: ۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ کسی علاقے کی مخصوص تہذیبی اور معاشرتی کہانی جو سینہ بہ سینہ سفر کرتی ہوئی جدید دور میں تحریر کی صورت میں سامنے آئے، لوک کہانی کہلاتی ہے۔ کتاب میں شامل یہ کہانی ہمارے پیارے صوبے مُحبّ پختون خوا کی لوک کہانی ہے۔ ۲۔ اساتذہ کرام طلبہ کو بتائیں کہ لوک کہانی میں کوئی نہ کوئی اخلاقی درس اور دانش پوشیدہ ہوتی ہے۔

۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ ہر علاقے میں لوک کہانیاں اور لوک ادب موجود ہوتا ہے۔ یہ کسی ایک فرد کی تخلیق نہیں ہوتا بلکہ بدلتے ہوئے زمانے کے ساتھ ساتھ اس میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔

۴۔ طلبہ کو بتائیں کہ لوک کہانی اور لوک ادب کسی بھی علاقے یا تہذیب کو سمجھنے کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں، یعنی لوک ادب میں کسی بھی مخصوص خطے کے مذہبی عقائد، تہذیبی رویے، فکری رجحانات وغیرہ دکھائی دیتے ہیں۔

۵۔ لوک ادب کے تناظر میں اس خطے کے لوگوں کے رویوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے کیونکہ لوک کہانیوں میں اُس علاقے کے ماضی، حال اور مستقبل کی جھلک موجود ہوتی ہے۔ ۶۔ کہانی، لوک کہانی اور کتاب کے دیگر اسباب میں موجود فرق سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

پیراگراف نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

مُرادخان خون میں لت پت ایک چارپائی پر پڑا تھا۔ گاؤں کے لوگ اس کے حجرے میں جمع تھے۔ اس کی بیوی اور نوجوان بیٹی مارے غم کے نڈھال ہوئی جا رہی تھیں۔ مرادخان کی حالت لحظہ بہ لحظہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اس کی رنگت زرد ہو گئی تھی۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن نقاہت کی وجہ سے نہیں کہہ سکتا تھا۔ آخر اس نے بڑی مشکل سے ہاتھ اٹھایا۔ سب لوگ خاموش ہو گئے۔ اس کی بیوی اور بیٹی نے بھی ضبط سے کام لیا۔ سب کی توجہ مرادخان کی طرف تھی۔ کمزوری اس قدر زیادہ تھی کہ مرادخان کے لیے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ بڑی آہستگی سے کہہ رہا تھا: ''دشمن تو اپنا کام کر گیا۔۔۔۔ میرا آخری وقت آن پہنچا ہے۔'' اس کی بیوی اور بیٹی دھاڑیں مار کر رونے لگیں۔ مرادخان نے انھیں اشارے سے خاموش کرایا۔ اس نے کہا: ''مجھے دنیا سے ایک حسرت لیے جا رہا ہوں۔ کاش! میرا ابھی کوئی بیٹا ہوتا جو میرے خون کا بدلہ لیتا میری بے چین روح کو سکون ملتا لیکن افسوس!'' اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

1. مرادخان خون میں لت پت پڑا تھا:
(a) بستر پر (b) چارپائی پر (c) زمین پر (d) چادر پر

2. گاؤں کے لوگ جمع تھے:
(a) اس کے گھر میں (b) اس کے صحن میں
(c) اس کے حجرے میں (d) اس کے دفتر میں

3. زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اس کی رنگت ہو گئی تھی:
(a) زرد (b) سرخ (c) نیلی (d) ہری

4. وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن _____ کی وجہ سے نہیں کہہ سکتا تھا:
(a) ندامت (b) شرافت (c) اطاعت (d) نقاہت

5. مرادخان نے اپنی بیوی کو خاموش کرایا:
(a) آرام سے (b) اشارے سے
(c) حسرت سے (d) پیار سے

6. کاش میرا ابھی _____ ہوتا جو میرے خون کا بدلہ لیتا:
(a) بھائی (b) بیٹا (c) ہمسایہ (d) دوست

7. میں اس دنیا سے لیے جا رہا ہوں:
(a) دولت (b) محبت (c) حسرت (d) ندامت

8. یہ پیراگراف سبق _____ سے لیا گیا ہے:

(a) خون کا بدلہ (b) شہری دفاع (c) ہاکی (d) پاکستان کے موسم

پیراگراف نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

ایک رات سہپن گل نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے: ''بیٹی! میری روح تجھ سے بہت خوش ہے، اب مجھے کوئی ملال نہیں کہ میرا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ تو نے بیٹوں سے بڑھ کر میرے قاتل کی تلاش کی ہے۔ لیکن اب تو اس خیال کو دل سے نکال دے اور اپنی بوڑھی ماں کی خدمت کر۔'' اس خواب سے سہپن گل جاگ اٹھی اور اس کے کانوں میں بڑی دیر تک اپنے باپ کی آواز گونجتی رہی۔ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اب ماں بھی جاگ پڑی تھی۔ ماں بیٹی دونوں نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی ایک زخمی نوجوان دھڑام سے اندر آ گرا اور گرتے ہی بے ہوش گیا۔ وہ کچھ دیر تو اسے دیکھتی رہیں، پھر ماں نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ دونوں نے اسے ایک پلنگ پر لٹایا۔ سہپن گل نے جلدی سے پانی گرم کر کے اس کے زخم دھوئے۔ کچھ دیر بعد اسے ہوش آ گیا۔ اس کی ماں نے نوجوان کو گرم گرم دودھ پلایا اور اسے دو دن یاد آ گیا جب مرادخان کو اسی طرح زخمی حالت میں لایا گیا تھا۔ اس نے نوجوان کو بتایا کہ آج سے دو سال پہلے میرے شوہر کو بھی کسی بدبخت نے گولی ماردی تھی لیکن اس کا زخم مہلک تھا، اس لیے وہ مر گیا۔ تم نوجوان ہو اور زخم بھی گہرا نہیں ہے۔ بس ذرا سی کمزوری ہے، وہ رفع ہو جائے گی۔ نوجوان نے پوچھا: ''تمھارے شوہر کا نام کیا تھا؟'' اس نے کہا۔۔۔۔ مرادخان۔

1. تو نے _____ سے بڑھ کر میرے قاتل کی تلاش کی ہے:
(a) دوستوں (b) رشتہ داروں (c) بیٹوں (d) ہمسایوں

2. دروازہ کھلتے ہی دھڑام سے آ کر گرا:
(a) زخمی نوجوان (b) بم (c) زخمی بچہ (d) زخمی بوڑھا

3. ماں، بیٹی نے اس زخمی نوجوان کو لٹایا:
(a) بستر پر (b) فرش پر (c) قالین پر (d) پلنگ پر

4. سہپن گل نے جلدی سے گرم پانی کر کے دھوئے:
(a) اس کے کپڑے (b) اس کے جوتے
(c) اس کے زخم (d) اس کے بال

5. ماں نے بتایا کہ آج سے _____ سال پہلے میرے شوہر کو کسی نے گولی ماردی تھی:
(a) ایک (b) دو (c) تین (d) چار

6. ماں نے نوجوان کو پلایا:
(a) گرم گرم پانی (b) گرم گرم شربت
(c) گرم گرم دودھ (d) گرم گرم یخنی

7. تم نوجوان ہو اور زخم بھی نہیں ہے:
(a) پرانا (b) نیا (c) گہرا (d) ہلکا

8. نوجوان نے کہا کہ تمہارے شوہر کا نام کیا تھا؟ اس نے کہا _____:
(a) گل خان (b) منگل خان (c) مرادخان (d) عمرخان

9. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) زخمی قاتل (b) قاتل کی تلاش
(c) باپ کی نصیحت (d) گہرا زخم

10. ''مہلک'' کے معنی ہیں:
(a) خطرناک (b) نقصان دہ (c) ہلاک کرنے والا (d) زخمی

پیراگراف نمبر 3:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

سہپن گل نے کہا: میرے باپ کی روح کس قدر خوش ہو گی کہ ہم نے ایک زخمی کو پناہ دی اور اس کی خدمت کی۔ یہ بات سن کر نوجوان چلا اٹھا: ''سہپن گل! اپنے باپ کی بندوق لے آؤ اور مجھے قتل کر دو۔ اپنے باپ کے خون کا بدلہ مجھ سے لے لو۔ میں ہی وہ بدبخت ہوں جس نے کسی کے اشارے پر مرادخان کو قتل کیا تھا۔ مجھے خبر نہیں تھی کہ وہ مرادخان کے گھر پناہ لینے پر مجبور کر دے گی۔ مجھے قتل کر دو، میں زندہ رہنے کے قابل نہیں ہوں۔'' سہپن گل کے سینے میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی اور وہ ایک بپھرے ہوئے شیر کی طرح دوڑی ہوئی کمرے سے اپنے باپ کی بندوق لے آئی۔ آج تو وہ دن آیا تھا جس کی آرزو میں وہ زندہ تھی۔ آج کے دن تو اُسے مرے ہوئے باپ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا تھا۔ سہپن گل نے بندوق کی نالی نوجوان کی طرف کی تو اس کی ماں نے ڈانٹ کر کہا: ''لڑکی! حیرے حواس تو ٹھکانے ہیں؟ یہ نوجوان اگرچہ ہمارا دشمن ہے لیکن اس نے ہمارے گھر میں پناہ لی ہے۔ اگر ہمارے گھر میں اسے کچھ ہو گیا تو ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ بیٹی! تو اچھی طرح جانتی ہے کہ ہمارا دستور ہے کہ اگر دشمن بھی ہمارے گھر پناہ لے لے تو اس کی جان کی حفاظت کرنا ہمارا فرض بن جاتا ہے۔ یہ تو ہم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ گھر آئے مہمان کو قتل کر دیں۔ سہپن گل! خدا کے لیے بندوق پھینک دو۔''

1. میرے باپ کی روح کس قدر خوش ہو گی کہ ہم نے پناہ دی:
(a) ایک یتیم کو (b) ایک فوجی کو (c) ایک زخمی کو (d) ایک قیدی کو

2. اپنے باپ کی _____ لے آؤ:
(a) جوتی (b) قمیض (c) لاٹھی (d) بندوق

3. اپنے باپ کے _____ کا بدلہ مجھ سے لے لو:
(a) قرض (b) قتل (c) خون (d) غصے

4. میں ہی وہ _____ ہوں جس نے کسی کے اشارے پر مرادخاں کو قتل کر دیا تھا:
(a) قاتل (b) بدبخت (c) خونی (d) بدنصیب

5. سہپن گل کے سینے میں بھڑک رہی تھی:
(a) دشمنی کی آگ (b) انتقام کی آگ
(c) بدلے کی آگ (d) محبت کی آگ

6. وہ ایک بپھرے ہوئے _____ کی طرح دوڑتی ہوئی اپنے باپ

Scanned with CamScanner

کی بندوق لے آئی:

(a) ہاتھی (b) شیر (c) بھیڑیا (d) انسان

7. آج وہ دن آیا تھا جس کی _____ میں وہ زندہ تھی:

(a) یاد (b) محبت (c) چاہت (d) آرزو

8. یہ نوجوان اگر چہ ہمارا _____ ہے لیکن اس نے ہمارے گھر میں پناہ لی ہوئی ہے:

(a) دشمن (b) دوست (c) ہمسایہ (d) رشتہ دار

9. "انتظام" کے معنی ہیں:

(a) الزام لگانا (b) بدلہ لینا (c) قتل کرنا (d) وعدہ کرنا

10. اس عبارت کا مناسب عنوان ہے:

(a) قاتل کی شناخت (b) مہمان کی عزت

(c) ماں کی نصیحت (d) بیٹی کی آرزو

باب نمبر: 7 شہری دفاع

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آگاہ کرنا	واقف کرنا، باخبر کرنا	حمائل	گلے میں لٹکانے کی چیز
رونما ہونا	ظاہر ہونا سامنے آنا	شعور	دانائی، عقل، پہچان سلیقہ
عوض	بدلہ معاوضہ	لپکنا	دوڑنا، تیزی سے جانا
تھکھلا	ہجوم، بھیڑ	دشواری	مشکل، دقت، سختی
سرجن	ڈاکٹر، جراح، آپریشن کرنے والا	گامزن ہونا	چلنا، تیز رفتار سے چلنا
لڑا دینا	ٹھہرا دینا، کیپا دینا	سودا کرنا	لین دین کرنا، معاملہ کرنا
بلیک آؤٹ کرنا	اندھیرا کرنا	اخراج	نکلنا
پھیلی دینا	کندھے پر ہاتھ مارنا	مصنوعی	غیر قدرتی

خلاصہ: حامد کے والد نے گھر فون کیا، حامد نے فون اٹھایا اس کے والد نے کہا بیٹا! شہر کی بڑی مارکیٹ میں دھماکہ ہوا ہے ہسپتال میں ایمرجنسی لگا دی گئی ہے۔ اس لیے آج میرا گھر آنا مشکل ہے اس نے یہ بات اپنی والدہ کو بھی بتا دی۔ حامد نے سوچا کہ یہ دھماکہ کرنے والے کتنے ظالم ہوتے ہیں اس نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور دھماکہ کیوں کرتے ہیں؟ اس کی والدہ نے کہا کہ یہ ملک و قوم کے دشمن ہیں جو نہیں چاہتے کہ ہمارا ملک ترقی کرے۔ اس کے بعد والدہ نے حامد کو بستر پر جانے کا حکم دیا۔ حامد کو ساری رات نیند نہ آئی وہ یہی سوچتا رہا کہ یہ کون لوگ ہیں جو چند پیسوں کی خاطر قیمتی جانیں لیتے ہیں اور ملک میں تباہی و بربادی پھیلاتے ہیں۔ اگلے دن شام کے وقت حامد کی ملاقات اپنے والد سے ہوئی اور انہوں نے بتایا کہ ہم ساری رات زخمیوں کا آپریشن اور ان کی مرہم پٹی کرتے رہے۔ حامد نے پوچھا کہ میں ان کی مدد کس طرح کر سکتا ہوں؟ اس کے والد نے کہا کہ اس کے لیے تمہیں ابتدائی طبی امداد کی تربیت لینا پڑے گی۔ اس کے لیے حکومت نے شہری دفاع کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو حادثے کی صورت میں زخمیوں کو طبی امداد فراہم کرتا ہے۔ ہر صحت مند شخص کو رضا کارانہ طور پر اس کی تربیت حاصل کرنی چاہیے۔ اگر کہیں حادثہ ہو جائے تو زخمیوں کے گرد جمگھٹا نہیں بنانا چاہیے بلکہ ان کو کھلی ہوا میں لے آئیں اور ابتدائی طبی امداد دیں۔ حادثے میں اگر کسی کی بازو کی ہڈی ٹوٹ جائے تو چھوٹی چھوٹی تختیاں ٹوٹی ہوئی ہڈی کے اطراف میں رکھ کر اوپر پٹیاں لپیٹ دیں۔ اگر کسی کے جسم سے خون بہہ رہا ہو تو اس کے خون کو روکنے کے اقدامات کریں۔ اگر کسی کے کپڑوں میں آگ لگ جائے تو اسے چاہیے کہ زمین پر لوٹنا شروع کر دے۔ اس کو بھاگنا نہیں چاہیے اس سے آگ کے بھڑکنے کا امکان ہوگا۔ اگر کوئی ڈوب جائے تو سب سے پہلے اس کو الٹا لٹا کر اس کے جسم سے پانی نکالا جائے اس کے بعد مصنوعی سانس سے اس کا سانس بحال کیا جائے۔ اگر کسی کو سانپ ڈس لے تو اس جگہ سے چار پانچ انچ اوپر رسی یا کپڑا کس کر باندھ دیں اور مریض کو ہسپتال پہنچا دیں۔ ابا جان نے کہا کہ ہر گھر میں فرسٹ ایڈ باکس ضرور ہونا چاہیے۔ یہ ایسا ڈبا ہے جس میں مرہم پٹی کا سامان موجود ہوتا ہے۔ ابا جان نے بتایا کہ شہری دفاع کا محکمہ امن ہو یا جنگ ہر حال میں زخمیوں اور حادثے میں جلا لوگوں کی مدد کرنے کے لیے فعال رہتا ہے حامد نے کہا کہ میں سکول جا کر اپنے اساتذہ سے بات کروں گا کہ وہ ابتدائی طبی امداد کے لیے شہری دفاع والوں سے بات کریں۔ میں آئندہ حادثات میں زخمیوں کی مدد کروں گا۔ ابا جان نے کہا شاباش بیٹا!

مشقی سوالات کا حل

ا۔ سبق "شہری دفاع" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) ابا جان نے فون پر کیا بتایا؟

جواب: ابا جان نے فون پر بتایا کہ میں آج گھر نہیں آسکوں گا، کیونکہ شہر کی بڑی مارکیٹ میں بم دھماکا ہوا ہے اور ہسپتال میں ایمرجنسی لگا دی گئی ہے۔

(ب) بم دھماکے کا سن کر حامد نے کیا سوچا؟

جواب: بم دھماکے کا سن کر حامد نے سوچا کہ دھماکا کرنے والے کس قدر ظالم لوگ ہیں! خواہ مخواہ بے گناہ شہریوں کو ہلاک کرتے ہیں۔

(ج) دھماکا کرنے والے کون لوگ ہیں؟

جواب: دھماکا کرنے والے ملک و قوم کے دشمن ہیں۔

(د) محکمہ شہری دفاع کس لیے قائم کیا گیا ہے؟

جواب: ابتدائی طبی امداد کی تربیت کے لیے حکومت نے محکمہ شہری دفاع قائم کر رکھا ہے۔ یہ ادارہ کسی بھی حادثے کی صورت میں زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کرتا ہے۔

(ہ) اگر کسی کے کپڑوں میں آگ لگ جائے تو فوری طور پر کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کسی کے کپڑوں کو آگ لگ جائے تو دونوں ہاتھوں سے چہرے کو ڈھانپ لے اور زمین پر لوٹنا شروع کر دے۔ اگر کوئی دوسرا آدمی پاس ہو تو فوراً جلنے والے کے جسم پر کمبل، رضائی، کھیس، دری یا کوئی موٹا کپڑا ڈال دے اور اُسے زمین پر لوٹنا شروع کر دے۔ آگ والے شخص کو بھاگنا نہیں چاہیے، ورنہ اس سے آگ اور زیادہ بھڑک اٹھے گی۔

۲۔ سبق "شہری دفاع" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) شہر میں بم دھماکا ہوا تھا:

(i) بڑی مارکیٹ میں (ii) بڑی سڑک پر

(iii) بڑی مسجد میں (iv) بڑی منڈی میں

(ب) حامد کے ابا جان شہر کے بڑے ہسپتال میں تھے:

(i) ڈاکٹر (ii) مریض (iii) ڈسپنسر (iv) چوکیدار

(ج) ابتدائی طبی امداد کی تربیت دینے کے لیے حکومت نے محکمہ قائم کر رکھا ہے:

(i) پولیس کا (ii) تعلیم کا

(iii) فائر بریگیڈ کا (iv) شہری دفاع کا

(د) دوسرے روز حامد کی ابا جان سے ملاقات ہوئی:

(i) ناشتے پر (ii) شام کی چائے پر

(iii) دوپہر کے کھانے پر (iv) رات کے کھانے پر

(ہ) ڈوبنے والے کے جسم سے پانی نکالا جاتا ہے:

(i) الٹا لٹا کر (ii) سیدھا لٹا کر (iii) بٹھا کر (iv) کھڑا کر کے

(و) مرہم پٹی کے سامان اور ایمرجنسی ادویات والے باکس کو کہتے ہیں:

(i) بلیک باکس (ii) ریڈ باکس (iii) فرسٹ ایڈ باکس (iv) پبلک ایڈ باکس

۳۔ درج ذیل الفاظ کو الف بائی ترتیب دے کر ان کے معنی لغت سے تلاش کریں:

آگاہ	واقف، خبردار
اہتمام	انتظام
حادثہ	سانحہ
خوش حال	آسودہ حال، مال دار
دشواری	مشکل، دقت، سختی
عوض	بدلہ
گامزن	چلنا

۴۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد
ظالم	مظلوم
دشمن	دوست
ترقی	تنزلی
خوش حال	بدحال
آئندہ	گزشتہ
آگاہ	غافل

۵۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

لپک کر	ماں نے گرتے ہوئے بچے کو لپک کر پکڑ لیا۔
ایمرجنسی	دھماکے میں زیادہ زخمیوں کے باعث ہسپتال میں ایمرجنسی لگا دی گئی۔
خواہ مخواہ	خواہ مخواہ مجھے تنگ نہ کرو۔ مجھے کام کرنے دو۔
گامزن	ہمیں اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن رہنا چاہیے۔
خوش حال	میانہ روی اختیار کرنے والا ہمیشہ خوش حال رہتا ہے۔
اہتمام	ربیع الاول کے مبارک مہینے میں ہم نے گھر میں میلاد شریف کی محفل کا اہتمام کیا۔
رکاوٹ	شیطان نیکی کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔
رونما	ہمارے گھر کے پاس ایک خطرناک حادثہ رونما ہوا۔
حمائل	اگر کسی کی بازو کی ہڈی ٹوٹی ہو تو تکونی پٹی بنا کر بازو کو گلے میں حمائل کر دینا چاہیے۔

Scanned with CamScanner

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
تعاون	تَعَاوُنْ
رونما	رُوْنُمَا
عوض	عِوَضْ
گامزن	گَامِزُنْ
اہتمام	اِهْتِمَامْ
سکون	سُكُوْنْ

۷۔ سبق کے متن کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں:

(الف) فون کی گھنٹی بجی اور حامد نے لپک کر فون اُٹھایا۔

(ب) دھماکا کرنے والے کس قدر ظالم لوگ ہیں۔

(ج) ملک و قوم کے دشمن نہیں چاہتے کہ ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔

(د) ملک و قوم کے دشمن چند سکوں کے عوض قیمتی جانوں کا سودا کرتے ہیں۔

(ہ) حامد ابا جان کی باتیں بڑی توجہ سے سن رہا تھا۔

(و) زخمیوں کو کھلی اور تازہ ہوا میں لانا چاہیے۔

۸۔ ٹریفک حادثے یا کسی ایسی ہنگامی صورت میں آپ کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ٹریفک حادثے یا کسی ایسی ہنگامی صورت میں ہمیں چاہیے کہ زخمیوں کو کھلی اور تازہ ہوا میں لائیں۔ کپڑے کی گدیاں ٹھنڈے پانی میں بھگو کر زخموں کے اوپر رکھی جائیں تاکہ خون کا اخراج بند ہو جائے، شہری دفاع کے لوگوں کو فوراً اطلاع دیں تاکہ وہ زخمیوں کو جلد از جلد ہسپتال لے جا سکیں۔

۹۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

الفاظ	واحد	جمع
دھماکا		دھماکے
قوم		اقوام
ملاقات		ملاقاتیں
ادارہ		ادارے
حادثات	حادثہ	
حرکت		حرکات
تختیاں	تختی	

۱۰۔ سبق ''شہری دفاع'' کے مطابق کالم: الف میں دیے گئے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ لفظ سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
بڑی مارکیٹ	طریقے
ہسپتال	ہوا
ملک	محکمہ شہری دفاع
زخمی	گھنٹی
ابتدائی طبی امداد	بم دھماکا
تازہ	ایمرجنسی
مصنوعی	قوم
فون	مرہم پٹی

۱۱۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

الفاظ	جملے
گھنٹی	علی نے دروازہ کھلوانے کے لیے اپنے گھر کی گھنٹی بجائی۔
فون	میں نے بیمار پرسی کے لیے اپنے دوست کو فون کیا۔
دھماکا	شہر کی بڑی مارکیٹ میں بم دھماکا ہوا۔
قوم	ہمیں اپنی قوم کے تحفظ کی خاطر ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔
ملاقات	خالد نے اپنے دوست فرخان سے ملاقات کی۔
شعور	دینی تعلیمات کے ذریعے اچھے اور برے میں فرق کرنے کا شعور پیدا ہوتا ہے۔
دشمن	شیطان انسان کا کھلا اور واضح دشمن ہے۔
ہڈی	احمد سائیکل چلاتے ہوئے گر پڑا اور اس کے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

۱۲۔ سبق ''شہری دفاع'' کے مطابق درج ذیل سوالات میں درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	شہر کی بڑی مارکیٹ میں بم دھماکا ہوا ہے۔	✓ درست / غلط
(ب)	زخمی کی وجہ سے ہسپتال میں ایمرجنسی لگی ہوئی ہے۔	درست / ✓ غلط
(ج)	حامد کے ابا جان شہر کے بڑے ہسپتال میں سرجن تھے۔	درست / ✓ غلط
(د)	حامد زخمیوں کی مدد نہیں کرنا چاہتا تھا۔	درست / ✓ غلط
(ہ)	حادثے میں بعض لوگوں کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔	✓ درست / غلط

۱۳۔ سبق شہری دفاع کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: حامد کے والد نے گھر فون کیا، حامد نے فون اٹھایا اس کے والد نے کہا بیٹا! شہر کی بڑی مارکیٹ میں دھماکہ ہوا ہے ہسپتال میں ایمرجنسی لگا دی گئی ہے۔ اس لیے آج میرا گھر آنا مشکل ہے اس نے یہ بات اپنی والدہ کو بھی بتا دی۔ حامد نے سوچا یہ دھماکہ کرنے والے کتنے ظالم ہوتے ہیں اس نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ یہ کہ'

لوگ ہیں اور دھماکہ کیوں کرتے ہیں؟ اس کی والدہ نے کہا کہ یہ ملک و قوم کے دشمن ہیں جو نہیں چاہتے کہ ہمارا ملک ترقی کرے۔ اس کے بعد والدہ نے حامد کو بستر پر جانے کا حکم دیا۔ حامد کو ساری رات نیند نہ آئی وہ یہی سوچتا رہا کہ یہ کون لوگ ہیں جو چند سکوں کی خاطر قیمتی جانیں لیتے ہیں اور ملک میں تباہی و بربادی پھیلاتے ہیں۔

اگلے دن شام کے وقت حامد کی ملاقات اپنے والد سے ہوئی اور انہوں نے بتایا کہ ہم ساری رات زخمیوں کا آپریشن اور ان کی مرہم پٹی کرتے رہے۔ حامد نے پوچھا کہ میں ان کی مدد کس طرح کر سکتا ہوں؟ اس کے والد نے کہا کہ اس کے لیے تمہیں ابتدائی طبی امداد کی تربیت لینا پڑے گی۔ اس کے لیے حکومت نے شہری دفاع کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو حادثے کی صورت میں زخمیوں کو طبی امداد فراہم کرتا ہے۔ ہر صحت مند شخص کو رضا کارانہ طور پر اس کی تربیت حاصل کرنی چاہیے۔ اگر کہیں حادثہ ہو جائے تو زخمیوں کے گرد جمگھٹا نہیں بنانا چاہیے بلکہ ان کو کھلی ہوا میں لے آئیں اور ابتدائی طبی امداد دیں۔ حادثے میں اگر کسی کی بازو کی ہڈی ٹوٹ جائے تو چھوٹی چھوٹی تختیاں ٹوٹی ہوئی ہڈی کے اطراف میں رکھ کر اور پٹیاں لپیٹ کر ہڈی کو سیدھا کریں۔ اگر کسی کے کپڑوں میں آگ لگ جائے تو اسے چاہیے کہ زمین پر لوٹنا شروع کر دے۔ اس کو بھاگنا نہیں چاہیے اس سے آگ کے بھڑکنے کا امکان ہوگا۔ اگر کوئی ڈوب جائے تو سب سے پہلے اس کو الٹا لٹا کر اس کے جسم سے پانی نکالا جائے اس کے بعد مصنوعی سانس سے اس کا سانس بحال کیا جائے۔ اگر کسی کو سانپ اس لے تو اس جگہ سے چار پانچ انچ اوپر رسی یا کپڑا کس کر باندھ دیں اور مریض کو ہسپتال پہنچا دیں۔ ابا جان نے کہا کہ ہر گھر میں فرسٹ ایڈ باکس ضرور ہونا چاہیے۔ یہ ایسا ڈبا ہے جس میں مرہم پٹی کا سامان موجود ہوتا ہے۔ ابا جان نے بتایا کہ شہری دفاع کا محکمہ امن ہو یا جنگ ہر حال میں زخمیوں اور حادثے میں مبتلا لوگوں کی مدد کرنے کے لیے فعال رہتا ہے حامد نے کہا کہ میں سکول جا کر اپنے اساتذہ سے بات کروں گا کہ وہ ابتدائی طبی امداد کے لیے شہری دفاع والوں سے بات کریں۔ میں آئندہ حادثات میں زخمیوں کی مدد کروں گا۔ ابا جان نے کہا شاباش بیٹا!

☆ فعل مجہول کو فعل معروف میں بدلنا:

مجہول کے معنی ہیں نامعلوم۔ فعل مجہول ایسا فعل ہوتا جس کا کرنے والا، یعنی فاعل معلوم نہ ہو، مثلاً: (الف) کتاب لکھی گئی۔ (ب) اخبار پڑھا جائے گا۔ (ج) گاڑی چلائی جائے گی۔ (د) کھانا کھایا جا رہا ہے۔

اوپر دی گئی مثالوں میں ''لکھی گئی''، ''پڑھا جائے گا''، ''چلائی جائے گی'' اور ''کھایا جا رہا ہے''، مجہول افعال ہیں، اس لیے ان کے فاعل نامعلوم ہیں۔ یعنی ہم جانتے ہیں کہ کتاب نے لکھی؟ اخبار کون لوگ پڑھیں گے؟ گاڑی کون چلائے گا، اور کون سے افراد کھانا کھا رہے ہیں؟ ایسے افعال جن کے فاعل معلوم نہ ہوں، مجہول کہلاتے ہیں۔ نیچے دیے گئے کالم: الف میں فعل مجہول والے جملے دیے گئے ہیں اور کالم: ب میں انھیں فعل معروف میں تبدیل کیا گیا ہے۔

	کالم: الف	کالم: ب
الف	کہانی پڑھی گئی۔	سعود نے کہانی پڑھی۔
ب	گاڑی چلائی جاتی ہے۔	اصغر گاڑی چلاتا ہے۔
ج	تنخواہ میں اضافہ کیا جائے گا	حکومت تنخواہ میں اضافہ کرے گی۔
د	گھر بنایا جائے گا۔	جمیل نے گھر بنایا۔
ہ	چاول خریدے جاتے ہیں۔	سہیل اور طارق چاول خریدتے ہیں۔

جنیس معنوی میں امتیاز:

جب کسی جملے میں دو یا دو سے زیادہ الفاظ اس طرح کے استعمال ہوں کہ لکھنے میں اُن کی شکل اور پڑھنے میں اُن کی آواز ایک جیسی ہو، مگر ان کے معانی ایک دوسرے سے مختلف ہوں، تو اس کو جنیس معنوی کہا جاتا ہے، مثلاً:

(الف) زیادہ سونا نقصان دہ ہوتا ہے۔

یہاں ''سونا'' نیند کی حالت ہے۔

(ب) سونا، بہت مہنگا ہو گیا ہے۔

یہاں ''سونا'' ایک قیمتی دھات ہے۔

(الف) دُودھ سے کھویا بنتا ہے۔

یہاں دودھ سے تیار ہونے والا ''کھویا'' مراد ہے۔

(ب) آپ نے کیا کھویا، کیا پایا۔

یہاں ''کھویا'' کا مطلب ضائع کرنا ہے۔

سرگرمیاں:

۱۔ اگر کسی طالب علم / طالبہ نے، کسی حادثے کی صورت میں ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کا منظر دیکھا ہے تو وہ اس کا حال دیگر طلبہ کو سنائے اور ہنگامی حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کی مشق کرائی جائے۔

۲۔ طلبہ میں ابتدائی طبی امداد کا فہم و شعور پیدا کرنے کے لیے سکول میں محکمہ شہری دفاع کے تعاون اور اشتراک سے ایک تقریب کا اہتمام کیا جائے۔

۳۔ جماعت میں موجود طلبہ مختلف گروپ بنا کر، شہری دفاع کی ضرورت و اہمیت پر گروہی بحث کا اہتمام کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ: ۱۔ طلبہ کو ابتدائی طبی امداد کی غرض اور اس کی اہمیت سے روشناس کرانے کے لیے مختلف مثالیں دیں۔ ۲۔ طلبہ کو فرسٹ ایڈ باکس میں موجود سامان اور ادویات کے استعمال کا طریقہ سکھائیں۔

۳۔ اساتذہ طلبہ کی وضاحت سے بتائیں کہ کسی ہنگامی حالت میں ہسپتال میں ایمرجنسی لگنے سے کیا مراد ہے؟

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایجوکیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

پیراگراف نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

فون کی گھنٹی بجی اور حامد نے لپک کر فون اٹھایا۔ دوسری طرف سے اُس کے ابا جان کی آواز آئی کہ بیٹا! میں آج رات گھر نہیں آسکوں گا، کیوں کہ شہر کی بڑی مارکیٹ میں بم دھماکہ

Scanned with CamScanner

ہوا ہے اور ہسپتال میں ایمرجنسی لگادی گئی ہے۔اس دوران میں اُس کی امی بھی آگئیں اور پوچھنے پر حامد نے بتایا کہ ابا جان کا فون تھا۔وہ کہہ رہے تھے کہ ہم دھماکے کی وجہ سے ہسپتال میں ایمرجنسی لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے وہ رات کو گھر نہیں آسکیں گے۔حامد نے سوچا کہ دھماکہ کرنے والے کس قدر ظالم لوگ ہیں! خواہ مخواہ بے گناہ شہریوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔اُس نے امی سے پوچھا: "یہ کون لوگ ہیں اور ایسا کیوں کرتے ہیں؟" امی جان نے اُسے بتایا: "بیٹا! یہ ملک اور قوم کے دشمن ہیں۔یہ نہیں چاہتے کہ ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو اور خوش حال بنے۔" اس کے بعد امی نے حامد کو اپنے بستر پر جانے کے لیے کہا کیوں کہ رات بہت ہو چکی تھی۔

1. _____ کی گھنٹی بجی:
(a) فون (b) گھر (c) موبائل (d) دفتر

2. بم دھماکا ہوا ہے:
(a) بازار میں (b) بڑی مارکیٹ میں
(c) دفتر میں (d) فیکٹری میں

3. ایمرجنسی لگادی گئی ہے:
(a) شہر میں (b) علاقے میں (c) ہسپتال میں (d) ڈسپنسری میں

4. دھماکا کرنے والے کس قدر _____ لوگ ہیں:
(a) بے رحم (b) بے غیرت (c) ظالم (d) بدبخت

5. خواہ مخواہ بے گناہ _____ کو ہلاک کر رہے ہیں:
(a) لوگوں کو (b) مسافروں کو (c) شہریوں کو (d) دیہاتوں کو

6. امی نے بتایا کہ یہ لوگ دشمن ہیں:
(a) ملک کے (b) قوم کے (c) ملک و قوم کے (d) شہریوں کے

7. یہ نہیں چاہتے کہ ہمارا ملک گامزن ہو:
(a) کامیابی کی راہ پر (b) ترقی کی راہ پر
(c) بہتری کی راہ پر (d) نیکی کی راہ پر

8. امی نے حامد کو جانے کے لیے کہا:
(a) بازار (b) بستر پر (c) کمرے میں (d) سکول

9. "گامزن" کے معنی ہیں:
(a) انتظار کرنا (b) چلنا (c) اطلاع دینا (d) ترقی کرنا

10. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) دہشت گرد اور معصوم عوام (b) شہری دفاع
(c) ایمرجنسی (d) ظالم لوگ اور بے گناہ

مشق اگر اف نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

ابا جان نے اُسے بتایا کہ اس کے لیے اُسے ابتدائی طبی امداد کی تربیت لینا اور مشقیں کرنا پڑیں گی۔ابتدائی طبی امداد کی تربیت کے لیے حکومت نے محکمہ شہری دفاع قائم کر رکھا ہے۔یہ ادارہ کسی بھی حادثے کی صورت میں زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کرتا ہے۔شہری دفاع کے ادارے نے ابتدائی طبی امداد کی تربیت فراہم کرنے کا معقول انتظام کر رکھا ہے۔ہر صحت مند شخص کو رضا کارانہ طور پر اس کی تربیت حاصل کرنی چاہیے۔

ہمارے ہاں ابتدائی طبی امداد کا شعور بہت کم ہے جس کی وجہ سے حادثات میں زخمی ہونے والے افراد بروقت ابتدائی طبی امداد نہ مل سکنے کی وجہ سے موقعے پر دم توڑ دیتے ہیں یا پھر عمر بھر کے لیے معذور ہو جاتے ہیں۔

1. ابا جان نے کہا کہ زخمیوں کی مرہم پٹی کے لیے انھیں تربیت لینی پڑے گی:
(a) علاج معالجے کی (b) ابتدائی طبی امداد کی
(c) مرہم پٹی کی (d) ڈاکٹری کی

2. ابتدائی طبی امداد کی تربیت کے لیے حکومت نے محکمہ قائم کر رکھا ہے:
(a) طبی امداد کا (b) شہری دفاع کا (c) شہری امداد کا (d) ایدھی کا

3. ہر صحت مند شخص کو _____ اس کی تربیت حاصل کرنی چاہیے:
(a) مجبوراً (b) زبردستی
(c) رضا کارانہ طور پر (d) عادلانہ طور پر

4. ہمارے ہاں ابتدائی طبی امداد کا _____ بہت کم ہے:
(a) احساس (b) شعور (c) علم (d) عملہ

5. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) شہری دفاع (b) ابتدائی طبی امداد
(c) رضا کار (d) ابتدائی طبی امداد کی تربیت

مشق اگر اف نمبر 3:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

حامد کے پوچھنے پر کہ کیا محکمہ شہری دفاع کا کام صرف لوگوں کو ابتدائی طبی امداد دینے تک محدود ہوتا ہے؟ ابا جان نے وضاحت کے ساتھ بتایا کہ محکمہ شہری دفاع جنگ اور امن دونوں صورتوں میں فعال رہتا ہے۔اس کے ملازمین اور رضا کاروں کو ابتدائی طبی امداد دینے میں مہارت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ رسے کی مدد سے بلندی پر چڑھنے، آگ بجھانے، زخمیوں کی مشکل مقامات سے بحفاظت نکالنے اور بلند بالا عمارتوں سے سیڑھیوں کے بغیر نیچے لانے کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔جنگ کے دنوں میں یہ محکمہ، شہریوں کو بم باری سے محفوظ رہنے کے طریقے بتاتا ہے جس میں: زمین پر لیٹنا، رینگ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا، سیڑھیوں کے نیچے پناہ لینا اور خندقیں کھود کر خود کو دشمن سے محفوظ رکھنا، جیسے طریقے خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

1. جنگ اور امن دونوں صورتوں میں فعال رہتا ہے:
(a) رضا کار (b) ابتدائی طبی امداد
(c) شہری دفاع کا محکمہ (d) فرسٹ ایڈ باکس

2. جنگ کے دنوں میں یہ محکمہ شہریوں کو محفوظ رہنے کے طریقے بتاتا ہے:
(a) گولیوں سے (b) برف باری سے
(c) بم باری سے (d) دھماکوں سے

3. ہر گھر میں ہونا چاہیے:
(a) کمپیوٹر (b) اے۔سی (c) فرسٹ ایڈ باکس (d) انجینئر

4. ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا:
(a) دوڑ کر (b) رینگ کر (c) بیٹھ کر (d) چھلانگ لگا کر

باب نمبر: 8 ریل کا سفر

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آشنائی	جان پہچان، واقفیت	جلوس نکالنا	لوگوں کا اکٹھا ہو کر نکلنا، برا حال ہونا
رضائی	روئی دار موٹا کپڑا جو سردیوں میں سوتے وقت اوڑھتے ہیں	صفائی ہونا	ختم ہونا، چرا لینا
گھڑ	بڑی گٹھڑی	لاؤ لشکر	فوجی بھیڑ بھاڑ، ہجوم
مردم شماری	آدمیوں کی گنتی	مقبول	مشہور و معروف، قبول کیا گیا
نشتر	تیز دھار چاقو، سرجری کرنے والا آلہ	نفوس	افراد، لوگ، نفس کی جمع
مورچہ بند	وہ فوجی جو مورچے میں لڑائی کے لیے رہتا ہے	عوام الناس	عام لوگ
چٹا	آگ پکڑنے کا آلہ	بہم	آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ
دسترخوان	رومال یا چادر جس پر کھانا چنتے ہیں	صراحی	پانی رکھنے کا لمبی گردن والا برتن
مٹ	فضول، بے فائدہ، بے وجہ	گنجائش	جگہ، ٹھکانا، سمائی
للکارنا	نعرہ مارنا، دھمکانا، کڑک کر بولنا	مورچہ	چھپ کر حملہ کرنے کی جگہ، وہ گڑھا جو قلعہ کے چاروں طرف کھودتے ہیں، خندق، کھائی
لنگوٹی	چھوٹی دھوتی	مسافر	سفر کرنے والا
گھڑا	پانی رکھنے کے لیے مٹی کا برتن	گفتگو	بات چیت

خلاصہ: اس نظم (ریل کا سفر) میں شاعر سید ضمیر جعفری نے مزاحیہ انداز میں ریل کے سفر کے دوران ہونے والے حالات و واقعات کو بیان کیا۔جب تم نے ریل کا سفر کرنا ہوں تو بندوں کو گننے اور گنجائش کو دیکھنے کی ضرورت نہیں۔بس اللہ کا نام لے کر سوار ہو جاؤ، ریل میں کوئی مسافر کھڑکی سے مورچہ بندوں کو للکارتا ہے اور کسی نے کسی کو گٹھڑ مار دیا ہے، کوئی اپنے سامان میں گنے اٹھا لایا ہے اور کوئی اپنے گھر کی چارپائی بھی ساتھ لے آیا ہے۔مسافروں کا سامان اتنا زیادہ ہے کہ مسافروں کے بجائے سامان آپس میں لڑتا ہے، سامان کے آپس میں ٹکرانے کی آوازیں آتی ہیں۔کچھ مسافر رضائی میں دُبک کر بیٹھ جاتے ہیں اور گپ شپ لگاتے ہیں اور ریل گاڑی میں بھکاریوں کے آنے جانے کا سلسلہ چلتا رہتا ہے، کوئی بھکاری چٹنا بجا کر گاتا ہے اور بھیک مانگتا ہے ایسا بھکاری بہت متعمل ہوتا ہے۔مسافر ایک دوسرے سے بات چیت کر کے ایک دوسرے سے آشنا ہو جاتے ہیں اور مسافروں کی لڑائی اور صلح صفائی کے ساتھ ساتھ سفر کٹتا رہتا ہے۔

اشعار کی تشریح

یہ گنجائش کو دیکھ اس میں نہ تو مردم شماری کر
نکلوتی کس، خدا کا نام لے، گھس جا، سواری کر

تشریح: اس شعر میں شاعر ریل کے سفر کے دوران پیش آنے والے حالات واقعات کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے مسافر! گنجائش اور مسافروں کی تعداد کو نہ دیکھ بس چپ چاپ اللہ کا نام لے کر ریل میں سوار ہو جا۔

عبث گننے کی یہ کوشش کہ ہیں کتنے نفوس اس میں
کہ نکلے گا ذرا دیکھ تو تیرا بھی جلوس اس میں

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے مسافر! اگر تو ریل کے مسافروں کو شمار کرنے کی کوشش کرے گا تو تیری یہ کوشش بالکل بے کار رہے گی۔ریل میں سوار مسافر جن مسائل کا شکار ہیں گے تجھے بھی سفر کے دوران ان مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔

وہ کھڑکی سے کسی نے "مورچہ بندوں" کو للکارا
پھر اپنے سر کا گٹھڑ دوسروں کے سر پہ دے مارا

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ وہ کھڑکی سے مورچہ بندوں کو آواز دیتے ہیں اور وہ مسافر جو اپنی نشستیں تلاش کرنے میں مصروف ہوتے ہیں وہ بے دھیانی میں اپنے گٹھڑ دوسرے مسافروں کے سروں پر مار دیتے ہیں۔

یہ سارے کھیت کے گنے کٹا لایا ہے ڈبے میں
وہ گھر کی چارپائی تک اٹھا لایا ہے ڈبے میں

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ ریل میں مسافر اپنے ساتھ مختلف قسم کے سامان لے آتے ہیں۔کوئی اپنے کھیت کے گنے اٹھا لایا ہے اور کوئی اپنے سامان کے ساتھ ساتھ گھر کی چارپائی تک اٹھا لایا ہے۔

وہ اک رسی میں پورا لاؤ لشکر باندھ لائے ہیں
یہ بستر میں ہزاروں تیر و نشتر باندھ لائے ہیں

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ ریل میں مسافر اپنا بے تحاشا سامان ایک گٹھڑ بنا کر

Scanned with CamScanner

اس کے ساتھ باندھ کر لے آتے ہیں اور بستروں میں بھی بہت سارا سامان باندھ کر لے آتے ہیں۔

صراحی سے گھڑا، روٹی سے دسترخوان لڑتا ہے
مسافر خود نہیں لڑتا مگر سامان لڑتا ہے

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ مسافروں کا سامان اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ سامان کے آپس میں ٹکرانے کی آوازیں سفر کے دوران آتی رہتی ہیں۔ کبھی صراحی سے گھڑا ٹکراتا ہے اور کبھی روٹی سے دسترخوان۔ سفر میں مسافروں کے آپس میں لڑنے کی بجائے ان کا سامان آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرا کر لڑتا رہتا ہے۔

وہ حضرت جو عوامُ النّاس میں مِل مِل کے بیٹھے ہیں
رضائی میں وہ یوں بیٹھے ہیں گویا سِل کے بیٹھے ہیں

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ جو لوگ ٹھنڈ کے موسم میں ریل کا سفر کرتے ہیں۔ وہ سفر کے دوران رضائی، کمبل ساتھ رکھتے ہیں اور آپس میں مل جل کر رضائی میں اس طرح دبک کر بیٹھ جاتے ہیں جیسا کہ رضائیوں کے ساتھ سلے ہوئے ہیں۔

وہ آ پہنچا کوئی چمٹا بجا کر مانگنے والا
بہت مقبول ہے لوگوں میں گا کر مانگنے والا

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ ریل کے سفر کے دوران مختلف قسم کے بھکاریوں کی صدائیں سننے کو ملتی ہیں لیکن لوگوں میں سب سے زیادہ مقبول وہ بھکاری ہوتا ہے جو چمٹا بجا کر گاتا ہے اور لوگوں سے بھیک مانگتا ہے۔

ہم یوں گفتگو میں آشنائی ہوتی جاتی ہے
لڑائی ہوتی جاتی ہے، صفائی ہوتی جاتی ہے

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ ریل کے مسافر پہلے تو ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہوتے ہیں لیکن جب وہ ایک دوسرے سے گفت و شنید کرتے ہیں تو ان کے درمیان آپس میں جان پہچان ہو جاتی ہے سفر کے دوران کچھ لوگ لڑنا شروع کر دیتے ہیں اور کچھ لوگ ان کے درمیان صلح صفائی کرنے میں لگے رہتے ہیں اور یوں ریل کا سفر با آسانی کٹ جاتا ہے۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ نظم "ریل کا سفر" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) پہلے شعر میں شاعر مسافر کو کیا مشورہ دے رہا ہے؟

جواب: شاعر اس نظم کے پہلے شعر میں مسافر کو مشورہ دے رہا ہے کہ تو نہ گنجائش کو دیکھ اور نہ ہی ریل میں موجود مسافروں کی تعداد کو شمار کر۔ بس ٹکٹ کی کس، خدا کا نام لے اور ریل میں سوار ہو جا۔

(ب) اس نظم کے دوسرے شعر میں "جلوس نکلنے" سے شاعر کی کیا مُراد ہے؟

جواب: دوسرے شعر میں جلوس نکلنے سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ جس طرح لوگ پنس کر ریل میں سوار ہیں تو کبھی ان کی طرح پنس جائے گا اور پریشان رہے گا۔

(ج) ایک مسافر گھر کی کیا چیز ریل کے ڈبے میں لے آیا تھا؟

جواب: ایک مسافر گھر کی چارپائی ریل کے ڈبے میں لے آیا تھا۔

(د) کون سا مانگنے والا لوگوں میں مقبول ہے اور کیوں؟

جواب: چمٹا بجا کر مانگنے والا لوگوں میں مقبول ہے، کیوں کہ وہ چمٹا بجا کے ساتھ ساتھ گانا گا کر لوگوں سے مانگتا ہے۔

(ہ) رضائی میں بیٹھے ہوئے مسافروں کا حال کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

جواب: رضائی میں بیٹھے ہوئے مسافروں کا حال یوں بیان کیا گیا ہے جیسا کہ وہ سِل کر بیٹھے ہیں۔

۲۔ نظم "ریل کا سفر" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) شاعر کے مطابق شرکت کرنے کی کوشش فضول ہے:
(i) ریل کے ڈبے (ii) ریل کی سیٹیں
(iii) نفوس ✓ (iv) سامان

(ب) ریل کے سفر میں روٹی سے لڑتا ہے:
(i) سالن (ii) پانی (iii) پلیٹ (iv) دسترخوان ✓

(ج) رضائی میں مسافر ایسے بیٹھے ہیں جیسے:
(i) گھر میں بیٹھے ہوں (ii) سِل کے بیٹھے ہوں ✓
(iii) ڈبک کے بیٹھے ہوں (iv) ڈر کے بیٹھے ہوں

(د) کوئی مسافر ریل میں کھیت کے گنے کٹا لایا ہے:
(i) سارے ✓ (ii) آدھے (iii) تہائی (iv) چوتھائی

(ہ) ریل گاڑی میں ہجوم کے باعث صُراحی سے لڑتا ہے:
(i) کپ (ii) جگ (iii) پلیٹ (iv) گھڑا ✓

۳۔ درج ذیل کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیں:

الفاظ	معانی
نفوس	نفس کی جمع، افراد، لوگ
مورچہ بند	چھپ کر حملہ کرنے والا
عوام الناس	عام لوگ
مقبول	مشہور و معروف
آشنائی	جان پہچان، واقفیت
مردم شماری	آدمیوں کی گنتی

۴۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں:

الفاظ	متضاد
گفتگو	خاموشی
آشنائی	ناآشنائی

صفائی	گندگی
لڑائی	صلح
مقبول	غیر مقبول / غیر معروف
اپنا	پرایا

۵۔ نظم "ریل کا سفر" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) ٹکٹوں کی کس، خدا کا نام لے، گھس جا، سواری کر
(ب) پستر میں ہزاروں حیوانِ نشتر باندھ لائے ہیں
(ج) مسافر خود نہیں لڑتا مگر سامان لڑتا ہے
(د) وہ حضرت جو عوامُ النّاس میں مِل مِل کے بیٹھے ہیں
(ہ) وہ آ پہنچا کوئی چمٹا بجا کر مانگنے والا

۶۔ مندرجہ ذیل کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

الفاظ	جملے
گنجائش	ریل گاڑی مسافروں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی مزید مسافروں کی اس میں گنجائش نہ تھی۔
ٹکٹوں	دیہات میں پہلوان ٹکٹوں کس کر کشتیاں لڑتے ہیں۔
گٹھڑ	ایک بوڑھا مسافر بہت مشکل سے بھاری گٹھڑ کو اٹھائے ہوئے جا رہا تھا۔
رسی	دیہات میں جانوروں کی حفاظت کے لیے ان کو رسیوں سے باندھا جاتا ہے۔
گھڑا	گرمی کے موسم میں گھڑے کا پانی فرحت بخش ہوتا ہے۔
صراحی	زمانہ قدیم میں صراحی کو پانی محفوظ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

۷۔ درج ذیل محاورات کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

الفاظ	جملے
خدا کا نام لینا	ہر نیک کام شروع کرنے سے پہلے خدا کا نام لینا چاہیے۔
جلوس نکلنا	نااہل حکومت کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے جلوس نکلتے ہیں۔
مِل مِل جانا	اجنبی لوگوں میں کچھ وقت گزارنے کے بعد انسان ان میں گھل مل جاتا ہے۔

۸۔ نظم "ریل کا سفر" کے مطابق اُوپر والی سطر کے الفاظ کو نیچے والی سطر کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
مردم	نشتر
نفوس	صفائی
کھیت	گنے
تیر	شماری
لاؤ	جلوس
مانگنے والا	لشکر
لڑائی	فقیر

۹۔ نظم "ریل کا سفر" کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: اس نظم میں شاعر نے ریل کا سفر اور اس سفر کے دوران ہونے والے عجیب و غریب واقعات کو مزاحیہ انداز میں بیان کیا ہے۔

۱۰۔ اوپر والے کالم میں دیے گئے الفاظ کے ہم آواز لفظ نیچے دیے گئے کالم میں لکھیں:

الفاظ	ہم آواز لفظ
شماری	تیاری
آشنائی	بینائی
لشکر	نشتر
بجا	نیا
جلوس	خلوص
سامان	مہمان

۱۱۔ درج ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کریں:

الفاظ	اعراب
عبث	عَبَثْ
جلوس	جُلُوْس
مسافر	مُسَافِرْ
عوام الناس	عَوَامُ النَّاسْ
نفوس	نُفُوْس

۱۲۔ سبق کے متن کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	مانگنے والا ڈھولکی بجا رہا تھا۔	درست / ✓ غلط
(ب)	ایک مسافر ریسی میں پُورا لاؤ لشکر باندھ لایا۔	✓ درست / غلط
(ج)	ایک مسافر نے اپنا بیگ دوسروں کے سر پر دے مارا۔	درست / ✓ غلط

Scanned with CamScanner

(ز)	ریل میں سوار ہونے سے پہلے مسافروں کی سردم شماری کرلینی چاہیے۔	✓ درست / غلط
(ہ)	گاکر بھیک مانگنے والا لوگوں میں بہت مقبول ہے۔	✗ درست / غلط

سابقے: نئے الفاظ یا تراکیب بنانے کے لیے الفاظ کے شروع میں جن الفاظ کا اضافہ کیا جاتا ہے انھیں سابقہ کہتے ہیں مثلاً: بے ہنر، بے غرض، بے شمار میں "بے" سابقہ ہے۔ کچھ عام استعمال میں آنے والے سابقے درج ذیل ہیں:

ان: ان تھک، ان پڑھ، ان گنت، ان بن، ان مٹ، انجان

بد: بدخط، بدنصیب، بدمعاش، بدمزاج، بدحواس، بداخلاق

با: باصول، باادب، بانصیب، بااختیار، باتمیز، باعمل

سرگرمیاں: ا۔ اگر طلبہ میں سے کسی نے ریل کا طویل سفر کیا ہے تو اسے کہا جائے کہ وہ آنکھوں دیکھا حال جماعت کے دیگر طلبہ کو سنائے۔

ا۔ طلبہ کو کہیں کہ وہ اس نظم کے علاوہ کوئی اور مزاحیہ نظم اپنی کاپی میں لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ: ا۔ جماعت میں موجود خوش الحان طلبہ سے یہ نظم درست ردیم کے ساتھ ترنم سے پڑھوائی جائے تاکہ طلبہ میں اس مزاحیہ نظم سے نہ صرف لطف اٹھائیں بلکہ مناسب شعر خوانی میں ماہر ہو سکیں۔

۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ مزاحیہ شاعری صرف ہنسنے ہنسانے اور وقت گزاری کا ذریعہ نہیں بلکہ اس کے ذریعے سے معاشرتی مسائل کو ہلکے پھلکے اور دل چسپ انداز میں پیش کیا جاتا ہے، تاکہ معاشرے کی اصلاح ہو سکے۔

۳۔ ریل کے سفر کے دوران پیش آنے والے مختلف مناظر اور مراحل کو وضاحت سے بیان کریں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

☆ نظم پڑھ کر بیچ دیے گئے سوالات کے درست جوابات منتخب کریں۔

1. کسی نے کھڑکی سے للکارا:
(a) مسافروں کو (b) لوگوں کو (c) مورچہ بندوں کو (d) ڈرائیور کو

2. اپنے سر کا _____ دوسروں کے سر پر دے مارا:
(a) سامان (b) بوجھ (c) خول (d) گٹھڑ

3. ایک مسافر ریل کے ڈبے میں کھیت سے کاٹ کر لے آیا:
(a) فصل (b) کماد (c) کپاس (d) گنے

4. اچانک ریل کے ڈبے میں _____ بچا کر مانگنے والا آجاتا ہے:
(a) گھنٹی (b) سیٹی (c) چٹا (d) ڈھول

5. صراحی سے لڑتا ہے:
(a) گلاس (b) گھڑا (c) پیالہ (d) ڈونگا

6. روٹی سے لڑتا ہے:
(a) روٹی دان (b) دسترخواں (c) سالن (d) چٹنی

7. رضائی میں مسافر ایسے بیٹھے ہیں جیسے:
(a) گھر میں بیٹھے ہوں (b) ڈر کے بیٹھے ہوں
(c) سل کے بیٹھے ہوں (d) دبک کر بیٹھے ہوں

8. شمار کرنے کی کوشش عبث ہے:
(a) ریل کے ڈبے (b) پہیے
(c) سامان (d) نفوس

9. لڑائی ہونے سے ہو جاتی ہے:
(a) صفائی (b) دھلائی (c) پٹائی (d) ہاتھا پائی

10. نظم "ریل کا سفر" کے شاعر کا نام ہے:
(a) ساغر صدیقی (b) اسمٰعیل میرٹھی
(c) حفیظ جالندھری (d) سید ضمیر جعفری

باب نمبر: 9 لانس نائیک لال حسین شہید

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آگاہ ہونا	خبردار ہونا، واقف ہونا	پیش قدمی	آگے بڑھنا، قدم بڑھانا
تاک تاک کر	چن چن کر، نشانہ لگا کر	جرأت	دلیری، بہادری، شجاعت
جیالے	بہادر، دلیر، شجاع	خندقی مورچہ	قلعے کے ارد گرد کھودی گئی کھائی
صفایا کرنا	ختم کرنا، مار دینا	قدم اکھڑنا	بھاگنا، فرار ہونا
منڈلانا	ارد گرد گھومنا، چکر لگانا	پلاٹون	فوج

رینگنا	پیٹ کے بل آگے بڑھنا	پیوست ہونا	دل جانا، بجو جانا، مضبوط ہونا
دستہ	گروہ، جماعت	فائرنگ کرنا	گولیوں کی بوچھاڑ کرنا
تھفا	سونے یا چاندی کا بنا ہوا نشان جو انعام کے طور پر دیا جاتا ہے	بوچھاڑ	بھرمار، کثرت، کسی چیز کا کثرت سے ہونا
تدبر	بندوبست، حکمت، منصوبہ	جوان مردی	دلیری، شجاعت، عالی ہمتی
خاک میں ملانا	ضائع کرنا، تلف کرنا، مٹانا	سنسناتی	خاموشی اور تیزی سے آتی
فراموش کرنا	بھول جانا، خیال نہ رکھنا	ٹھلیلی مچنا	مل چل مچنا، ہنگامہ ہونا
تیلی آنکھ	بری نظر	فرض شناسی	ذمہ داری کو پہچاننا
ڈھیر ہونا	ہلاک ہو جانا، بے جان ہو کر گر پڑنا	فوجی سلام	سیلوٹ
تین گن	ایک قسم کا ہتھیار	بگڑنا	خراب ہونا

خلاصہ: ہمارا پیارا وطن پاکستان لاکھوں مسلمانوں کی قربانیوں کے بعد وجود میں آیا ہے۔ ستمبر 1965ء کی جنگ میں پاکستانی فوج نے بہادری اور دلیری کی روشن مثالیں پیش کی ہیں اور دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔

ستمبر 1965ء میں رات کے اندھیرے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دشمن بھارت نے ہمارے ملک پر حملہ کر دیا اور کئی سرحدی چوکیوں پر اپنا قبضہ جما لیا۔ اس صورت حال میں پلاٹون کمانڈر نے چند فوجی نوجوانوں کو بلایا اور کہا کہ دشمن نے ہماری سرحدی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور مسلسل گولہ باری کر رہے ہیں ہمیں یہ چوکی بھی خالی کرنی پڑے گی۔ اگر ہم میں سے کوئی آگے بڑھ کر جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرے تو دشمن کو روکا جا سکتا ہے۔ ان نوجوانوں میں سے ایک آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ میں تیار ہوں۔ کمانڈر نے شاباش دیتے ہوئے اس نوجوان کو کہا کہ تمھیں اس چوکی پر جانا ہوگا جو آج دشمن نے ہم سے چھینی ہے اور پھر اپنے دستے سے مل کر دشمن کی پیش قدمی کو روکنا ہوگا۔ نوجوان نے کہا کہ میں دشمن سے اپنی چوکی خالی کرا کر دم لوں گا۔ یہ نوجوان لانس نائیک لال حسین تھا۔ چاروں طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ دشمن کے طیارے فضا میں پرواز کر رہے تھے، نہایت خطرے کا وقت تھا لیکن یہ نوجوان بے دلیری اور بہادری کے ساتھ رینگتے ہوئے اس چوکی کے قریب پہنچ گیا جس پر دشمن قابض تھا۔ لانس نائیک نے ایک دستی بم دشمن کے سپاہیوں پر پھینک دیا اور وہ سب ہلاک ہو گئے۔ وہ چوکی میں داخل ہوا اور دشمن کے مورچے پر بھی اس نے دستی بم پھینکے اور مورچے میں موجود تمام دشمنوں کو ہلاک کر دیا۔ دشمن کی ایک بڑی پلاٹون مسلسل گولیاں برسا رہی تھی۔ لال حسین نے ایک دستی بم ان کی طرف بھی پھینکا۔ دشمن نے فائرنگ تیز کر دی۔ ایک سنسناتی گولی لال حسین کو لگی اور وہ بری طرح زخمی ہو گیا خون تیزی سے اس کے جسم سے بہہ رہا تھا۔ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی ہمت کے نتیجے میں دشمن وہاں سے بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ لال حسین شہید ہو گیا اس کے آخری الفاظ یہ تھے کہ اللہ تیرا شکر ہے کہ میں نے اپنا فرض پورا کیا۔ جرأت کے اس اعلیٰ کارنامے پر حکومت نے اسے تمغا جرأت دیا۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ سبق "لانس نائیک لال حسین شہید" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) ۱۹۶۵ء کی جنگ پاکستان کی تاریخ میں کس لیے اہمیت کی حامل ہے؟

جواب: ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کے جیالوں نے بہادری اور دلیری کی روشن مثالیں قائم کیں اور دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔

(ب) پلاٹون کمانڈر نے جوانوں سے کیا کہا؟

جواب: پلاٹون کمانڈر نے چند جوانوں کو بلا کر کہا تم جنگ کے حالات سے آگاہ ہو، دشمن نے ہماری اگلی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ دشمن کی فوج مسلسل گولہ باری کر رہی ہے، اس لیے ہمیں شاید یہ چوکی بھی خالی کرنی پڑے۔

(ج) لال حسین نے چوکی پر پہنچ کر کیا کیا؟

جواب: لانس نائیک لال حسین اپنی چوکی پر دشمنوں کو دیکھ کر غصے میں آ گیا اور فوراً کمر کی پٹی سے دستی بم نکالا اور پہرے پر موجود دشمن کے سپاہیوں پر پھینک دیا۔ سپاہی وہیں ڈھیر ہو گئے۔ لال حسین چوکی میں داخل ہو گیا اور پھر رینگتے رینگتے دشمن کے خندقی مورچے پر دستی بم پھینکنے شروع کر دیے۔ دشمن اس اچانک حملے سے گھبرا گیا۔ لال حسین اور اس کے ساتھیوں نے تاک تاک کر نشانے پر بم پھینکے اور مورچے میں موجود دشمنوں کا صفایا کر دیا۔

(د) مرتے وقت لال حسین کی زبان پر کون سے الفاظ تھے؟

جواب: موت کے وقت لال حسین کی زبان پر یہ الفاظ تھے: "اللہ تیرا شکر ہے، میں نے اپنا فرض پورا کر دیا۔"

(ہ) حکومتِ پاکستان نے لال حسین شہید کو کس اعزاز سے نوازا؟

جواب: جرأت کے اس اعلیٰ کارنامے پر حکومت نے اسے "تمغا جرأت" دیا۔

۲۔ سبق "لانس نائیک لال حسین شہید" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) لال حسین اور اس کے ساتھیوں کے اچانک حملے سے دشمن:
(i) لڑکھڑا گیا (ii) فرار ہو گیا (iii) گھبرا گیا (iv) لوٹ آیا

(ب) دشمن کے قدم اکھڑنے پر لال حسین نے کہا:
(i) آ گیا (ii) دشمن ختم ہو گیا
(iii) دشمن چھا گیا (iv) تھرا گیا

(ج) لال حسین کے زخموں سے خون:
(i) فوارے کی طرح نکل رہا تھا (ii) قطرہ قطرہ ٹپک رہا تھا
(iii) رُک گیا تھا (iv) جم گیا تھا

(د) "روح پرواز کرنا" کا مطلب ہے:
(i) بے چین ہونا (ii) وفات پا جانا

Scanned with CamScanner

(iii) مرنے کے قریب ہونا (iv) تکلیف میں ہونا

(و) لال حسین شہید کو اعزاز سے نوازا گیا:
(i) نشانِ حیدر (ii) تمغۂ جرأت سے
(iii) ستارۂ بسالت سے (iv) ستارۂ جرأت سے

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیں:

الفاظ	معانی
جواں مردی	دلیری، شجاعت، بہادری
تاک تاک کر	نشانہ لگا کر، چن چن کر
آگاہ ہونا	واقف ہونا، خبردار ہونا
تدبیر	حکمت، بندوبست، منصوبہ
خاک	مٹی
پیش قدمی	آگے بڑھنا

۴۔ سبق کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:
(الف) ہمارا پیارا وطن پاکستان لاکھوں مسلمانوں کی قربانیوں کے بعد وجود میں آیا۔
(ب) ستمبر ۱۹۶۵ء میں دشمن نے رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارے ملک پر حملہ کر دیا۔
(ج) دشمن کی فوج مسلسل گولہ باری کر رہی تھی۔
(د) چوکی کے قریب ہی دشمن کا ایک بڑا مورچہ تھا۔
(ہ) پاکستان کے جیالوں نے دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا

۵۔ درج ذیل الفاظ کے واحد لکھیں:

الفاظ	واحد	الفاظ	واحد
مثالیں	مثال	جیالے	جیالا
ادارے	ادارہ	صفیں	صف
حالات	حالت		

۶۔ سبق "لانس نائیک لال حسین شہید" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	پاکستان ہزاروں مسلمانوں کی قربانیوں کے بعد وجود میں آیا۔	درست / ✓ غلط
(ب)	ستمبر ۱۹۶۵ء میں دشمن نے رات کی تاریکی میں حملہ کر دیا۔	✓ درست / غلط
(ج)	پاکستان کے جیالوں نے دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔	✓ درست / غلط
(د)	لال حسین بُری طرح زخمی ہوا اور ہمت ہار گیا۔	درست / ✓ غلط
(ہ)	لال حسین کے کارنامے پر حکومت نے اسے "نشانِ حیدر" دیا۔	درست / ✓ غلط

۷۔ اپنے علاقے کے ناظم کے نام، اپنے محلے کی باقاعدہ صفائی کا مستقل انتظام کرنے کی درخواست تحریر کریں۔

جواب: بخدمت ناظم صاحب، میونسپل کمیٹی، ہارون آباد

جناب عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ ہمارے محلہ مہاجر کالونی کی صفائی کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے۔ غلاظت کے ڈھیر گلی میں پڑے رہتے ہیں اور نالیوں میں بھی گندے پانی کا ذخیرہ ہر وقت جمع رہتا ہے۔ کوئی خاکروب کوڑا کرکٹ اٹھانے اور نالیاں صاف کرنے کے لیے ادھر کا رخ نہیں کرتا۔ بدبو اور تعفن کی وجہ سے ہمارا اس محلے میں رہنا دوبھر ہو گیا ہے۔ گھر سے باہر گلی میں نکلیں تو مارے بدبو کے دم گھٹنے لگتا ہے۔ اندیشہ ہے کہ کوئی وبا نہ پھوٹ پڑے۔ براہِ کرم اس کا مناسب تدارک فرمائیں۔ ہم سب آپ کے انتہائی شکر گزار ہوں گے۔

نیازمندان

باشندگانِ محلہ مہاجر کالونی، ہارون آباد

مورخہ 2 مئی ____ 20ء

سرگرمیاں: ۱۔ "شہدائے پاکستان" کے عنوان سے ایک چارٹ تیار کریں، جس میں "نشانِ حیدر" پانے والے پانچ شہیدوں کی تصویریں اور ان کے نام درج کیے جائیں۔

۲۔ ایک رنگین چارٹ تیار کریں، جس پر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر درج ہو:

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

ہدایات برائے اساتذہ:
۱۔ طلبہ کو ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دیگر شہیدوں کے کارناموں سے آگاہ کریں۔
۲۔ طلبہ کو شہادت کے مقام و مرتبے سے آگاہ کریں۔
۳۔ طلبہ کو پلاٹون، پہرہ چوکی، فوجی، جیسی اصطلاحات کے مفہوم سے روشناس کرائیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

پیراگراف نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

ستمبر ۱۹۶۵ء میں دشمن نے رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارے ملک پر حملہ کر دیا اور کئی ایک سرحدی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اس صورت میں پلاٹون کمانڈر نے چند جوانوں کو بلا کر کہا تم جنگ کے حالات سے آگاہ ہو، دشمن نے ہماری اگلی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ دشمن کی فوج مسلسل گولہ باری کر رہی ہے، اس لیے ہمیں شاید یہ چوکی بھی خالی کرنی پڑے۔ ان جوانوں میں سے ایک آگے بڑھا اور فوجی سلام

کرنے کے بعد بولا: "جناب! دشمن کو روکنے کے لیے کوئی تدبیر ہو سکتی ہے؟" کمانڈر نے کہا: "ہاں! اگر ہم میں سے کوئی آگے بڑھے اور جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرے۔" وہ جوان ایک قدم اور آگے بڑھا اور کہا: "جناب! میں ایسا کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

کس سن میں دشمن نے ہمارے ملک پر حملہ کیا؟
1. (a) ۱۹۷۰ء (b) ۱۹۶۳ء (c) ۱۹۶۵ء (d) ۱۹۶۸ء
2. دشمن نے _____ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارے ملک پر حملہ کیا:
(a) ہتھیاروں سے (b) فوجیوں سے
(c) رات کی تاریکی سے (d) ہماری غفلت سے
3. دشمن نے قبضہ کر لیا ہے:
(a) ہماری پلاٹون پر (b) ہماری چوکیوں پر
(c) ہماری زمین پر (d) ہماری قوم پر
4. نوجوان میں سے ایک آگے بڑھا اور _____ کرنے کے بعد بولا:
(a) سلیوٹ (b) ہیلو (c) آداب (d) فوجی سلام
5. "پلاٹون" کے معنی ہیں:
(a) فوج (b) لشکر (c) عوام (d) قیدی
6. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) ۱۹۶۵ کی پاک بھارت جنگ (b) جنگی حملہ
(c) فوجی جوانوں کی ہمت و جرأت (d) حملہ کو روکنے کے اقدامات

پیراگراف نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

کمانڈر نے جوان کو شاباش دی اور کہا: "تمھیں اس چوکی تک جانا ہوگا جو دشمن نے آج صبح ہم سے چھینی ہے اور پھر اس کے بعد ہمیں بڑے رستے سے ملنا ہوگا تاکہ دشمن کی پیش قدمی کو روک سکیں۔" جوان نے کہا: مجھے منظور ہے میں دشمن سے اپنی چوکی خالی کرانے کے دم لوں گا۔ یہ کہہ کر نوجوان نے اپنی سٹین گن اٹھائی۔ "کمر کی پٹی سے دستی بم باندھے اور اپنی پلاٹون کے ساتھ فوجی سلام کرتا ہوا نکل گیا۔ یہ جوان لانس نائیک لال حسین تھے۔ چاروں طرف گولیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ دشمن کے جہاز سر پر منڈلا رہے تھے مگر اس جوان کے دل میں ذرا بھی خوف نہ تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بہادری اور دلیری سے آگے بڑھ رہے تھے۔ دو گھنٹے مسلسل ریگ رگ کر ہلا گڑوہ اس چوکی کے قریب پہنچ گئے، جس پر دشمن نے صبح سویرے قبضہ کیا تھا۔ اب دشمن نے اسے اپنی پہرہ چوکی بنا رکھا تھا اور اس کے قریب ہی ان کا ایک بڑا مورچہ تھا، جہاں سے مسلسل فائرنگ ہو رہی تھی۔

1. ہمیں بڑے رستے سے ملنا ہوگا تاکہ دشمن کی _____ کو روک سکیں:
(a) سازش (b) فوج (c) پیش قدمی (d) طاقت
2. میں دشمن سے خالی کرا کر دوں گا:
(a) اپنا اسلحہ (b) اپنا خزانہ (c) اپنی چوکی (d) اپنا جہاز
3. چاروں طرف سے بوچھاڑ ہو رہی تھی:
(a) تیروں کی (b) نیزوں کی (c) گولیوں کی (d) بموں کی
4. دو گھنٹے مسلسل _____ کرتا ہوا خاص چوکی کے قریب پہنچ گئے:
(a) دوڑ دوڑ (b) چل چل (c) رینگ رینگ (d) ہچ ہچ
5. چوکی کے قریب دشمن کا تھا:
(a) جہاز (b) ٹینک (c) بڑا مورچہ (d) گودام
6. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) لانس نائیک لال حسین کا دشمن پر جوابی حملہ
(b) متعدد چوکیوں کا حصول (c) گولیوں کی بوچھاڑ
(d) مورچوں پر قبضہ
7. "پیش قدمی" کے معنی ہیں:
(a) مقابلہ کرنا (b) آگے بڑھنا (c) حملہ کرنا (d) بوچھاڑ کرنا

پیراگراف نمبر 3:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

لانس نائیک لال حسین اپنی چوکی پر دشمنوں کو دیکھ کر غصے میں آ گئے اور فوراً کمر کی پٹی سے دستی بم نکالا اور پہرے پر موجود دشمن کے سپاہیوں پر پھینک دیا۔ سپاہی وہیں ڈھیر ہو گئے۔ لال حسین چوکی میں داخل ہو گئے اور پھر رینگتے رینگتے دشمن کے خندقی مورچے پر دستی بم پھینکنے شروع کر دیے۔ دشمن اس اچانک حملے سے گھبرا گیا۔ لال حسین اور اس کے ساتھیوں نے تاک تاک کر نشانے پر بم پھینکے اور مورچے میں موجود دشمنوں کا صفایا کر دیا۔ انہوں نے بہادری اور بے خوفی کا مظاہرہ کر کے اپنی چوکی کو دشمن سے خالی کرا لیا۔ قریب ہی دشمن کی ایک بڑی پلاٹون مسلسل فائرنگ کر رہی تھی۔ دشمن کے حملوں کا جواب دینے کے لیے وہ ان کی طرف بڑھے۔ ان کی پلاٹون ان کے پیچھے پیچھے بڑھ رہی تھی۔ وہ دشمن کی پلاٹون کے قریب پہنچے اور دستی بم پھینک کر دشمن کی صفوں میں کھلبلی مچا دی۔ دشمن نے فائرنگ تیز کر دی۔ لال حسین اپنے ساتھیوں کے ساتھ جواں مردی سے دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے کہ ایک سنسناتی ہوئی گولی ان کے جسم میں پیوست ہو گئی۔ وہ بُری طرح زخمی ہوئے مگر انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ ان کے زخموں سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا مگر وہ مسلسل آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی جرأت کے نتیجے میں دشمن کے قدم اکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑا ہوا۔

1. لانس نائیک لال حسین نے دشمن کو دیکھ کر اپنی کمر کی پٹی سے نکالا:
(a) کاغذ (b) ہتھیار (c) ریوالور (d) دستی بم
2. دشمن لانس نائیک لال حسین کے اس اچانک حملے سے:
(a) آگاہ ہو گیا (b) پریشان ہو گیا (c) گھبرا گیا (d) متاثر ہوا
3. لال حسین بہادری سے دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے کہ اس کے جسم میں پیوست ہو گئی:
(a) سنسناتی ہوئی گولی (b) تلوار (c) برچھی (d) سوئی
4. ان کے زخموں سے خون نکل رہا تھا:
(a) تیزی سے (b) فوارے کی طرح
(c) نکسیر پھوٹنے کی طرح (d) بہاؤ سے
5. "جواں مردی" کے معنی ہیں:
(a) بہادری (b) ہمت (c) حوصلہ (d) بے خوفی

Scanned with CamScanner

باب نمبر: 10 ہاکی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
توانا	طاقت ور، تنومند، ہٹا کٹا	حفیہ کرنا	آگاہ کرنا، خبردار کرنا، واضح کرنا
تمغہ	چاندی، چاندی کا تمغہ	طلائی	سنہرے، سونے کا تمغہ
دورانیہ	وقت، کھیل کا وقت	ہیلمٹ	لوہے، فائبر کا خول جو سر کی حفاظت کے لیے پہنتے ہیں
آسٹروٹرف	مصنوعی گھاس	قدیم	پرانا
برصغیر	خشکی کا چھوٹا سا حصہ	کلیل	کم
نمایاں	واضح	نامور	مشہور، شہرت یافتہ
طویل	لمبا	جہدِ مسلسل	مسلسل محنت کرنا
سنگین	سخت، بلغوی معنی پتھریلا، بڑا جرم	طرۂ امتیاز	نمایاں ہونے کی وجہ، فائق ہونا
برق رفتاری	تیزی، ہوشیاری، چستی	ریفری	کھیل کی نگرانی کرنے والا
فراخ دلی	کشادہ دلی	آغاز	ابتدا، شروع
متعارف کروانا	جان پہچان کروانا	اعزاز	تحفہ، انعام
کپتان	ٹیم کا قائد	عظیم	بڑا
توقع	امید، بھروسہ، آس		

خلاصہ:

کھیلوں کو انسانی زندگی میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کھلاڑی عام لوگوں کی نسبت جسمانی اعتبار سے زیادہ مضبوط و توانا ہوتے ہیں۔ پاکستان میں بہت سے کھیل دل چسپی سے کھیلے جاتے ہیں۔ ان میں ایک کھیل ہاکی کا بھی ہے۔ یہ پاکستان کا قومی کھیل ہے۔ اس کھیل کا آغاز ایران سے ہوا، یورپ میں یہ کھیل سب سے پہلے فرانس میں شروع ہوا۔ اٹھارویں صدی کے آغاز میں انگریزوں نے اسے برصغیر میں متعارف کروایا۔ ہاکی کا کھیل پہلی بار ۱۹۰۸ء میں اولمپکس میں شامل کیا گیا اس کھیل کے بارے میں بنیادی معلومات یہ ہیں کہ اس کھیل کی ہر ٹیم گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتی ہے جو میدان میں مختلف پوزیشنوں میں کھیلتے ہیں۔ کھیل کی نگرانی دو ریفری کرتے ہیں ہاکی کا میدان ایک سو ساٹھ میٹر لمبا اور سو میٹر چوڑا ہوتا ہے گول پوسٹ کی چوڑائی ۳.۶ میٹر اور لمبائی ۲.۱ میٹر ہوتی ہے۔ کھلاڑی کھیل میں جو سٹک استعمال کرتے ہیں وہ اٹھارہ سے اکیس اونس وزنی ہوتی ہے۔ کھیل دو وقفوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر وقفہ پینتیس منٹ کا ہوتا ہے۔ پاکستان کی ہاکی ٹیم نے پہلی مرتبہ بین الاقوامی مقابلوں میں ۱۹۴۸ء میں ملی اتحاد اردارا کی قیادت میں شرکت کی۔ قومی ہاکی چیمپئن شپ پہلی بار ۱۹۴۸ء میں لاہور میں منعقد ہوئی۔ پاکستان ہاکی ٹیم نے گی بار طلائی اور تمغے جیتے۔ پاکستان کے ہاکی سٹائل کو ایشیائی سٹائل کہا جاتا ہے جس میں کھلاڑی چھوٹے چھوٹے پاس دے کر تیز رفتاری سے مخالف ٹیم کے گول پر حملہ کرتے ہیں۔ قدرتی گھاس پر ہاکی کے اس سٹائل کے آگے یورپی ٹیمیں بے بس تھیں اس لیے انہوں اس کھیل کے قواعد وضوابط میں تبدیلیاں کرائیں۔ اور قدرتی گھاس کے بجائے آسٹروٹرف کو رواج دیا۔ ماضی میں پاکستانی ٹیم نے بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے امید ہے کہ پاکستانی ٹیم مستقبل میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرے گی اور اپنی قابل رشک تاریخ کو پھر دہرائے گی۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ سبق "ہاکی" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) پاکستان کا قومی کھیل کون سا ہے؟

جواب: پاکستان کا قومی کھیل ہاکی ہے۔

(ب) کھیل ایک کھلاڑی میں کیا اوصاف پیدا کرتا ہے؟

جواب: کھیل ایک کھلاڑی میں درج ذیل اوصاف پیدا کرتا ہے۔

(i) کھیل سے جسمانی صحت بہتر ہوتی ہے۔ (ii) جسم مضبوط و توانا ہو جاتا ہے۔

(iii) کھیل سے اخلاقی تربیت بھی ہوتی ہے۔ (iv) کھیل اصول وضوابط کی پابندی کرنا سکھاتا ہے۔

(ج) پاکستان ہاکی ٹیم کے چند نامور کھلاڑیوں کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان ہاکی ٹیم کے کھلاڑیوں کے نام یہ ہیں۔ صلاح الدین، منور الزمان، منظور جونیئر، سمیع اللہ، شہناز شیخ، حسن سردار۔

(د) ہاکی کے میدان کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہوتی ہے؟

جواب: ہاکی کے میدان کی لمبائی ایک سو ساٹھ میٹر اور چوڑائی ایک سو میٹر ہوتی ہے۔

(ہ) ہاکی کے کھیل میں کھلاڑیوں کی پوزیشنوں کے نام لکھیں۔

جواب: ہاکی کھیل میں کھلاڑیوں کی پوزیشنیں درج ذیل ہیں:

لیفٹ فل بیک، رائٹ فل بیک، رائٹ ہاف، سینٹر ہاف، سینٹر فارورڈ، لیفٹ آؤٹ، لیفٹ ان، گول کیپر

۲۔ سبق "ہاکی" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) پاکستان کے ہاکی سٹائل کو کہا جاتا ہے:

(i) یورپی سٹائل (ii) امریکی سٹائل

(iii) ایشیائی سٹائل (iv) ہندوستانی سٹائل

(ب) پاکستان نے ۱۹۶۰ء میں روم کے اولمپکس کھیلوں میں جیتا:

(i) کانسی کا تمغا (ii) پیتل کا تمغا (iii) طلائی تمغا (iv) نقرئی تمغا

(ج) پاکستان کی ہاکی ٹیم پہلی مرتبہ بین الاقوامی مقابلوں میں شریک ہوئی:

(i) ۱۹۳۶ء (ii) ۱۹۴۸ء (iii) ۱۹۵۶ء (iv) ۱۹۶۷ء

(د) ایک میچ کے دوران میں ایک ٹیم کو زیادہ سے زیادہ کھلاڑی تبدیل کرنے کی اجازت ہوتی ہے:

(i) دو (ii) چار (iii) پانچ (iv) چھے

(ہ) ہاکی کی ایک ٹیم میں کھلاڑی ہوتے ہیں:

(i) آٹھ (ii) نو (iii) دس (iv) گیارہ

۳۔ درج ذیل مرکب الفاظ کے معنی لکھیں:

الفاظ	معانی
فراخ دلی	کشادہ دل
جہدِ مسلسل	مسلسل محنت کرنا
نامور	مشہور و معروف
خاطر خواہ	اچھا خاصا، کافی
رواج دینا	اصول بنانا، لاگو کرنا
شان دار	عالی شان
صفِ اوّل	سب سے آگے

۴۔ سبق "ہاکی" کے مطابق سطر: الف کے الفاظ کو سطر: ب میں دیے گئے اُن کے متضاد الفاظ سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
ناکامی	معمار
قدیم	کامیابی
مجبور	کثیر
شہرت	جدید
کلیل	انجام
آغاز	گم نامی

۵۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

الفاظ	جمع
فتح	فتوحات
اعزاز	اعزازات
توقع	توقعات
وقفہ	اوقاف
قاعدہ	قواعد
ضابطہ	ضوابط
اختیار	اختیارات
تعلق	اتحاد

۶۔ سبق "ہاکی" کے مطابق خالی جگہ پُر کریں:

(الف) گول پوسٹ کا سامنے والا رُخ کھلا ہوتا ہے جب کہ باقی ہر طرف سے مضبوط جالی لگی ہوتی ہے۔

(ب) ہاکی کے ہر وقفے کا دورانیہ پینتیس منٹ کا ہوتا ہے۔

(ج) پاکستان نے ہاکی کے بے شمار نامور اور عظیم کھلاڑی پیدا کیے ہیں۔

(د) توقع ہے کہ پاکستانی ٹیم مستقبل قریب میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر لے گی۔

(ہ) پاکستان کے ہاکی سٹائل کو ایشیائی سٹائل کہا جاتا ہے۔

۷۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

الفاظ	جملے
کھیل	کھیل انسان کی جسمانی صحت کا ضامن ہے۔
کمزوری	مرض کے بڑھنے سے جسم میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔
معلومات	مسلمانوں کو دینی معلومات حاصل کرنے میں پیش پیش رہنا چاہیے۔
ناکامی	پڑھائی میں محنت نہ کرنے والے طلبہ کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔
صحت	قدر صحت مریض سے پوچھو، ہر رستی ہزار نعمت ہے۔
سنگین	جھوٹ بولنا سنگین گناہ ہے۔
گھاس	تر گھاس پر ننگے پاؤں چلنا صحت کے لیے مفید ہے۔

۸۔ سبق "ہاکی" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	اگر کھلاڑی جان بوجھ کر غلطی کرے تو اسے کھیل سے نہیں نکالا جاتا ہے۔	درست / غلط ✓
(ب)	ایشیائی ہاکی سٹائل کو ناکام بنانے کے لیے قواعد وضوابط میں تبدیلیاں کی گئیں۔	✓ درست / غلط
(ج)	کھلاڑی اپنی کمزوریوں پر قابو پا کر اگلے مقابلے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔	✓ درست / غلط
(د)	ہاکی کا آغاز لبنان سے ہوا۔	درست / ✓ غلط
(ہ)	ہاکی کا کھیل ۱۹۱۰ء میں اولمپکس میں شامل ہوا۔	درست / ✓ غلط

Scanned with CamScanner

۹۔ ''کھیلوں کی اہمیت'' کے موضوع پر مضمون تحریر کریں۔

لاحقے: نئے الفاظ بنانے کے لیے الفاظ کے آخر میں جن حروف کا اضافہ کیا جاتا ہے انھیں لاحقہ کہتے ہیں۔ مثلاً: فکر مند، دانش مند، ضرورت مند میں ''مند'' لاحقہ ہے۔ کچھ عام استعمال میں آنے والے لاحقے درج ذیل ہیں:

پسند: خود پسند، اسلام پسند، ترقی پسند، حق پسند، شہرت پسند

پوش: سفید پوش، سیاہ پوش، سرخ پوش، سبز پوش، خطا پوش

خانہ: دواخانہ، شفاخانہ، کارخانہ، کباڑ خانہ، دفتری خانہ

سرگرمیاں:

۱۔ پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ ہاکی کے کھلاڑیوں کی فہرست تیار کریں۔

۲۔ ہاکی کے کسی میچ کا آنکھوں دیکھا حال تحریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ کھیل بچوں کی ذہنی تربیت کا باعث بنتے ہیں۔

۲۔ طلبہ کو پاکستان کے قومی کھیل ''ہاکی'' کی تاریخ سے آگاہ کریں۔

۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ کھیل نظم و ضبط سکھاتے ہیں اور قومی زندگی میں نظم و ضبط کی بڑی اہمیت ہے۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

پاکستان میں بہت سے کھیل نہایت دل چسپی اور شوق سے کھیلے جاتے ہیں۔ ان میں ہاکی ایک ایسا کھیل ہے، جسے پاکستان کا قومی کھیل کہا جاتا ہے۔ اس کھیل کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتا چلتا ہے کہ یہ ایک قدیم کھیل ہے، جس کا آغاز ایران سے ہوا۔ ایران سے یورپ میں پہنچا۔ یورپ میں یہ کھیل سب سے پہلے فرانس میں شروع ہوا، وہاں سے انگلستان پہنچا۔ اٹھارویں صدی عیسوی کے آغاز میں انگریزوں نے برصغیر پاک و ہند میں اسے متعارف کرایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ کھیل پورے ملک میں کھیلا جانے لگا۔

1. پاکستان کا قومی کھیل ہے:
(a) کرکٹ (b) ہاکی (c) فٹ بال (d) ٹینس

2. ہاکی کا آغاز ہوا:
(a) پاکستان سے (b) برطانیہ سے (c) ایران سے (d) بھارت سے

3. ہاکی کا کھیل یورپ میں سب سے پہلے شروع ہوا:
(a) جرمنی میں (b) فرانس میں (c) ترکی میں (d) برطانیہ میں

4. برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں نے اس کھیل کو متعارف کرایا:
(a) اٹھارویں صدی کے آغاز میں (b) بیسویں صدی کے آغاز میں
(c) اٹھارویں صدی کے اختتام میں (d) بیسویں صدی کے اختتام میں

5. پہلی بار ہاکی کا کھیل اولمپکس میں شامل کیا گیا:
(a) ۱۹۰۵ء میں (b) ۱۹۰۶ء میں (c) ۱۹۰۷ء میں (d) ۱۹۰۸ء میں

6. سب سے پہلے اولمپکس میں طلائی تمغا جیتا:
(a) پاکستان نے (b) برطانیہ نے (c) ایران نے (d) بھارت نے

7. ہندوستان کی ٹیم نے پہلی بار اولمپکس میں حصہ لیا:
(a) ۱۹۲۷ء میں (b) ۱۹۲۸ء میں (c) ۱۹۲۹ء میں (d) ۱۹۳۰ء میں

8. سیاہ فام ہندوستان کے پاس رہا:
(a) ۱۹۴۰ء تک (b) ۱۹۴۵ء تک (c) ۱۹۵۰ء تک (d) ۱۹۵۵ء تک

9. ۱۹۲۸ء میں اولمپکس کہاں منعقد ہوا:
(a) بھارت میں (b) فرانس میں (c) ہالینڈ میں (d) جرمنی میں

10. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) ہاکی کھیل کا آغاز (b) ہمارا قومی کھیل
(c) ہاکی ایک قدیم کھیل (d) ہاکی کھیل کے ہیروز

سوال نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

ہاکی کے میدان کی لمبائی ایک سو ساٹھ میٹر اور چوڑائی ایک سو میٹر ہوتی ہے۔ میدان کے مختلف حصوں کو آٹھ سینٹی میٹر چوڑی پٹی سے نمایاں کیا جاتا ہے۔ گول پوسٹ کی چوڑائی ۳.۶ میٹر اور اونچائی ۲.۱ میٹر ہوتی ہے۔ گول پوسٹ کا سامنے والا رخ کھلا ہوتا ہے، جب کہ باقی ہر طرف مضبوط جالی لگی ہوتی ہے۔ کھلاڑیوں میں صرف گول کیپر کو ٹانگوں پر گھٹنوں تک پیڈ باندھنے، ہاتھوں میں دستانے پہننے اور سر پر ہیلمٹ پہننے کی اجازت ہوتی ہے۔ کھلاڑی کھیل کے لیے جو سٹک استعمال کرتے ہیں، وہ اٹھارہ سے اکیس اونس وزنی ہوتی ہے۔ ہاکی کی گیند سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ کھیل دو وقفوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر وقفے کا دورانیہ پینتیس منٹ کا ہوتا ہے۔ ایک میچ کے دوران میں ایک ٹیم کو زیادہ سے زیادہ چار کھلاڑی تبدیل کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔

1. ہاکی کے میدان کی لمبائی ہے:
(a) ایک سو پچاس میٹر (b) ایک سو ساٹھ میٹر
(c) ایک سو ستر میٹر (d) ایک سو چالیس میٹر

2. ہاکی کے میدان کی چوڑائی ہے:
(a) اسی میٹر (b) نوے میٹر (c) سو میٹر (d) پچانوے میٹر

3. میدان کے مختلف حصوں کو _____ سینٹی میٹر چوڑی پٹی سے نمایاں

کیا جاتا ہے:
(a) سات (b) آٹھ (c) نو (d) دس

4. گول پوسٹ کی چوڑائی ہوتی ہے:
(a) ۳۰۴ میٹر (b) ۳۰۵ میٹر (c) ۳۰۶ میٹر (d) ۳۰۷ میٹر

5. گول پوسٹ کی اونچائی ہوتی ہے:
(a) ۲.۱ میٹر (b) ۲.۲ میٹر (c) ۲.۳ میٹر (d) ۲.۴ میٹر

6. گول پوسٹ کا سامنے والا رخ ہوتا ہے:
(a) کھلا (b) بند (c) کشادہ (d) تنگ

7. ہاکی سٹک وزنی ہوتی ہے:
(a) اٹھارہ سے بیس اونس (b) اٹھارہ سے انیس اونس
(c) سترہ سے سولہ اونس (d) اٹھارہ سے اکیس اونس

8. ہر وقفے کا دورانیہ ہوتا ہے:
(a) پینتالیس منٹ کا (b) تیس منٹ کا
(c) پینتیس منٹ کا (d) چالیس منٹ کا

9. ایک میچ میں ٹیم کو زیادہ سے زیادہ _____ کھلاڑی تبدیل کرنے کی اجازت ہوتی ہے:
(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

10. ہاکی کھیل کتنے وقفوں پر مشتمل ہوتا ہے:
(a) ایک (b) دو (c) تین (d) چار

سوال نمبر 3:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

ملک میں پہلی بار قومی ہاکی چیمپئن شپ ۱۹۴۸ء میں لاہور میں منعقد ہوئی۔ پاکستان نے ۱۹۵۴ء کے ہاکی کے اولمپک مقابلوں میں نہ صرف شرکت کی بلکہ تمغا بھی جیتا۔ اس کے بعد پاکستان کی ہاکی ٹیم کا فتوحات حاصل کرنے اور اعزازات جیتنے کا ایک سلسلہ چل نکلا۔ ۱۹۵۸ء میں ٹوکیو کے ایشیائی کھیلوں میں طلائی تمغا، ۱۹۶۰ء میں روم کے اولمپکس کھیلوں میں طلائی تمغا، ۱۹۶۲ء کے ایشیائی کھیلوں میں طلائی تمغا اور ۱۹۶۸ء اور ۱۹۸۴ء کے اولمپکس میں طلائی تمغے جیتنے کے اعزازات خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ پاکستان ہاکی فیڈریشن کا قیام ۱۹۷۸ء میں عمل میں آیا۔

پاکستان نے ہاکی کے کئی نامور اور عظیم کھلاڑی پیدا کیے ہیں، جن کی فہرست طویل ہے مگر ان میں سے جن کھلاڑیوں کو بہت زیادہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی، ان کے نام یہ ہیں: نصیر بندہ، عاطف، حمیدی، منیر ڈار، صلاح الدین، منور الزمان، منظور جونیئر، رشید جونیئر، سلیم شیروانی، سمیع اللہ، شہناز شیخ، اختر رسول اور حسن سردار۔

1. ملک میں پہلی بار ہاکی چیمپئن شپ لاہور میں منعقد ہوئی:
(a) ۱۹۴۷ء میں (b) ۱۹۴۸ء میں (c) ۱۹۴۹ء میں (d) ۱۹۵۰ء میں

2. پاکستان نے ۱۹۵۴ء کے ہاکی اولمپک مقابلوں میں جیتا:
(a) طلائی تمغا (b) نقرئی تمغا (c) کانسی کا تمغا (d) برونز تمغا

3. ۱۹۵۸ء میں پاکستان ہاکی ٹیم نے _____ کے ایشیائی کھیلوں میں طلائی تمغا جیتا:
(a) جاپان (b) انڈونیشیا (c) بھارت (d) ٹوکیو

4. پاکستان نے روم کے اولمپکس میں طلائی تمغا جیتا:
(a) ۱۹۶۰ء میں (b) ۱۹۶۲ء میں (c) ۱۹۶۳ء میں (d) ۱۹۶۴ء میں

5. پاکستانی ہاکی فیڈریشن کا قیام ہوا:
(a) ۱۹۷۸ء میں (b) ۱۹۷۹ء میں (c) ۱۹۷۷ء میں (d) ۱۹۷۸ء میں

6. ''نقرئی'' کے معنی ہیں:
(a) تانبے (b) سونے (c) چاندی (d) کانسی

باب نمبر: 11 دریا کی کہانی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
السانہ	کہانی، فرضی کہانی	چاک کرنا	چیرنا، پھاڑنا، تراشنا
خاک	مٹی	خوش حالی	آسودگی، شادمانی، خوش نصیبی
دھاک	شہرت، دبدبہ، دھوم، رعب	چٹان	بڑا پتھر
حقیقت	سچائی، اصل	ہریالی	سبزہ
دیوانہ	پاگل، عاشق، مجنوں	راحت	آرام، سکھ، چین
روانی	تیز، بہاؤ	رہ گزر	راستہ، سڑک
زرخیز	سرسبز و شاداب	سستانا	آرام کرنا، تازہ دم ہونا
گھبرانا	پریشان ہونا، ڈر جانا، تلملانا، بے قرار ہونا		

خلاصہ: اس نظم (دریا کی کہانی) میں شاعر ڈاکٹر محمد صالح طاہر نے دریا کی کہانی اس کی زبانی بیان کی ہے اور اس کی اہمیت اور فوائد پر روشنی ڈالی ہے۔ دریا اپنی کہانی سناتا ہے کہ میں ایک دریا ہوں میری طاقت پانی ہے اور میری پہچان میری جوانی ہے اور میری جوانی مجھے تھکنے نہیں دیتی میں نے اپنی طاقت سے چٹانوں کو چاک کیا اور پہاڑوں کو میں نے خاک بنا دیا اور راستوں کو میں نے پاک کر دیا اور زمین پر میں نے اپنی دھاک، دہشت بٹھائی ہے۔ میں اپنے پانی کے ذریعہ ہریالی کی دولت بانٹتا

Scanned with CamScanner

ہوں اور زرخیزی کی طاقت ہانٹتا ہوں میں کسان کے لیے خوش حالی کی راحت ہانٹتا ہوں اور میں فصلوں کے تیار ہونے میں محبت ہانٹتا ہوں۔ میں مسلسل بہتا رہتا ہوں مجھے کبھی آرام نہیں کرنا ہمیشہ سفر کرنا ہے اور ہمیشہ کے سفر سے میں کبھی گھبراتا نہیں ہوں۔ تمھیں مجھ سا کہیں کوئی دیوانہ نہیں ملے گا میری اس کہانی کو کہیں افسانہ نہ سمجھ لینا۔ اس کہانی میں، میں نے حقیقت بیان کی ہے۔

اشعار کی تشریح

سناتا ہوں تمھیں اپنی کہانی
میں دریا ہوں، مری طاقت ہے پانی
مری پہچان ہے، میری روانی
نہ تھکنے دے مجھے میری جوانی
میں دریا ہوں، مری طاقت ہے پانی

تشریح: اس شعر میں شاعر دریا کی کہانی اس کی زبانی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دریا اپنی کہانی سناتے ہوئے کہتا ہے کہ میں ایک دریا ہوں اور میری طاقت پانی ہے۔ اور میری پہچان میری روانی اور میری جوانی مجھے مسلسل بہنے کے باوجود تھکنے نہیں دیتی۔

چٹانوں کو کیا ہے چاک میں نے
پہاڑوں کو کیا ہے خاک میں نے
کیا ہے رہ گزر کو پاک میں نے
بٹھائی ہے زمیں پر دھاک میں نے
میں دریا ہوں، مری طاقت ہے پانی

تشریح: اس شعر میں شاعر دریا کی کہانی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں ایک دریا ہوں میں نے بڑی بڑی چٹانوں کو اپنی طاقت سے چاک کر دیا ہے اور بڑے بڑے پہاڑوں کو مٹی بنا دیا ہے اور جس جگہ سے بھی میرا گزر رہتا ہے میں اس جگہ کو ہر قسم کی گندگی سے پاک کر دیتا ہوں۔ میں نے اپنی طاقت اور روانی سے زمین پر دھاک بٹھا رکھی ہے۔

میں ہریالی کی دولت ہانٹتا ہوں
میں زرخیزی کی طاقت ہانٹتا ہوں
میں خوش حالی کی راحت ہانٹتا ہوں
میں فصلوں میں محبت ہانٹتا ہوں
میں دریا ہوں، مری طاقت ہے پانی

تشریح: اس شعر میں شاعر دریا کی کہانی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں کھیتوں کو سیراب کر کے ان میں ہریالی اور سبزے کو اگاتا ہوں اور میں زمین کو سیراب کر کے اس میں زرخیزی پیدا کرتا ہوں۔ کسان جب اچھی فصل حاصل کرتا ہے تو میں اس میں کام کرنے والوں کے درمیان محبت و بھائی چارہ پیدا کرتا ہوں۔

مجھے چلنا ہے، سستانا نہیں ہے
سفر کرنا ہے، گھبرانا نہیں ہے
کہیں بھی مجھ سا دیوانہ نہیں ہے
حقیقت ہے یہ افسانہ نہیں ہے
میں دریا ہوں، مری طاقت ہے پانی

تشریح: اس شعر میں شاعر دریا کی کہانی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں ہر لمحہ بہتا ہوں ہر وقت میرا سفر جاری و ساری رہتا ہے اس کے باوجود مجھ پر تھکاوٹ و گھبراہٹ کے آثار اثر انداز نہیں ہوتے اور نہ ہی مجھے آرام کرنے کی طلب ہوتی ہے۔ تمھیں کہیں بھی مجھ جیسا دیوانہ دریا نہیں ملے گا جو مسلسل کام کرنے کے باوجود نہ تھکے دریا کہتا ہے کہ میری اس کہانی کو افسانہ یا فرضی کہانی نہ سمجھنا۔ میری یہ کہانی حقیقت پر مبنی ہے۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ نظم "دریا کی کہانی" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) نظم کے پہلے بند میں دریا اپنی کہانی کیسے سناتا ہے؟

جواب: اس نظم کے پہلے بند میں دریا اپنی کہانی اس طرح سناتا ہے کہ میں ایک دریا ہوں اور میری طاقت پانی ہے اور میری پہچان روانی ہے اور میری جوانی مجھے تھکنے نہیں دیتی۔

(ب) چٹانوں کو چاک کرنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: چٹانوں کو چاک کر دینے سے شاعر کی مراد ہے کہ دریا کا پانی جب مسلسل چٹانوں سے ٹکراتا ہے تو وہ کھوکھلی ہو جاتی ہیں اور ایک وقت آتا ہے کہ ٹوٹ کر دریا میں گر جاتی ہیں۔

(ج) دریا کیسے خوش حالی کی راحت ہانٹتا ہے؟

جواب: دریا کے پانی سے جب کھیت اور فصلیں سیراب ہوتی ہیں تو اس سے ہر طرف ہریالی ہو جاتی ہے اور زمین زرخیز ہو جاتی ہے اور اناج اگاتی ہے، اس طرح دریا خوش حالی کی راحت ہانٹتا ہے۔

(د) اپنے آپ کو دریا نے دیوانہ کیوں کہا ہے؟

جواب: اپنے آپ کو دریا نے دیوانہ اس لیے کہا کیوں کہ دریا ہر وقت بہتا رہتا ہے کبھی آرام نہیں کرتا مسلسل سفر کرتا رہتا ہے اور گھبراتا نہیں ہے۔

(ہ) دریا کی روانی نے پہاڑوں اور زمین پر کیا اثرات مرتب کیے ہیں؟

جواب: دریا کی روانی سے پہاڑوں کی چٹانوں میں شگاف پڑتے ہیں اور وہ کھوکھلی ہو کر ٹوٹ جاتی ہیں اور پہاڑ بھی آہستہ آہستہ خاک بن کر دریا میں گرتے جاتے ہیں اور دریا اپنی روانی سے زمین کو کاٹ کر اپنی حدود کو مزید وسیع کرتا ہے۔

(و) (الف) نظم "دریا کی کہانی" میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

روانی، چاک، دھاک، ہریالی، زرخیزی، راحت، سستانا، افسانہ

(i) دریا کا پانی چٹانوں کو چاک کرتا ہوا بہتا چلا جاتا ہے۔

(ii) دریا ہماری زمین کی زرخیزی میں اضافہ کرتا ہے۔

(iii) ہماری فصلوں کی ہریالی کا دارومدار زیادہ تر دریا کے پانی پر ہوتا ہے۔

(iv) سچائی حقیقت ہے مگر کہانی افسانہ ہو سکتی ہے۔

(v) دریا کا پانی لگاتار چلتا ہے سستانا اس کی فطرت میں نہیں۔

(vi) دریا کے پانی سے کسانوں میں خوشحالی اور راحت آتی ہے۔

(vii) دریا کے پانی کی روانی اس کے بہاؤ کی خاصیت ہے۔

(viii) دریا جہاں بہتا ہے، وہاں زمین پر اپنی دھاک بٹھا لیتا ہے۔

(ب) دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کریں۔

(i) دریا کی پہچان اس کی روانی ہے۔ (پانی، روانی)

(ii) دریا کے پانی سے پہاڑ بھی خاک بن کر بہہ جاتے ہیں۔
(درخت، خاک)

(iii) دریا زمین اور فصلوں میں زرخیزی کی دولت ہانٹتا ہے۔
(زرخیزی، بنجر پن)

(iv) دریا کا پانی ہمیشہ بہتا رہتا ہے، کبھی سستاتا نہیں۔ (تھکنا، سستانا)

(v) حقیقت کا متضاد لفظ افسانہ ہے۔ (دیوانہ، افسانہ)

(vi) اس نظم میں شاعر نے دریا کو ہمارے لیے نعمت قرار دیا ہے۔
(نعمت، عذاب)

۳۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	متضاد	جملے
راحت	بے آرام، بے چین	اللہ والوں کو عبادت میں راحت اور گناہ گاروں کو عبادت میں بے چینی محسوس ہوتی ہے۔
حقیقت	مجازیت	اللہ سے محبت کرنا حقیقت اور غیر اللہ سے محبت کرنا مجازیت کہلاتا ہے۔
زرخیزی	بنجر پن	کسان اپنی زمین کو بنجر پن سے محفوظ کرنے اور زرخیزی پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔
طاقت	کمزوری	طویل بیماری طاقتور انسان کو کمزوری میں مبتلا کر دیتی ہے۔

خوش حالی	بدحالی	آج کل مالدار لوگ خوش حال اور غریب لوگ بدحال ہیں۔

۴۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیں:

الفاظ	معانی
روانی	بہاؤ
افسانہ	فرضی کہانی
زرخیز	سرسبز و شاداب
ستانا	آرام کرنا
راحت	سکون، اطمینان

۵۔ نظم "دریا کی کہانی" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) میں ہریالی کی دولت ہانٹتا ہوں
(ب) سُناتا ہوں تمھیں اپنی کہانی
(ج) حقیقت ہے یہ افسانہ نہیں ہے
(د) میں فصلوں میں محبت ہانٹتا ہوں
(ہ) سفر کرنا ہے، گھبرانا نہیں ہے
(و) میں زرخیزی کی طاقت ہانٹتا ہوں

۶۔ درج ذیل محاورات کا مفہوم واضح کریں:

الفاظ	مفہوم
دھاک بٹھانا	رعب و ہیبت طاری کر دینا
پہاڑوں کو خاک کرنا	پہاڑوں کو تباہ کر دینا
چٹانوں کو چاک کرنا	چٹانوں کو کاٹ کر راستہ بنانا

۷۔ اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: اس نظم میں شاعر نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ دریا اللہ تعالیٰ کی قدرت و عظمت کا کتنا بڑا مظہر ہیں نیز دریا کیسے وجود میں آتے ہیں اور ان کے کیا فوائد اور اہمیت ہے اس بات کی بھی وضاحت کی ہے۔

۸۔ سطر: الف میں دیے گئے الفاظ کے ہم آواز الفاظ سطر: ب میں تحریر کریں:

سطر: الف	سطر: ب
طاقت	عادت
گھبرانا	شرمانا
کہانی	زبانی
چاک	تاک
سُنانا	کھلانا
پہچان	مہمان

Scanned with CamScanner

۹۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں۔

الفاظ	جمع
انسانہ	افسانے
راحت	راحتیں
چٹان	چٹانیں
پہاڑ	پہاڑ
فصل	فصلیں
دیوانہ	دیوانے
سفر	اسفار

☆ ضرب الامثال / کہاوتیں: ضرب الامثال کو اُردو میں کہاوت بھی کہا جاتا ہے۔ ضرب الامثال کے معنی ہیں مثالیں بیان کرنا، یعنی چند الفاظ پر مشتمل کوئی ایسی بات، جس میں نسل در نسل انسانوں کے تجربات کا نچوڑ موجود ہو اور اُن میں کوئی اخلاقی سبق پایا جاتا ہو، یا عبرت کا کوئی درست ملتا ہو۔ عموماً ضرب الامثال / کہاوتوں کا کوئی پس منظر بھی ہوتا ہے، یعنی اُس کے پیچھے کوئی واقعہ بھی موجود ہوتا ہے۔ ضرب الامثال / کہاوتوں کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

	ضرب الامثال / کہاوتیں	مفہوم
(الف)	غرور کا سر نیچا	غرور اور تکبر کرنے والے کو ایک نہ ایک دن ذلیل اور رُسوا ہونا پڑتا ہے۔
(ب)	مان نہ مان، میں تیرا مہمان	میزبان کے بلائے بغیر زبردستی مہمان بن جانا۔
(ج)	یار زندہ صحبت باقی	اگر زندگی ہو تو کبھی نہ کبھی ملاقات ہو ہی جاتی ہے۔ کسی کو رخصت کرتے وقت یہ ضرب المثل بولی جاتی ہے۔
(د)	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا	اگر کوئی فرد تکلیف میں مبتلا ہو تو وہ چھوٹی سے چھوٹی مدد کو بھی بہت سمجھتا ہے۔
(ہ)	چھوٹا منہ بڑی بات	معمولی شخص اپنی اوقات سے بڑھ کر بات کہے تو یہ کہاوت بولی جاتی ہے۔
(و)	آ بیل مجھے مار	بغیر کسی ضرورت کے بلاوجہ کوئی پریشانی یا مصیبت اپنے سر لینا۔

سرگرمیاں:

۱۔ آپ کے علاقے کے قریب اگر کوئی دریا موجود ہے تو جماعت کے طلبہ کو تمام حفاظتی انتظامات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کی سیر کرائیں تاکہ وہ خود سے دریا کی روانی کا مشاہدہ کر سکیں۔

۲۔ اگر کسی طالب علم / طالبہ نے دریا کر رکھی ہے تو اُسے کہا جائے کہ وہ جماعت میں اس کی رُوداد سنائے۔ ۳۔ صوبہ پنجاب میں پائے جانے والے پانچ دریاؤں کے نام اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ دریا کس طرح بنتے ہیں اور وہ کس طرح مختلف علاقوں سے گزرتے ہوئے آخرکار سمندر کا حصہ بن جاتے ہیں۔

۲۔ طلبہ کو پانی کی بنیادی اور اساسی اہمیت سے روشناس کرائیں۔

۳۔ طلبہ کو دریاؤں کے پانی کی حفاظت، اسے ذخیرہ کرنے اور اس کے درست استعمال کے بارے میں وضاحت سے بتائیں۔

۴۔ دریائی پانی کو آلودہ کرنے والے اسباب و عوامل سے آگاہ کرتے ہوئے انھیں سمجھائیں کہ ہمیں اس قیمتی قدرتی نعمت کی قدر کرنی چاہیے۔

۵۔ طلبہ کو بتائیں کہ سمندر میں گرنے والا پانی قومی ضیاع کے دُرجے میں آتا ہے۔ ہمیں نہایت سمجھ داری سے اسے زیادہ سے زیادہ مفید کاموں کے استعمال میں لانا چاہیے۔

۶۔ پانچ دریاؤں کی سرزمین "پنجاب" کی وجہ تسمیہ بچوں کو بتائیں۔

معروضی و اشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

☆ نظم پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے درست جوابات منتخب کریں۔

1. دریا سناتا ہے:
(a) اپنا واقعہ (b) اپنا افسانہ (c) اپنا قصہ (d) اپنی کہانی

2. دریا کی پہچان ہے:
(a) اس کی طاقت (b) اس کی روانی
(c) اس کی جوانی (d) اس کی مہربانی

3. دریا کی طاقت ہے:
(a) پانی (b) مچھلی (c) کشش (d) لہر

4. دریا کو تھکنے نہیں دیتی:
(a) اس کی روانی (b) اس کی جوانی (c) اس کا پانی (d) اس کا بہاؤ

5. دریا نے چٹانوں کو کیا:
(a) چاک (b) آدھا (c) تباہ (d) فنا

6. دریا نے رہ گزر کو کیا:
(a) پاک (b) خاک (c) دھاک (d) چاک

7. دریا دولت بانٹتا ہے:
(a) سونے کی (b) چاندی کی (c) ہریالی کی (d) راحت کی

8. دریا طاقت بانٹتا ہے:
(a) خوش حالی کی (b) زرخیزی کی (c) ہریالی کی (d) دولت کی

9. کہیں بھی مجھ سا نہیں ہے:
(a) پاگل (b) مجنوں (c) دیوانہ (d) عقل مند

10. نظم "دریا کی کہانی" کے شاعر ہیں:
(a) اسمٰعیل میرٹھی (b) ڈاکٹر محمد صالح طاہر
(c) سید منیر جعفری (d) علامہ اقبال

باب نمبر: 12 پاکستان کے موسم

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
افادیت	فائدہ، نفع، بھلائی	افزائش	بڑھوتری، کسی چیز کا پھلنا پھولنا
متنوع	مختلف طرح کے، کئی قسم کے	تواضع	خاطر مدارات، آؤ بھگت، مہمان نوازی
اودا	سرخی لیے ہوئے کالا رنگ، ایک طرح کا رنگ	خالق	پیدا کرنے والا
حبس	گھٹن، ہوا کا بند ہو جانا	انقطاع	کاٹا، ختم کرنا، الگ ہو جانا
حدت	گرمی، سوزش	چولا	لباس، فراک، گھیر دار کپڑا
معتدل	اعتدال والا، درمیانہ	سیاحت	سیر و تفریح، گھومنا، پھرنا
آلوچہ	ایک قسم کا پھل	جھلس جانا	جل جانا
رسیلا	رس والا		

خلاصہ:

اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوقات پر بے شمار احسانات ہیں۔ اس نے ہر قسم کی نعمت سے اپنے بندوں کو نوازا ہے۔ اناج ہو یا سبزیاں، پھل ہوں یا پھول یہ سب نعمتیں اللہ نے انسان کے لیے پیدا کی ہیں۔ اللہ نے ان نعمتوں کی افزائش و پیدائش کے لیے مختلف موسم پیدا کیے ہیں اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو چار موسم عطا کیے ہیں۔ موسم گرما، سرما، بہار، خزاں۔ ہم چوں کہ ان موسموں کے عادی ہیں اس لیے ہمیں ان کی افادیت کا احساس نہیں ہے۔ بعض ممالک ایسے ہیں جہاں سارا سال گرمی پڑتی ہے اور بعض ممالک میں سارا سال برف باری اور بارشوں کا سلسلہ چلتا رہتا ہے اگر آپ ان ممالک میں جا کر رہیں تو اپنے ملک کے موسموں کے متنوع ہونے کی اہمیت معلوم ہو گی۔ ہر موسم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ موسم گرما کا اپنا لطف ہے۔ ہر موسم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ موسم گرما کا اپنا لطف ہے۔ اس موسم میں لوگ تلفیاں، فالودے اور شربت سے لطف اندوز ہوتے ہیں آم، خربوزے اور تربوز مزے سے کھاتے ہیں۔ اس کے بعد موسم برسات شروع ہو جاتا ہے اس بھیگے موسم میں لوگ جامن اور فالسے کے پھل کھاتے ہیں اور گھر میں پکوڑے بنانے کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ نومبر میں سردی کا آغاز ہو جاتا ہے گرمی اور سردی کے درمیانی موسم کو خزاں کہتے ہیں۔ اس موسم میں سبزے اور پودوں کی افزائش رک جاتی ہے درختوں پر پتوں کے نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

جب سردی کا موسم اپنے عروج پر پہنچتا ہے تو لوگ اپنے باریک کپڑوں کو الماریوں میں رکھ کر موٹے اور گرم کپڑے نکال لیتے ہیں۔ انگیٹھیوں اور ہیٹروں کا استعمال شروع ہو جاتا ہے اور خشک میوہ جات سے لوگ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اور بھنی ہوئی اشیا اور پخنی کا استعمال کرتے ہیں۔ فروری کے درمیان میں موسم سرما کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ یہی موسم بہار کے آغاز کے دن ہوتے ہیں۔ اپریل میں گرمی پڑنا شروع ہو جاتی ہے۔ پاکستان کے اکثر علاقوں میں بہار کا موسم مختصر وقت کے لیے آتا ہے لیکن اس کی آمد کے ساتھ باغوں میں رنگا رنگ پھول اور ان کی خوشبوؤں سے بہار آ جاتی ہے۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ سبق "پاکستان کے موسم" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) موسم گرما میں کن چیزوں سے لطف اٹھایا جاتا ہے؟

جواب: موسم گرما میں تلفیاں، فالودے اور شربت سے لطف اٹھایا جاتا ہے۔ لیموں کی میٹھی یا نمکین سکنجبین کے مزے اڑائے جاتے ہیں۔ آم کھائے جاتے ہیں، خربوزے اور تربوز کے مزے لیے جاتے ہیں۔

(ب) زیادہ آمدن والے لوگ کون سی چیزوں سے لطف اٹھاتے ہیں؟

جواب: زیادہ آمدن والے لوگ گرمی کے موسم میں ہلکے اور ائر کنڈیشنر استعمال کرتے ہیں اور سردی کے موسم میں گرم کپڑے پہنتے ہیں اور انگیٹھیوں اور ہیٹروں کا استعمال کرتے ہیں، کمبل اور لحافوں میں دبک کر بیٹھ جاتے ہیں اور سردی کے موسم میں بادام، پستے، اخروٹ اور چلغوزے کھا کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔

(ج) موسم سرما میں برف باری دیکھنے کے لیے آپ کن علاقوں کا رخ کرتے ہیں؟

جواب: موسم سرما میں برف باری دیکھنے کے لیے پنجاب کے پہاڑی علاقے مری کے علاوہ خیبر پختونخوا کے علاقے نتھیا گلی یا بلتستان کے شہر سکردو کا رخ کرتے ہیں۔

(د) کن ممالک میں تقریباً بارہ مہینے بارش ہوتی ہے؟

جواب: ملائیشیا اور انڈونیشیا میں بارہ مہینے بارش ہوتی ہے۔

(ہ) موسم سرما کا زور بالعموم کب ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: موسم سرما کا زور بالعموم فروری کے وسط میں ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۔ سبق "پاکستان کے موسم" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

Scanned with CamScanner

(الف) جامن اور فالسہ بیچنے والوں کی صدا بلند ہونا شروع ہو جاتی ہے:
(i) گرمیوں کی بارشوں میں (ii) دسمبر جنوری کے مہینوں میں
(iii) ستمبر اکتوبر کے مہینوں میں (iv) سردیوں کی بارشوں میں

(ب) سردی کا آغاز ہو جاتا ہے:
(i) جون سے (ii) جنوری سے (iii) نومبر سے (iv) ستمبر سے

(ج) گھر کی مرغی:
(i) آلو برابر (ii) بھنڈی برابر (iii) دال برابر (iv) ٹماٹر برابر

(د) بارش کے پانی سے گلیاں بازار بن جاتے ہیں:
(i) سمندر (ii) جھیلیں (iii) تالاب (iv) ندی نالے

(ہ) سبزے اور پودوں کی افزائش رک جاتی ہے:
(i) برسات کی آمد سے (ii) جس کی آمد سے
(iii) خزاں کی آمد سے (iv) گرمی کی آمد سے

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں:

الفاظ	معانی
خنکی	ٹھنڈک
اُودے اُودے	سیاہی مائل سرخی، ایک طرح کا رنگ
بادِ صبح	صبح کے وقت چلنے والی ہوا
سیاحت	سیر و تفریح، گھومنا پھرنا
زرخیز	اناج اگانے والی مٹی، سرسبز و شاداب

۴۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

الفاظ	جمع
مخلوق	مخلوقات
نعمت	نعمتیں/انعم
شجر	اشجار
باغ	باغات
فائدہ	فوائد
شے	اشیا
موسم	مواسم
شاخ	شاخیں

۵۔ سبق "پاکستان کے چار موسم" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:
(الف) اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوقات پر بے شمار احسانات ہیں۔
(ب) آم اور کھجور کو میٹھا اور رسیلا بنانے کے لیے گرم موسم بنایا۔
(ج) اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے موسموں کو ایسا تنوع بخشا ہے کہ سال بھر کچھ نہ کچھ پیدا ہوتی ہے۔
(د) اُودے اُودے، نیلے نیلے، پیلے پیلے پیرہن
(ہ) دنیا کی کون سی نعمت ہے، جو یہاں نہیں۔

۶۔ درج ذیل الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کرتے ہوئے جملوں میں استعمال کریں:

اعتدال	صحت مند رہنے کے لیے ہمیں کھانے میں اعتدال اختیار کرنا چاہیے۔
کوشش	ہمیں اپنے ملک و قوم کی حفاظت کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔
محنت	جس نے محنت کی وہ کامیاب ہو گیا۔
غذائیت	ایسی خوراک جو غذائیت سے بھرپور ہو صحت کے لیے مفید ہے۔
افزائش	افزائشِ نسل کے لیے لوگ جانوروں کو پالتے ہیں۔
تنوع	اللہ کے پیدا کردہ چاروں موسموں کے تنوع کی افادیت کا ہمیں احساس ہونا چاہیے۔
خلوص	خلوصِ نیت سے جو عبادت کی جاتی ہے، اللہ کے ہاں مقبول ہوتی ہے۔
بہار	موسمِ بہار میں باغات کے درختوں اور پودوں پر بھی بہار آ جاتی ہے۔
نظر	ٹی وی زیادہ نزدیک سے دیکھنے سے نظر متاثر ہوتی ہے۔

۷۔ نیچے دیے گئے الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

الفاظ	متضاد
بہار	خزاں
گرم	سرد
کم تر	زیادہ تر
زمین	آسمان
نفع بخش	ضرر بخش
عمومی	خصوصی

۸۔ سبق "پاکستان کے موسم" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓/✗) سے کریں:

(الف)	اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو پانچ موسم عطا کیے ہیں۔	درست / غلط
(ب)	گرمی کے موسم کا مارا ہوا انسان موسمِ سرما کا خوش دلی سے استقبال کرتا ہے۔	✓ درست / غلط
(ج)	موسمِ سرما میں پستہ، بادام، اخروٹ اور چلغوزے کا استعمال نہیں ہوتا ہے۔	درست / ✗ غلط
(د)	پنجاب اور سندھ کا بیشتر علاقہ زرخیز اور میدانی ہے۔	✓ درست / غلط
(ہ)	سردیوں میں بھنی ہوئی اشیا کھانے اور یخنی پینے کا لطف نہیں ہے۔	درست / ✗ غلط

۹۔ کالم: الف میں درج فعل مجہول والے جملوں کو فعل میں تبدیل کر کے کالم: ب میں لکھیں:

	کالم: الف	کالم: ب
(الف)	چار گول کیے گئے۔	انہوں نے چار گول کیے
(ب)	نظم پڑھی جاتی ہے۔	وہ نظم پڑھتا ہے
(ج)	شکوہ کیا گیا۔	اس نے شکوہ کیا
(د)	تالا توڑا گیا۔	اس نے تالا توڑا
(ہ)	صفائی کی جائے گی۔	وہ صفائی کرے گی

سرگرمیاں: ۱۔ پاکستان کے مختلف موسموں اور اُن میں پیدا ہونے والی فصلیں، سبزیوں اور پھلوں کی فہرست تیار کریں۔ ۲۔ کسی کتاب سے پانچ ضرب الامثال تلاش کریں اور لغت کی مدد سے اُن کا مفہوم کاپی میں لکھیں۔
۳۔ کسی باغ کا منظر ایک صفحے میں بیان کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ: ۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ پاکستان اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ یہاں ہر قسم کی نعمتیں موجود ہیں۔
۲۔ اس سبق میں موجود شعر کی تفہیم کرائیں۔
۳۔ ضرب الامثال کا تعارف کرائیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

پیراگراف نمبر 1:
☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔
اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو چار موسم عطا کیے ہیں: موسمِ گرما، سرما، بہار اور خزاں۔ ہم چونکہ ان موسموں کے شروع سے عادی ہیں اس لیے ہمیں ان کے تنوع (ورائٹی) کی افادیت کا احساس نہیں۔ جبکہ بعض ممالک مثلاً: سعودی عرب، دبئی اور کویت وغیرہ جا کر چند ماہ رہیں تو آپ کو اپنے ملک کے موسموں کے متنوع ہونے کی اہمیت معلوم ہوگی۔ دبئی، قطر اور کویت وغیرہ میں سارا سال موسم گرم رہتا ہے۔ شام کو بھی کھلی فضا میں نکلنے کو دل نہیں چاہتا، کیوں کہ اس وقت بھی گرمی ہوتی ہے۔ ملائیشیا اور انڈونیشیا میں بارہ مہینے بارش ہوتی ہے، جس کی وجہ سے دبئی اور قطر جیسی گرمی تو نہیں ہوتی لیکن حبس پیدا ہو جاتا ہے۔ پنکھے کے نیچے بھی پسینہ خشک نہیں ہوتا۔ انگلستان میں سارا سال سردی پڑتی ہے۔ برف باری ہوتی رہتی ہے یا پھر بارش برستی رہتی ہے۔ مسلسل سردی کے سبب وہاں کے اکثر باشندوں کے جوڑوں میں درد رہنے لگتا ہے۔ وہاں گھر سے نکلتے وقت برساتی پاس رکھنی پڑتی ہے کیوں کہ پتا نہیں کب بارش ہونے لگے اور آپ سر سے پاؤں تک بھیگ کر ٹھٹھرنے لگیں۔

1. اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو موسم عطا کیے:
(a) تین (b) چار (c) پانچ (d) چھ

2. دبئی، قطر اور کویت میں سارا سال موسم رہتا ہے:
(a) ٹھنڈا (b) معتدل (c) گرم (d) برسات

3. ملائیشیا اور انڈونیشیا میں بارش ہوتی ہے:
(a) چھ مہینے (b) آٹھ مہینے (c) دس مہینے (d) بارہ مہینے

4. سارا سال سردی پڑتی ہے:
(a) پاکستان میں (b) ہندوستان میں
(c) انگلستان میں (d) سعودی عرب میں

5. مسلسل سردی کے سبب انگلستان کے باشندوں کے درد رہنے لگتا ہے:
(a) سر میں (b) جسم میں (c) پیٹ میں (d) جوڑوں میں

6. انگلستان میں گھر سے نکلتے وقت پاس رکھنی پڑتی ہے:
(a) ٹوپی (b) برساتی (c) چھتری (d) لاٹھی

7. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) پاکستان اور دیگر ممالک کے موسم (b) موسم کی ٹھنڈک و حرارت
(c) یورپ کے ممالک کے موسم (d) پاک و ہند کے موسم

پیراگراف نمبر 2:
☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔
ہر موسم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے موسموں کا بدل بدل کر آنا جو لطف دیتا ہے، اس کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ موسمِ گرما کا اپنا لطف ہے تفلیاں، فالودے اور شربت سے لطف اٹھایا جاتا ہے۔ لیموں کی میٹھی یا نمکین سکنجبین کے مزے اڑائے جاتے ہیں۔ آم کھائے جاتے ہیں، خربوزے اور تربوز اپنی بہار دکھاتے ہیں۔ بچے بڑے مزے سے مختلف ذائقوں کی آئس کریم کھاتے ہیں۔ گھنے درختوں کے نیچے بیٹھ کر ٹھنڈی ہوا کا لطف اٹھاتے ہیں۔ ابھی موسمِ گرما جوبن پر ہوتا ہے کہ بادل آ جاتے ہیں، تیز ہوائیں چلنے لگتی ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر سیاہ بادل چھا جاتے ہیں۔ کبھی تیز کبھی ہلکی بارش شروع ہو جاتی ہے جو بعض اوقات چار چار پانچ پانچ دن جاری رہتی ہے۔ گلیاں اور بازار بارش کے پانی سے ندی نالے بن جاتے ہیں۔ جامن اور فالسہ بیچنے والوں کی صدائیں بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس بھیگے بھیگے موسم میں پکوڑے بڑا لطف دیتے ہیں، چنانچہ ان کے تلے جانے کی خوشبو سے گھر مہک اٹھتے ہیں۔ بارش اپنا رنگ دکھا کر موسمِ گرما کو برسات کا چولا پہنا دیتی ہے۔ ستمبر کے آخر تک گرما اور برسات مل جل کر چلتے ہیں، کبھی کڑاکے کی دھوپ، کبھی موسلا دھار بارش، ستمبر کے آخر میں موسم آہستہ آہستہ پلٹا کھانا شروع کرتا ہے، ہوا میں خنکی آ جاتی ہے۔

1. موسم اللہ تعالیٰ کی ہے:
(a) عنایت (b) عطا (c) نعمت (d) الفت

Scanned with CamScanner

2. موسم گرما کا لطف ہے:
(a) قلفیوں سے (b) فالودے سے (c) شربت سے (d) ان سب سے

3. گرمی کے موسم میں بچے مزے مزے سے کھاتے ہیں:
(a) خربوزے (b) تربوز (c) آئس کریم (d) فالودے

4. موسم گرما میں بعض اوقات بارشیں جاری رہتی ہیں:
(a) چار چار پانچ پانچ دن (b) پانچ پانچ چھ چھ دن
(c) تین تین چار چار دن (d) دو دو تین تین دن

5. بارش کے باعث گلیاں اور بازار بن جاتے ہیں:
(a) دریا (b) سمندر (c) تالاب (d) ندی نالے

6. بھیگے موسم میں لطف دیتے ہیں:
(a) آم (b) فالسے (c) پکوڑے (d) جامن

7. موسم گرما اور برسات مل جل کر چلتے ہیں:
(a) اگست کے آخر تک (b) ستمبر کے آخر تک
(c) اکتوبر کے شروع تک (d) اکتوبر کے آخر تک

8. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) موسم گرما اور برسات کے لطف (b) موسم سرما کی سوغات
(c) موسم برسات کی بہاریں (d) موسم سرما کا آغاز

یہ اگراف نمبر 3:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

سردیوں میں بھنی ہوئی اشیا کھانے اور یخنی پینے کا لطف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے مختلف موسموں کے ساتھ راضی بھی متنوع عطا کی ہے۔ پنجاب اور سندھ کا بیشتر علاقہ زرخیز اور میدانی ہے اور بلوچستان، گلگت بلتستان، خیبر پختونخوا کا علاقہ پہاڑی اور پتھریلا ہے۔ یہاں ایسے بلند و بالا پہاڑ ہیں، جن کی چوٹیاں سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ موسم سرما میں اگر آپ کا دل برف باری دیکھنے کا خواہاں ہو تو آپ پنجاب کے پہاڑی علاقے مری کے علاوہ خیبر پختون خوا کے علاقے نتھیا گلی یا بلتستان کے شہر سکردو جا سکتے ہیں۔ دور دور تک ریت دیکھنے کی آرزو ہو تو پنجاب کے جنوبی علاقے چولستان یا سندھ کے صحرائے تھر کی طرف چلے جایئے۔ گرمیوں میں تو ان ریگستانی علاقوں کی سیاحت تکلیف دہ ہوگی البتہ سردیوں میں یہاں موسم معتدل ہوتا ہے۔

1. سردیوں میں پینے کا اپنا لطف ہے:
(a) ہوٹل (b) شربت (c) یخنی (d) سوپ

2. بیشتر علاقہ زرخیز اور میدانی ہے:
(a) پنجاب اور بلوچستان کا (b) پنجاب اور سندھ کا
(c) خیبر پختون خوا اور پنجاب کا (d) بلوچستان اور سندھ کا

3. بلوچستان، گلگت، بلتستان، خیبر پختون خوا کا علاقہ ہے:
(a) زرخیز (b) پہاڑی (c) پتھریلا (d) پہاڑی اور پتھریلا

4. اگر آپ کا دل برفباری دیکھنے کا خواہاں ہو تو بلتستان کے شہر جا سکتے ہیں:
(a) چترال (b) کالاش (c) سکردو (d) کاغان

5. دور دور تک ریت دیکھنے کی آرزو ہو تو چلے جایئے:
(a) چولستان (b) تھر
(c) نتھیا گلی (d) چولستان اور تھر کے صحرا

6. ریگستانی علاقوں کا موسم معتدل ہوتا ہے:
(a) سردیوں میں (b) گرمیوں میں
(c) برسات میں (d) موسم خزاں میں

7. "معتدل" کے معنی ہیں:
(a) مناسب (b) گرم (c) مرطوب (d) ٹھنڈا

باب نمبر: 13 حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عبرت	نصیحت، غفلت سے نکلنا، خدا سے ڈرنا	نفاذ	لاگو کرنا، کسی چیز کو رواج دینا
توسیع	وسعت دینا، پھیلانا، اضافہ کرنا	صیغۂ راز	راز میں رکھنا، کسی کو نہ بتانے والی بات
وصیت	مرنے سے پہلے کی جانے والی بات، نصیحت	فلاح و بہبود	بھلائی، لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا
جزیہ	ٹیکس، جرمانہ	وارفانی	فنا ہونے والا گھر، مراد دنیا
چراغ	دیا	تشبیہ	مشابہت
رعیت	پبلک، عوام	خلفا	خلیفہ کی جمع، مسلمانوں کا حاکم

اعمالِ خیر	نیک عمل	ہوس پرستی	لالچ، طمع، بری عادتیں
متقی	تقوے والا، پرہیزگار، حق کی راہ پر چلنے والا	ملوکیت	بادشاہت
ہاڑ پھوس	پوچھ گچھ، سوال جواب کرنا	شر	برائی
گمراہی	بھٹکنا، دین سے دوری	منتخب ہونا	چننا، مقرر کرنا
دور اندیش	زمانہ	عدل	انصاف
اندوہ ناک	غم سے بھرا ہوا، خوفناک	ثانی	دوسرا
ہستی	شخصیت، ذات	ابدی زندگی	ہمیشہ کی زندگی
بیعت کرنا	کسی پیر کی مریدی اختیار کرنا	اطاعت	پیروی کرنا، فرمانبرداری کرنا
امرا	امیر کی جمع، مالدار	ادنیٰ	کم تر
نادر	قیمتی، نرالا	عذر کرنا	تحفہ دینا، پیش کرنا
متاع	سامان	ممانعت کرنا	منع کرنا، روک دینا
سماج	معاشرہ	مساوات	برابری
عالم	کیفیت، جہاں	عبادت کرنا	اللہ کا ذکر کرنا
اصلاحات	بہتری، ترمیمیں، درستیاں	خداترس	خدا سے ڈرنے والا، رحم دل
سازش	کسی کی مخالفت کے لیے باہمی اتفاق	عہدِ خلافت	خلافت کا زمانہ
حکم	حکم قبول کرنا، حکم پورا کرنا	بدامنی	فساد، لڑائی
انتشار	بکھرنا، نااتفاقی، نااتحادی	حکمرانی	بادشاہت
توسیع	کشادہ کرنا، وسیع کرنا	نامزد کرنا	مقرر کرنا
روسا	رئیس کی جمع، سردار	فارغ البالی	فرصت
زیبِ تن کرنا	لباس پہننا	جواہر	جوہر کی جمع، موتی

جاگیریں	جائیداد	تفریق	فرق کرنا، ممتاز کرنا، الگ کرنا، جدا کرنا
ہموار کرنا	صلح برابر کرنا	میلا	گندا
خلیفۃ المسلمین	مسلمانوں کا حاکم	احکام الٰہیہ	اللہ تعالیٰ کے احکام
نالاں	ناراض	کمر بستہ ہونا	آمادہ ہونا، مستعد ہونا
گماشتگی	وہ پیشہ جس سے کراہت ہو	اشرفی	سونے کا سکہ
جان لیوا	جان لینے والا، مہلک		

خلاصہ: یہ دنیا خیر و شر کی بے شمار مثالوں سے لبریز ہے شر کی مثالیں اس لیے محفوظ کی گئی ہیں تاکہ لوگ ان سے عبرت پکڑیں اور نیکی کا راستہ اختیار کریں۔ خیر ایک ایسا چراغ ہے جو گمراہی اور جہالت کے اندھیروں میں ہدایت اور محبت کی روشنی پھیلانے کا ضامن ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بھی خیر کے ایسے ہی چراغ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رحلت کے بعد چاروں خلفائے راشدین کا دور امن و سلامتی عدل و انصاف اور اسلامی احکامات کے نفاذ کا بہترین دور تھا۔ اس دور کے بعد زمانہ استثنا اور بدامنی کا رہا پھر ایسا متقی انسان خلیفۂ راشد کے طور پر میسر آیا کہ جس نے خلافت راشدہ دور کی یاد تازہ کر دی۔ عمدہ حکمرانی کرنے کی وجہ سے ان کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تشبیہ دیتے ہوئے "عمر ثانی" کا خطاب بھی دیا گیا۔ یہ ہستی تاریخ اسلام میں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ۶۸۱ عیسوی مطابق ۶۱ ہجری میں بنو امیہ کے شاہی خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً چالیس برس کی عمر میں ۷۲۱ عیسوی بمطابق ۱۰۱ ہجری میں وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کی وصیت کے مطابق خلیفہ نامزد کیا گیا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس وصیت پر یہ کہہ کر عمل کرنے سے انکار کر دیا کہ عام مسلمانوں کی رائے اور مرضی جانے بغیر مجھے خلیفہ نامزد کرنا اسلامی اصولوں کے سراسر خلاف ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تک میں خدا کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو اور اگر میں نافرمانی کروں تو میری اطاعت تم پر واجب نہیں۔ خلیفہ منتخب ہونے سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی بنو امیہ کے روسا و امرا کی طرح فارغ البالی کی زندگی گزارتے تھے اس کی ایک ادنیٰ مثال یہ ہے کہ جو لباس آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک بار پہن لیتے دوبارہ اس لباس کو نہ پہنتے مگر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ بنے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک ہی رات میں بدل گئے شاہی لباس اور امیرانہ طور طریقے چھوڑ کر فقیری کی زندگی اختیار کر لی انہوں نے اپنا سارا مال اور اپنی بیوی کا سارا زیور بیت المال میں جمع کرا دیا۔ دراصل یہ تقویٰ کا راستہ تھا جسے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنایا۔ بیت المال سے خرچ کے معاملے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سخت اصول بنائے۔ بیت المال کا سرمایہ کبھی اپنی ذات پر خرچ نہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاکم و محکوم کے درمیان امتیاز ختم کر کے سماجی مساوات اور عدل و انصاف کی راہ ہموار

Scanned with CamScanner

کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت کے بعد عجز و انکساری کی زندگی بسر کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مخالفین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرنے کی گھناؤنی سازش کی انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خادم کو ایک ہزار اشرفیوں کا لالچ دے کر اپنی سازش میں شریک کر لیا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زہر دے دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرنے سے پہلے اس خادم سے سچائی معلوم کی تو اس نے سچ سچ بتا دیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس خادم کو معاف کر دیا اور کہا کہ اشرفیاں بیت المال میں جمع کروا دو اور میرے مرنے سے پہلے یہاں سے بھاگ جاؤ ورنہ لوگ تمہیں مار دیں گے۔وہ زہر بالآخر جان لیوا ثابت ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) شرکی مثالیں کس لیے محفوظ رکھی گئی ہیں؟

جواب: شرکی مثالیں صرف اس لیے محفوظ رکھی گئی تاکہ لوگ ان سے عبرت پکڑیں اور بھلائی اور نیکی کا راستہ اختیار کریں۔

(ب) خلفائے راشدین کے دور کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: خلفائے راشدین کا دور تاریخ اسلام میں خلافتِ راشدہ کا دور کہلاتا ہے۔

(ج) عمر ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا خطاب کس کو دیا گیا؟

جواب: عمر ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا خطاب حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو دیا گیا۔

(د) خلیفہ منتخب ہونے سے قبل عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کس طرح کی زندگی گزار رہے تھے؟

جواب: خلیفہ منتخب ہونے سے قبل عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بنو امیہ کے شہزادوں اور رؤسا و امرا کی طرح قارغ البالی کی زندگی گزار رہے تھے۔

(ہ) احکام الٰہیہ کو کون شخص دوسروں پر لاگو کر سکتا ہے؟

جواب: احکام الٰہیہ کو وہ شخص دوسروں پر لاگو کر سکتا ہے جو خود اپنے اوپر لاگو کر سکتا ہو۔

۲۔ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ'' کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

(i) مکہ مکرمہ میں (ii) مدینہ منورہ میں (iii) یمن میں (iv) کوفہ میں

(ب) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے:

(i) تقریباً اٹھائیس سال کی عمر میں (ii) تقریباً چالیس سال کی عمر میں
(iii) تقریباً اکتالیس سال کی عمر میں (iv) تقریباً بیالیس سال کی عمر میں

(ج) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو کس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے تشبیہ دی جاتی ہے۔

(i) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
(ii) حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
(iii) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
(iv) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(د) سلیمان بن عبدالملک کی وفات کے بعد جب وصیت کھولی گئی تو اس میں درج تھا:

(i) اُس کا اپنا نام (ii) غلام کا نام
(iii) اویس کا نام (iv) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا نام

(ہ) جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ بنے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیت المال میں اپنا مال جمع کروایا:

(i) ایک چوتھائی (ii) آدھا (iii) تین چوتھائی (iv) سارا

(و) جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بیمار تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہن رکھا تھا:

(i) عَبا (ii) چوغہ (iii) میلا کرتا (iv) صاف کرتا

۳۔ درج ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھیں:

الفاظ	معانی
خیر و شر	بھلائی اور برائی
عبرت پکڑنا	نصیحت حاصل کرنا
اعمال	عمل کی جمع / کام
مال و متاع	دولت اور سامان
وقف کرنا	کوئی چیز خدا کے نام پر چھوڑنا، رفاہ کے لیے چھوڑنا
نادر	قیمتی، نرالا

۴۔ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ'' کے مطابق الفاظ کو ان کے متضاد الفاظ سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
گم راہی	مختصر
عدل	شر
خیر	اُجلا
سچائی	ہدایت
ابدی	جھوٹ
میلا	ظلم

۵۔ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) یہ دنیا خیر و شر کی لاتعداد مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

(ب) انھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تشبیہ دیتے ہوئے عمر ثانی کا

خطاب بھی دیا گیا۔

(ج) پہلی تاریخ اسلام میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے۔

(د) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔

(ہ) جب تک میں خدا کی اطاعت کروں؛ میری اطاعت کرو۔

۶۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

الفاظ	جمع
شک	شکوک
مثال	مثالیں
صفت	صفات
عمل	اعمال
خلیفہ	خلفا
خدمت	خدمات
اصل	اصول
امتیاز	امتیازات
غلطی	اغلاط

۷۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

الفاظ	جملے
جہالت	اسلام کے نورِ ہدایت سے جہالت کے اندھیرے ختم ہو گئے۔
خود غرضی	خود غرض انسان اپنی خود غرضی کی خاطر دوسروں کا نقصان چاہتا ہے۔
میسر آنا	ریلوے کے نظام کی خرابی کے باعث ریل گاڑی کے سفر میں آرام میسر نہیں آتا۔
وصیت	مرتے وقت باپ نے اپنی اولاد کو اتفاق سے رہنے کی وصیت کی۔
پیش پیش	امجد کے ابو گاؤں میں فلاحی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔
اطاعت	جس نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔
دل دادہ	احمد کھیل کود کا دلدادہ ہے، پڑھائی میں دلچسپی نہیں لیتا۔

۸۔ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	عمل خیر ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔	✓ درست / غلط
(ب)	عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بیت المال کا پیسہ اپنی ذات پر خرچ کیا۔	درست / ✓ غلط
(ج)	عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملازموں کو اپنے احترام میں کھڑے ہونے سے روک دیا۔	✓ درست / غلط
(د)	بنو امیہ کے طبقے کے اُمرا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سخت ناخوش اور نالاں تھے۔	✓ درست / غلط
(ہ)	اسلام کا خلیفہ منتخب ہونے سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ فقیری کی زندگی گزارتے تھے۔	درست / ✓ غلط

۹۔ مندرجہ ذیل سابقوں کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں۔

شمار	سابقے	الفاظ
(الف)	خوش	خوش قسمت، خوش نصیب، خوش خلقی
(ب)	ہم	ہم عمر، ہم وطن، ہم سفر
(ج)	بے	بے کار، بے وقوف، بے شرم
(د)	نا	نالائق، ناکام، نامراد

سرگرمیاں: ۱۔ ''خلافت راشدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کے موضوع پر ایک مختصر مضمون تحریر کریں۔

۲۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے نظامِ سلطنت کی نمایاں خوبیاں اپنی کاپی میں نکات وار لکھیں۔

۳۔ ''جمہوریت'' کے موضوع پر تقریری مقابلہ منعقد کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کریں۔

۲۔ طلبہ کو اسلامی نظامِ خلافت کی خصوصیات کے بارے میں بتائیں۔

۳۔ طلبہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے خاندانی تعلق کے بارے میں وضاحت سے بتائیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بر طابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

پیراگراف نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

حضور رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد

Scanned with CamScanner

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، یکے بعد دیگرے مسلمانوں کے خلیفہ منتخب ہوئے۔ ان چاروں طُلفا کا دور عہدِ رسالت کے بعد امن، سلامتی، عدل و انصاف اور اسلامی احکامات کے نفاذ کا بہترین دور ہے۔ تاریخِ اسلام میں یہ عرصہ خلافتِ راشدہ کا دور کہلاتا ہے۔ اس کے بعد کچھ عرصہ انتشار اور بدامنی کا زمانہ رہا، حتیٰ کہ واقعۂ کربلا جیسا اندوہ ناک واقعہ بھی اسی زمانے میں پیش آیا۔ تاہم اسلام کو پھر ایک ایسا متقی انسان خلیفۂ راشد کے طور پر میسر آیا کہ جس نے خلافتِ راشدہ کے دور کی یاد تازہ کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے عہدِ خلافت کو خلافتِ راشدہ کے دور ہی کی توسیع کہا گیا اور عمدہ حکمرانی کی وجہ سے انھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تشبیہ دیتے ہوئے ''عمر ثانی رحمۃ اللہ علیہ'' کا خطاب بھی دیا گیا۔ یہ ہستی تاریخِ اسلام میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ۶۸۱ عیسوی (بمطابق: ۶۱ ہجری) میں مدینہ منورہ میں بنوامیہ کے شاہی خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ عبدالملک بن مروان کے بھتیجے اور داماد تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً چالیس برس کی عمر میں ۷۲۱ عیسوی (بمطابق: ۱۰۱ ہجری) میں وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا میں ظاہری طور پر تو بہت مختصر عمر پائی، مگر اپنے ایمان، سچائی، انصاف پروری، دین داری، رحم دلی اور لازوال اخلاقی جرأتوں کی وجہ سے ابدی زندگی سے نوازے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات، اسلامی تاریخ کا سنہرا باب ہیں۔

1. مہدِ رسالت کے بعد امن، سلامتی، عدل و انصاف اور اسلامی احکامات کے نفاذ کا بہترین دور ہے:
(a) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور (b) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور
(c) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور (d) چاروں خلفا کا دور

2. تاریخِ اسلام میں یہ عرصہ کہلاتا ہے:
(a) چاروں خلفا کا دور (b) خلافتِ عثمانیہ
(c) خلافتِ راشدہ (d) خلافت عباسیہ

3. _____ جیسا اندوہ ناک واقعہ بھی اسی زمانے میں پیش آیا:
(a) واقعۂ افک (b) واقعۂ قرطاس (c) واقعۂ کربلا (d) واقعۂ ہجرت

4. عمدہ حکمرانی کی وجہ سے انھیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تشبیہ دیتے ہوئے خطاب دیا گیا:
(a) عمر اوّل (b) عمر ثانی (c) عمر ثالث (d) عمر رابع

5. یہ ہستی تاریخِ اسلام میں جانی پہچانی جاتی ہے:
(a) عمر بن عبدالملک کے نام سے (b) عمر بن عبداللہ کے نام سے
(c) عمر بن عبدالرحمٰن کے نام سے (d) عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے

6. عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی:
(a) ۶۸۰ء (b) ۶۸۱ء (c) ۶۸۲ء (d) ۶۸۳ء

7. آپ کی والدہ تھیں:
(a) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی
(b) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھتیجی
(c) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی
(d) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی

8. آپ خلیفہ عبدالملک بن مروان کے _____ اور داماد تھے:
(a) بھتیجے (b) نواسے (c) کزن (d) پوتے

9. آپ نے وفات پائی:
(a) تیس سال کی عمر میں (b) چالیس سال کی عمر میں
(c) پچاس سال کی عمر میں (d) ساٹھ سال کی عمر میں

10. آپ نے کس سن ہجری میں وفات پائی:
(a) ۱۰۳ھ (b) ۱۰۲ھ (c) ۱۰۱ھ (d) ۱۰۰ھ

11. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے خصائل
(b) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت نامہ
(c) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے
(d) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی فتوحات

پیراگراف نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے بنوامیہ کے جتنے بھی لوگ حاکم بنے، انھوں نے بیت المال کو اپنا ذاتی خزانہ بنایا اور لوگوں سے مال چھین کر اپنے عیش و آرام پر خرچ کرتے رہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفۂ مسلمین بننے کے بعد نہ صرف اپنا سارا مال و اسباب بیت المال میں جمع کرایا، بلکہ اپنی بیوی کے سارے زیورات بھی حکومت کے خزانے کی نذر کر دیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی، جو ایک خلیفہ کی بیٹی اور اب ایک خلیفہ کی بیوی تھیں، چاہتیں تو حکم ماننے سے انکار کر دیتیں، مگر آفرین ہے کہ انھوں نے بھی اپنے جہیز میں ملے ہوئے تمام زیورات اور جواہر ریاست کے خزانے میں جمع کرا دیے۔ دراصل یہ تقویٰ کا راستہ ہے، جسے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا، کیوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جانتے تھے کہ یہ مال و متاع جو اُن کے پاس ہے، اُن کے بڑوں نے ظلم کر کے اکٹھا کیا ہے۔

اپنا عملی نمونہ پیش کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تمام رشتہ داروں اور بنوامیہ کے سرداروں سے، لوگوں کا چھینا ہوا مال واپس لیا۔ بنوامیہ کے پاس جو ناجائز دولت، جاگیریں اور دوسروں سے چھینی ہوئی زمینیں تھیں، وہ بھی واپس لیں اور انھیں اصل حق داروں کے حوالے کیا۔

بنوامیہ کے حکمرانوں نے حاکم و محکوم میں ایک سماجی تفریق پیدا کر دی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ امتیاز ختم کر کے سماجی مساوات اور عدل و انصاف کی راہ ہموار کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ملازموں کو اپنے احترام میں کھڑے ہونے سے روک دیا، حتیٰ کہ ملازموں کے برابر بیٹھتے اور اُن کی خدمت کر کے خوش ہوتے تھے۔

1. بنوامیہ کے جتنے بھی حاکم بنے انھوں نے بیت المال کو بنا لیا:
(a) قومی خزانہ (b) خصوصی خزانہ (c) ملکی خزانہ (d) ذاتی خزانہ

2. حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفہ بننے کے بعد اپنا سارا مال جمع کرا دیا:
(a) بیت المقدس میں (b) بیت المال میں
(c) بیت الخزانہ میں (d) بیت الحجاج میں

3. حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے راستہ اختیار کیا:
(a) اللہ کا (b) نیکی کا (c) تقویٰ کا (d) پاکیزگی کا

4. وہ جانتے تھے کہ یہ مال و متاع ظلم کر کے اکٹھا کیا ہے:
(a) ان کے وزیروں نے (b) ان کے بڑوں نے
(c) ان کے بھائیوں نے (d) ان کے دوستوں نے

5. _____ کے سرداروں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کا چھینا ہوا مال واپس لیا:
(a) بنوہاشم (b) بنوعباس (c) بنوامیہ (d) بنوعبدالمطلب

6. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ اور ان کے کارنامے
(b) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی حکمرانی
(c) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی سادگی
(d) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی سلطنت

پیراگراف نمبر 3:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

سادگی، مجرد انکسار اور پرہیزگاری کا یہ عالم تھا کہ جب ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سخت بیمار تھے، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک میلا کرتا پہن رکھا ہوتا تھا۔ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کی غرض سے آیا کرتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اُسی میلے کرتے میں لوگوں سے ملتے۔ یہ صورت حال دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی کے بھائی نے اپنی بہن سے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کرتا بدل دیا جائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی نے کہا: خدا کی قسم! ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی دوسرا کرتا نہیں ہے۔ ذرا سوچیے! یہ ایک ایسے شخص کے تقویٰ کا ذکر ہے، جو خلیفۃ المسلمین بننے سے پہلے ایک بار پہنا ہوا لباس دوسری بار پہننا گوارا نہ کرتا تھا۔ سچ ہے کہ احکامِ الٰہیہ کو وہی شخص دوسروں پر لاگو کر سکتا ہے، جو خود اپنے اُوپر انھیں لاگو کر سکتا ہو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی اصلاحات سے جہاں عام لوگ خوش تھے، وہاں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے رشتے دار اور بنوامیہ کے طبقے کے اُمرا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سخت ناخوش اور نالاں تھے، اس لیے وہ تمام آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ سچا اور خدا ترس انسان، بُرے لوگوں سے برداشت نہیں ہوتا، سو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مخالفین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرنے کی گھناؤنی سازش کی۔ انھوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خادم کو ایک ہزار اشرفیوں کا لالچ دے کر اپنی سازش میں شریک کر لیا اور اس کے ہاتھوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زہر دلوا دیا۔ بستر مرگ پر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس خادم سے حقیقت حال دریافت کی تو اس نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے معاف کر دیا اور کہا کہ وہ اشرفیاں بیت المال میں جمع کروا دو اور میرے مرنے سے پہلے یہاں سے بھاگ جاؤ۔

1. بیماری کی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہن رکھا تھا:
(a) سونے کا تاج (b) شاہی لباس
(c) میلا کرتا (d) قیمتی چوغہ

2. بیوی نے کہا: خدا کی قسم! ان کے پاس کوئی دوسرا نہیں ہے:
(a) لباس (b) سونے کا تاج (c) کرتا (d) جامہ دار چوغہ

3. مخالفین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف گھناؤنی سازش کی:
(a) قید کرنے کی (b) قتل کرنے کی
(c) بدلہ لینے کی (d) سلطنت چھیننے کی

4. انہوں نے ایک خادم کو لالچ دے کر اپنی سازش میں شریک کر لیا:
(a) ایک سو اشرفیوں کا (b) ایک ہزار اشرفیوں کا
(c) ایک لاکھ اشرفیوں کا (d) ایک کروڑ اشرفیوں کا

5. مخالفین نے خادم کے ہاتھوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دلوایا:
(a) پیغام (b) زہر (c) لباس (d) تحفہ

باب نمبر: 14 ادب کی اہمیت

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لیچر	ہلکا پھلکا مضمون، اخبار میں لکھا جانے والا مضمون	مروت	رواداری، بھلائی، نیکی
تقلید	پیروی کرنا، پیچھے جانا	مترادف	ہم ردیف، ہم معنی ایک جیسا
موروثی	ورثے میں ملا ہوا، والدین کی طرف سے کسی چیز کا ملنا	عبور	طے کرنا، گزر جانا
اصناف	صنف کی جمع، ایک ہی نسل کی اشیا	جمال	خوبصورتی
عکاسی	عکس لینا، تصویر کشی	توازن	تناسب
خوش خلقی	اچھا اخلاق	وابستہ	بندھا ہوا، تعلق والا
تخلیق	پیدا کرنا	متن	لکھی ہوئی چیز
ہائیکو	ایک دوسرے سے، آپس میں	غزل	نظم کی ایک صنف جس میں عشق و محبت کا ذکر ہوتا ہے
مرثیہ	وہ نظم جس میں مردے کے اوصاف بیان کیے گئے ہوں	افسانہ	فرضی کہانی
آپ بیتی	اپنی زندگی کے واقعات	تھکا ماندہ	تھکا ہوا
بسر کرنا	گزارنا	اسلوب	طریقہ، لکھنے کا ڈھنگ

Scanned with CamScanner

روگردانی کرنا	منہ پھیرنا، انکار کرنا	قطع تعلق	تعلق ختم کرنا، میل جول
منکشف	کھلنا، ظاہر ہونا، واضح ہونا، پتا چلنا	تکریم	عزت واحترام کرنا، ادب کرنا
ذوق	شوق	چلن	کردار
انسائیکلوپیڈیا	دائرۃ المعارف، وہ کتاب جس میں تمام علوم وفنون سے متعلق معلومات موجود ہوں	برتنا جانا	استعمال ہونا
تحریر	لکھنا	ملاپ	ملنا
نظم	لڑی میں پرونا، کسی مضمون کا اشعار کی صورت میں ہونا	آسودگی	خوشحالی
شائستگی	اچھا طریقہ	اقدار	قدر کی جمع، عزت، بزرگی
فرحت	خوشی، شادمانی	محض	صرف
آلات	آلہ کی جمع، اوزار، ہتھیار		

خلاصہ:

ادب عربی کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے حیرت انگیز چیز۔ عادت اور طرزِ عمل کا ایسا معیار جو تعریف کے قابل ہو۔ اردو انسائیکلوپیڈیا کی جلد دوم میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے "عادت، موروثی معیار، طرزِ عمل، دستور جو انسان اپنے آباؤ اجداد اور ایسے بزرگوں سے حاصل کرتا ہے جنہیں قابلِ تقلید سمجھا جاتا ہے"۔

بخامیہ میں یہ لفظ شاعری اور علمی وادبی تحریروں کے لیے رائج ہوا عباسی دور میں ادب کو تہذیب اور شہری زندگی کی شائستگی کے لیے استعمال کیا گیا۔ پہلی صدی ہجری میں ادب کو درج بالا معنوں کے ساتھ علم کے لیے بھی استعمال کیا جانے لگا۔ لفظ ادب دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے، پہلا معنی میں یہ لفظ عزت واحترام کے لیے استعمال ہوتا ہے اور دوسرے معنوں میں ادب وہ ہے جس میں انسانی زندگی کا اور اس سے وابستہ ہر چیز کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایسی تحریر ہوتی ہے جسے پڑھ کر نہ تو اکتاہٹ ہوتی ہے اور نہ ہی دباؤ بلکہ انسان اپنے آپ کو ہلکا محسوس کرتا ہے۔ ادب تخلیقی زبان سے وجود میں آتا ہے۔ اس کے لیے زبان پر مجبور ہونا لازمی ہے، دنیا میں موجود تمام زبانوں میں ادب موجود ہوتا ہے کچھ تحریریں ادبی ہوتی ہیں اور کچھ غیر ادبی۔ سائنسی جغرافیائی نفسیاتی، معاشرتی تحریریں، اخباری خبریں اور صحافتی کالم غیر ادبی تحریروں میں شمار ہوتے ہیں اور ایسی تحریر جس میں جذبات واحساسات کا باہمی ملاپ ہو ادبی تحریر کہلاتی ہے ادب کی دو بنیادی اقسام ہیں، شاعری اور نثر۔ نظم غزل، قصیدہ اور مرثیہ شاعری کی ضمن میں آتے ہیں اور افسانہ، کہانی، ناول، ڈراما، مضمون وغیرہ نثر کے ضمن میں آتے ہیں۔ ادب کا مطالعہ انسانوں کو دنیا کے حالات سے باخبر کرتا ہے، ان کو اچھے برے میں تمیز کرنا سکھاتا ہے اور معاشرتی تقاضوں کو سمجھتے ہوئے بہتر زندگی گزارنے کے اصول سے آگاہ کرتا ہے ادب انسانی معاشرے کو انسانیت سے نزدیک تر رکھتا ہے اگر انسانی معاشرہ ادب سے منہ پھیرے گا تو انسان کے لیے اس دنیا میں سکون سے زندگی بسر کرنا دشوار ہو جائے گا۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ سبق "ادب کی اہمیت" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) غیر ادبی تحریریں کون سی ہوتی ہیں؟

جواب: سائنسی، جغرافیائی، نفسیاتی، معاشرتی تحریریں، اخباری خبریں اور صحافتی کالم غیر ادبی تحریریں ہوتی ہیں۔

(ب) ادبی تحریریں کون سی ہوتی ہیں؟

جواب: ادبی تحریر وہ ہوتی ہے جس میں حقائق کے ساتھ ساتھ جذبات واحساسات کا باہمی ملاپ ہو۔ ادبی تحریروں میں افسانہ، کہانی، ناول، ڈراما، مضمون، آپ بیتی، سفر نامہ غیرہ شامل ہوتے ہیں۔

(ج) اُردو انسائیکلوپیڈیا "دائرہ معارف اسلامیہ" میں ادب کی کیا تعریف کی گئی ہے؟

جواب: اردو انسائیکلوپیڈیا "دائرہ معارف اسلامیہ" کی جلد دوم میں ادب کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

"اپنے قدیم ترین مفہوم میں اسے سنت کا مترادف سمجھا جاتا ہے یعنی عادت، موروثی معیار، طرزِ عمل، دستور، جو انسان اپنے آباؤ اجداد اور ایسے بزرگوں سے حاصل کرتا ہے جنہیں قابلِ تقلید سمجھا جاتا ہے۔

(د) ادب کا مطالعہ ہمیں کن چیزوں میں فرق کرنا سکھاتا ہے؟

جواب: ادب کا مطالعہ اچھے اور بُرے میں تمیز کرنا سکھاتا ہے۔ نیک وبد کے فرق کو واضح کرتا ہے۔ معاشرے کی اچھی بُری اقدار کو پرکھنے میں مدد دیتا ہے اور یہ پرکھ انسان کو زندگی کے صحیح رُخ کی طرف راہ نمائی میں مدد دیتی ہے۔

(ہ) بخامیہ کے دور میں ادب کا لفظ کن معانی میں رائج ہوا؟

جواب: بخامیہ کے دور میں یہ لفظ شاعری اور علمی وادبی تحریروں کے لیے رائج ہو گیا۔

۲۔ سبق "ادب کی اہمیت" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) ادب لفظ ہے:

(i) اردو زبان کا (ii) فارسی زبان کا

(iii) عربی زبان کا (iv) ترکی زبان کا

(ب) "دائرہ معارف اسلامیہ" کتاب ہے:

(i) سوانح عمری (ii) ناول (iii) ڈراما (iv) انسائیکلوپیڈیا

(ج) ہر لکھی ہوئی چیز کو کہتے ہیں:

(i) نثر (ii) متن (iii) مضمون (iv) شاعری

(د) لفظ ادب "علم" کے طور پر برتا جانے لگا:

(i) پہلی صدی ہجری میں (ii) دوسری صدی ہجری میں

(iii) تیسری صدی ہجری میں (iv) زمانہ جاہلیت میں

(ہ) ادب بنیادی طور پر فراہم کرتا ہے:

(i) رنج وغم (ii) آسودگی ودخوشی (iii) پشیمانی وملال (iv) مال ودولت

(و) روزمرہ زندگی گزارنے کے آداب سے آشنا کرتا ہے:

(i) سائنسی علم (ii) نئی نئی ایجادات (iii) ادب (iv) مشینیں

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں:

الفاظ	معانی
معارف	معرفت کی جمع، جان پہچان، علم وفضل، نام ور لوگ
سنت	طریقہ
عبور	طے کرنا، گزر جانا
تکریم	ادب واحترام کرنا
آسودگی	خوشحالی
اصلاح	بہتری
ارتقا	ترقی، اوپر چڑھنا
روگردانی	منہ پھیرنا، انکار کرنا

۴۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

الفاظ	جمع
مفہوم	مفاہیم
علم	علوم
متن	متون
احساس	احساسات
جذبہ	جذبات
دور	اَدوار
شے	اشیا
قدر	اقدار
صفت	صفات

۵۔ درج ذیل الفاظ وتراکیب کو جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
شائستگی	با اخلاق لوگ ہر کام شائستگی سے کرتے ہیں۔
تمیز	ادب کا مطالعہ اچھے اور برے میں تمیز کرنا سکھاتا ہے۔
ادب	ادب انسانی معاشرے میں سے حیوانیت کو دور کرتا ہے۔
حیرت انگیز	ہوائی جہاز ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔
آباؤ اجداد	پاکستان کو ہم نے اپنے آباؤ اجداد کی قربانیوں سے حاصل کیا ہے۔
اُکتاہٹ	مسلسل ایک ہی کام کرنے سے انسان کو اکتاہٹ محسوس ہوتی ہے۔
آسودگی	بہار کا موسم کسانوں کے لیے آسودگی کا پیغام لاتا ہے۔
خیر وشر	قرآن نے خیر وشر دونوں راستوں سے ہمیں آگاہ کیا ہے۔
احساسِ مروت	ہر ایک کے آرام وسکون کا خیال رکھنا احساسِ مروت کہلاتا ہے۔

۶۔ سبق "ادب کی اہمیت" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) ادب عربی زبان کا لفظ ہے۔

(ب) عباسی دور میں ادب کو تہذیب اور شہری زندگی کی شائستگی کے لیے استعمال کیا گیا۔

(ج) ہر لکھی ہوئی چیز کو متن کہتے ہیں۔

(د) ادب کے مطالعے سے ہم خیر اور شر میں تمیز کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔

(ہ) ادب انسانی معاشرے کو انسانیت سے نزدیک تر رکھتا ہے۔

۷۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر صحیح تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
معارف	مَعَارِف
تقلید	تَقْلِیْد
صفت	صِفَت
متن	مَتَن
عبور	عُبُوْر
مطالعہ	مُطَالَعَہ
نثر	نَثْر
اُمور	اُمُوْر
لطف	لُطْف

۸۔ سبق "ادب کی اہمیت" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	ادب غیر تخلیقی زبان سے وجود میں آتا ہے۔	درست / ✓ غلط
(ب)	یہ لفظ زمانہ جاہلیت سے اب تک استعمال ہوتا چلا آرہا ہے۔	درست / ✓ غلط
(ج)	شاعری اور نثر ادب کی دو بنیادی قسمیں ہیں۔	✓ درست / غلط
(د)	ادب انسانی معاشرے کو انسانیت سے دور کر دیتا ہے۔	درست / ✓ غلط
(ہ)	"دائرہ معارف اسلامیہ" اُردو انسائیکلوپیڈیا ہے۔	✓ درست / غلط

Scanned with CamScanner

۹۔ متن میں دیے گئے علامہ اقبال ؒ کے شعر کی تشریح کریں۔

جواب: علامہ اقبال ؒ نے اس شعر میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ حقیقت میں ادب انسان کی راحت وسکون کا باعث ہے، سائنسی ایجادات سے اگر چہ انسان کو سہولیات میسر آئی ہیں لیکن وہ سب اطمینان قلب کا باعث نہیں بن سکتیں۔ اگر ادب نہ ہو تو معاشرہ محض مشینی انداز اختیار کر لے اور زندگی کی عام خوشیاں انسان سے دور ہو جائیں۔

۱۰۔ ہیڈ ماسٹر اہیڈ مسٹریس کے نام، غیر حاضری کی بنیاد پر سکول سے نام خارج ہونے کی صورت میں دوبارہ داخلے کے لیے درخواست تحریر کریں۔

جواب:

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول.....

جناب عالی!

گزارش ہے کہ گزشتہ دنوں میرے والد صاحب اچانک بیمار ہو گئے تھے۔ ان کی حالت اس قدر بگڑ گئی تھی کہ انہیں ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ ان کی دیکھ بھال کے لیے میرے سوا گھر میں کوئی اور فرد موجود نہ تھا چنانچہ مجبوری کے اس عالم میں مجھے والد صاحب کے پاس پورا ایک ہفتہ ہسپتال میں رہنا پڑا۔ اس پریشانی میں میں درخواست رخصت بھی نہ بھیج سکا۔ خدا کے فضل وکرم سے والد صاحب کی طبیعت اب کافی بہتر ہے۔ آج میں سکول میں حاضر ہوا ہوں تو معلوم ہوا کہ طویل غیر حاضری کی وجہ سے میرا نام خارج ہو چکا ہے۔

آپ سے مودبانہ التماس ہے کہ میرے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میرا نام دوبارہ داخل کیا جائے تا کہ میں اپنی تعلیم جاری رکھ سکوں۔

آپ کی بے حد نوازش ہوگی۔

العارض

آپ کا فرماں بردار شاگرد رول نمبر 12 جماعت ہشتم

۱۱۔ کالم: الف میں درج فعل مجہول والے جملوں کو فعل معروف میں تبدیل کر کے کالم: ب میں لکھیں۔

	کالم: الف	کالم: ب
(الف)	درخت کاٹا گیا۔	اس نے درخت کاٹا۔
(ب)	کرسی بنائی جاتی ہے۔	اس نے کرسی بنائی۔
(ج)	سیر کی جائے گی۔	وہ سیر کرے گا۔
(د)	تقریر ہوگی۔	وہ تقریر کرے گی۔
(ہ)	اچھی گفتگو کی جا رہی ہے۔	وہ اچھی گفتگو کر رہا ہے۔

سرگرمیاں:

۱۔ اُردو کے پانچ بڑے شاعروں کا ایک ایک شعر اپنی کاپی میں تحریر کریں۔

۲۔ جماعت کے کمرے میں طلبا گپ میں بیت بازی کا مقابلہ کریں۔

۳۔ ہر طالب علم اپنے اُستاد سے پوچھ کر کسی اُردو کی کوئی کتاب پڑھے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو اُردو ادب کے آغاز و ارتقا کا مختصر سا تعارف کرائیں۔

۲۔ طلبہ کو مختلف اصناف ادب کے بارے میں بتائیں۔

۳۔ طلبہ کو علامہ محمد اقبال ؒ کے اس شعر کے حوالے سے قائل کریں کہ ایجادات اطمینانِ قلب کا باعث نہیں ہو سکتیں، لیکن ادب حقیقی راحت کا ماخذ ہے:

ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت
احساسِ مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

معروضی وانشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

ادب عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے: حیرت انگیز چیز۔ عادت اور طرزِ عمل ایسا معیار جو داد کے قابل ہو۔ "اُردو انسائیکلو پیڈیا، دائرہ معارف اسلامیہ" کی جلد دوم میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے:-

"اپنے قدیم ترین مفہوم میں اسے سنت کا مترادف سمجھا جاتا ہے۔ یعنی عادت موروثی، معیار طرزِ عمل، دستور، جو انسان اپنے آباؤ اجداد اور ایسے بزرگوں سے حاصل کرتا ہے، جنہیں قابل تقلید سمجھا جاتا ہے"۔

وقت گزرنے کے ساتھ اس لفظ کے معانی میں تبدیلیاں آتی رہی ہیں۔ پھر یہ لفظ توازن، حُسنِ ترتیب، شائستگی، خوش خلقی اور اعلیٰ روحانی صفات کی حکاسی کے طور بھی استعمال ہونے لگا۔ بنوامیہ کے دور میں یہ لفظ شاعری اور علمی وادبی تحریر وزبان کے لیے رائج ہو گیا۔ عباسی دور میں ادب کو تہذیب اور شہری زندگی کی شائستگی کے لیے استعمال کیا گیا۔ پہلی صدی ہجری میں ادب کو درج بالا معانی کے ساتھ "علم" کے لیے بھی برتا جانے لگا۔

1. ادب کس زبان کا لفظ ہے:
(a) اردو (b) عربی (c) فارسی (d) بلوچی

2. ادب کا مطلب ہے:
(a) نئی چیز (b) پرانی چیز (c) حیرت انگیز (d) خوبصورت چیز

3. قدیم ترین مفہوم میں ادب کو مترادف سمجھا جاتا ہے:
(a) اسلام کا (b) سنت کا (c) طرز کا (d) طریقے کا

4. وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں آتی رہی ہیں:
(a) اس لفظ کے معانی میں (b) اس لفظ کی تشریح میں
(c) اس لفظ کی وضاحت میں (d) اس لفظ کے مفہوم میں

5. یہ لفظ شاعری اور علمی ادبی تحریروں کے لیے رائج ہو گیا:
(a) بنوعباس کے دور میں (b) بنوامیہ کے دور میں
(c) بنوہاشم کے دور میں (d) بنوسالم کے دور میں

6. ادب کو تہذیب اور شہری زندگی کی شائستگی کے لیے استعمال کیا گیا:
(a) عباسی دور میں (b) اموی دور میں
(c) انگریزی دور میں (d) اسرائیلی دور میں

7. ادب کو علم کے لیے بھی برتا جانے لگا:
(a) پہلی صدی ہجری میں (b) دوسری صدی ہجری میں
(c) تیسری صدی ہجری میں (d) چوتھی صدی ہجری میں

8. "تقلید" کے معنی ہیں:
(a) مدد کرنا (b) جنگ لڑنا (c) پیروی کرنا (d) عبادت کرنا

9. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) ادب کی مثال (b) ادب کا استعمال (c) ادب کی اہمیت (d) ادب کا مفہوم

سوال نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

لفظ ادب دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک معنی میں یہ لفظ، دوسروں کی عزت، تکریم، احترام کے لیے استعمال ہوتا ہے، یعنی: Respect۔ کہتے ہیں: با ادب، بانصیب۔

دوسرے معنوں میں ادب وہ ہے، جس میں انسانی زندگی کا اور اس سے وابستہ ہر شے کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ تحریر ایسی ہوتی ہے، جسے پڑھ کر نہ تو اکتاہٹ ہوتی ہے اور نہ ہی پڑھنے والے پر کوئی ذہنی دباؤ پڑتا ہے۔ بلکہ ایسی تحریر پڑھ کر انسان اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہے۔

ادب، تخلیقی زبان سے وجود میں آتا ہے اور اس کے لیے زبان پر عبور ہونا لازم ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھی جائے کہ ادب دنیا کی ہر زبان میں تخلیق ہوتا ہے۔ عربی، فارسی، چینی، جرمن، انگریزی، پنجابی، سندھی، بلوچی، پشتو، براہوی غرض دنیا کی ہر زبان میں ادب موجود ہے۔

ہر لکھی ہوئی چیز کو متن (Text) کہا جاتا ہے، تاہم ہر لکھی ہوئی تحریر ادب نہیں کہلاتی۔ کچھ تحریریں ادبی ہوتی ہیں اور کچھ غیر ادبی، سائنسی، جغرافیائی، نفسیاتی، معاشرتی تحریریں، اخباری خبری اور صحافتی کالم غیر ادبی تحریروں میں شمار ہوتے ہیں۔

جب کہ ادبی تحریر وہ ہوتی ہے، جس میں حقائق کے ساتھ ساتھ جذبات واحساسات کا باہمی ملاپ ہو۔ انگریزی میں ادب کو Literature کہا جاتا ہے۔

1. ادب کتنے معنوں میں استعمال ہوتا ہے:
(a) ایک (b) دو (c) تین (d) چار

2. ادبی تحریر پڑھ کر انسان اپنے آپ کو محسوس کرتا ہے:
(a) بوجھل (b) پریشان (c) ہلکا پھلکا (d) بیمار

3. ادب (Literature) وجود میں آتا ہے:
(a) علاقائی زبان سے (b) ملکی زبان سے
(c) تخلیقی زبان سے (d) مادری زبان سے

4. لکھی ہوئی چیز کو کہا جاتا ہے:
(a) مضمون (b) نثر (c) تحریر (d) متن

5. ہر لکھی ہوئی تحریر نہیں کہلاتی:
(a) ادب (b) نثر (c) مضمون (d) مقالہ

6. سائنسی، جغرافیائی، نفسیاتی، معاشرتی تحریریں شمار ہوتی ہیں:
(a) ادبی تحریروں میں (b) نثری تحریروں میں
(c) غیر ادبی تحریروں میں (d) شاعرانہ تحریروں میں

7. انگریزی میں ادب کو کہا جاتا ہے:
(a) Essay (b) Poem (c) Story (d) Literature

8. "تحریر" کے معنی ہیں:
(a) پڑھی ہوئی چیز (b) لکھی ہوئی چیز (c) سنی ہوئی چیز (d) دیکھی ہوئی چیز

سوال نمبر 3:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

ادب کی دو اقسام بنیادی حیثیت کی حامل ہیں: شاعری اور نثر۔ شاعری کی ضمنی اقسام نظم، غزل، قصیدہ، مرثیہ اور رُباعی وغیرہ ہیں، جب کہ نثر میں افسانہ، کہانی، ناول، ڈراما، مضمون، آپ بیتی اور سفر نامہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ادب کا بنیادی مقصد انسانوں کو ذہنی طور پر آسودگی اور خوشی فراہم کرنا ہوتا ہے۔ ایک ادیب یا شاعر کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات کو اپنی تحریروں کے ذریعے سے محفوظ کرے اور معاشرے کی صورت حال کو اپنے انداز میں بیان کرے۔ ادب دراصل معاشرے کا آئینہ ہوتا ہے۔ معاشرے میں جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ ادب اُسے مختلف اصناف کے ذریعے سے ہمارے سامنے لاتا ہے، جس سے معاشرے کا اصل چہرہ اور حقائق ہمارے سامنے منکشف ہوتے ہیں۔

ادب کا مطالعہ انسانوں کو جہاں دنیا کے حالات وواقعات سے آگاہ کرتا ہے، وہیں

Scanned with CamScanner

اُن حالات سے سبق دے کر اصلاح اور بہترین کی صورت پیدا کرتا ہے۔ ادب کا مطالعہ اچھے اور بُرے میں تمیز کرنا سکھاتا ہے۔ نیک و بد کے فرق کو واضح کرتا ہے۔ معاشرے کی اچھی بُری اقدار کو پرکھنے میں مدد دیتا ہے اور یہ پرکھنے انسان کو زندگی کے صحیح رُخ کی طرف راہ نمائی میں مدد دیتی ہے۔

1. ادب کی کتنی اقسام بنیادی حیثیت کی حامل ہیں:
(a) ایک (b) دو (c) تین (d) چار

2. ادب کی کون سی اقسام بنیادی حیثیت کی حامل ہیں:
(a) شاعری اور نظم (b) نظم اور نثر (c) مقالہ اور مضمون (d) شاعری و نثر

3. نظم، غزل، قصیدہ اور مرثیہ اقسام ہیں:
(a) نثر کی (b) مضمون کی (c) شاعری کی (d) ڈراما کی

4. افسانہ، کہانی، ناول، ڈراما، مضمون اقسام ہیں:
(a) نثر کی (b) مضمون کی (c) شاعری کی (d) ڈراما کی

5. ادب کا مقصد انسانوں کو ذہنی طور پر فراہم کرنا ہوتا ہے:
(a) پریشانی (b) دباؤ (c) خوشی (d) غمی

6. ادب دراصل معاشرے کا ہوتا ہے:
(a) پروانہ (b) آئینہ (c) دیوانہ (d) پیمانہ

7. اچھے اور برے میں تمیز کرنا سکھاتا ہے:
(a) نظم کا مطالعہ (b) مقالے کا مطالعہ (c) ادب کا مطالعہ (d) افسانے کا مطالعہ

8. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) ادب کی بنیادی اقسام اور اس کے فوائد (b) ادب کی اہمیت و فضیلت
(c) ادب کے کرشمے (d) ادب کا تعارف

باب نمبر: 15 مل کے رہو

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ناز	فخر، لاڈ، پیار، فخر	چمن	باغ
شمع ہدایت	ہدایت کی روشنی	آبا	اب کی جمع، والد، باپ، بزرگ
فولاد	نہایت سخت لوہا، مضبوط	اجڑنا	برباد ہونا، تباہ ہونا
شہید	خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والا	ملت	قوم، دین، مذہب

رسوائی	ذلت، بدنامی	رنجش	ناراضی، آزردگی، بگاڑ
تسبیح	اللہ کی پاکی بیان کرنا، دانوں کی لڑی	لہو	خون
وطن	ملک		

خلاصہ: اس نظم (مل کر رہو) میں شاعر مسرور انور اتحاد و یگانگت کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے قوم کو اتحاد کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کرۂ ارض کی ساری دنیا کے لیے پیار کی پہچان بنو اور ایسے انسان بنو جس پر اللہ تعالیٰ بھی ناز کرے کیا تمھیں معلوم ہے کہ ہم نے کتنی لاتعداد جانیں قربان کر کے یہ وطن حاصل کیا ہے اور اس خطّے کے ٹکڑے کو حاصل کرنے کے لیے کتنے لوگوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ اس وطن کی حفاظت کرو اور اپنے ہاتھوں سے اسے برباد نہ کرو۔ اس کے حصول میں شہدا نے اپنا خون بہایا ہے اس کو یاد رکھو آپس میں لڑائی جھگڑا مت کرو ورنہ ایک دن تم بزدل ہو کر مغلوب ہو جاؤ گے اور وطن کو ہاتھوں سے گنوا دو گے۔ اپنے وطن کی ناراضیاں ترک کرو اور آپس میں محبت کو فروغ دو ایک تسبیح کے دانوں کی مانند ایک اور نیک بن جاؤ۔ اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلو اور ایسے انسان بنو جس پر اللہ تعالیٰ بھی ناز کرے۔

اشعار کی تشریح

ساری دنیا کے لیے، پیار کی پہچان بنو
جس پہ اللہ کرے ناز، وہ انسان بنو

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے ہم وطنو کو آپس میں اتحاد و یگانگت کے ساتھ زندگی گزارنے کی تلقین کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے ہم وطنو! تم ساری دنیا کے مسلمانوں میں پیار کی دولت بانٹو اور سب کو متحد کرو اور نیک اعمال اختیار کر کے اللہ کے ایسے نیک بندے بنو جس پر اللہ تعالیٰ فخر کرے۔

کتنی قربانیاں دے کے، یہ وطن پایا ہے
پھول اُجڑے ہیں ہزاروں، تو چمن پایا ہے

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے ہم وطنو سے پوچھتا ہے کہ کیا تمھیں معلوم ہے کہ ہم نے آزادی کا سانس لینے کے لیے اس ملک عزیز کو کتنی جانیں قربان کر کے حاصل کیا ہے۔ ہزاروں، لاکھوں جانیں قربان کر کے ہم نے پاکستان کی صورت میں اس چمن کو حاصل کیا ہے۔

یہ چمن، اپنے ہی ہاتھوں سے نہ برباد کرو
اس میں شامل ہے، شہیدوں کا لہو یاد کرو

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے ہم وطنو کو اپنے ملک کی حفاظت کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے ہم وطنو! خدا نے ہمیں یہ وطن بڑی قربانیوں کے بعد عطا کیا ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے دوران اپنی جانوں کو شہید کرنے والوں کا خون یاد رکھو۔ اس باغ کو اپنے ہی ہاتھوں سے برباد نہ کرو۔

تم، جو آپس میں لڑو گے تو بکھر جاؤ گے
ملک ہی جب نہ رہے گا تو کدھر جاؤ گے؟

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے ہم وطنو کو آپس میں پیار محبت کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے ہم وطنو! آپس میں لڑائی جھگڑا مت کرو اگر تم آپس میں لڑائی کرو گے تو تمہاری طاقت ختم ہو جائے گی اور تم منتشر ہو جاؤ گے۔ اور دشمن تم پر غالب آ جائے گا۔ اور وہ تم سے تمہارا ملک چھین لے گا۔ تب تم کہاں جاؤ گے اور کہاں آزادی کی زندگی بسر کرو گے؟

قوم و ملت کی نہ رسوائی کا سامان بنو
ساری دنیا کے لیے، پیار کی پہچان بنو

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے ہم وطنو کو کہتا ہے کہ اپنی قوم کی عزت کا ذریعہ بنو اس کی ذلت اور رسوائی کا ذریعہ نہ بنو۔ آپس میں ایک دوسرے میں پیار و محبت کے جذبات بانٹو۔

ایک ہم سب کا خدا، ایک ہمارا ہے رسولؐ
رنجشیں بھول کے، اپناؤ محبت کے اُصول

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے میرے ہم وطنو! ہم سب کا خدا ایک ہے اور ہم سب کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی ایک ہے اپنے خدا کے احکامات اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ناراضیاں اور رنجشیں ترک کر دو اور آپس میں محبت کے جذبات کو اپناؤ۔

ایک ہی باغ کے پھولوں کی طرح، کھل کے رہو
ایک تسبیح کے دانوں کی طرح مل کے رہو

تشریح: اس شعر میں شاعر ہم وطنو کو ایک تسبیح کی مثال کے ذریعے اتحاد کی تلقین کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے ہم وطنو! آپس میں ایک باغ کے پھولوں کی طرح مل کر رہو اور ایک تسبیح کے دانوں کی طرح متحد رہو۔

ایک ہو جاؤ، تو فولاد کی طاقت ہو تم
ساری دنیا کے لیے، شمع ہدایت ہو تم

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے ہم وطنو کو آپس میں ایک ہونے کی تلقین کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے ہم وطنو! اگر تم آپس میں ایک ہو جاؤ تو فولاد کی طرح بن جاؤ گے کوئی دشمن تمہارا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ تم ساری دنیا میں امن کا پیغام پھیلاؤ اور ہر ایک کے لیے ہدایت کی روشنی بن جاؤ۔

اپنے آبا کی طرح صاحبِ ایمان بنو
جس پہ اللہ کرے ناز وہ انسان بنو

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے ہم وطنوں کو اپنے آباؤ اجداد کی تقلید کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے ہم وطنو! اپنے آباؤ اجداد کے نقشِ قدم پر چلو جس طرح انہوں نے آپس میں پیار اور محبت سے زندگی گزاری ہے تم بھی ان کی پیروی کرو تم ایسے نیک اعمال اختیار کرو کہ خدا بھی تم پر فخر کرے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ نظم "مل کے رہو" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) ہم نے یہ وطن کیسے حاصل کیا؟
جواب: ہم نے یہ وطن لاکھوں جانوں کی قربانیاں دے کر حاصل کیا ہے۔

(ب) شاعر نے ہمیں کیسا انسان بننے کی تلقین کی ہے؟
جواب: شاعر نے ہمیں ایسا انسان بننے کی تلقین کی ہے کہ جو ہر ایک سے پیار محبت سے پیش آئے اور جس پر اللہ تعالیٰ ناز کرے۔

(ج) اتحاد و یگانگت کے کیا فائدے ہیں؟
جواب: اتحاد و یگانگت اختیار کرنے سے کوئی بھی قوم سیسہ پلائی دیوار کی طرح مضبوط اور فولاد کی طرح طاقتور بن جاتی ہے اور کوئی دشمن بھی اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔

(د) شاعر نے نااتفاقی کے انجام کو کیسے بیان کیا ہے؟
جواب: شاعر نے نااتفاقی کے انجام کے بارے میں کہا ہے کہ اگر تم نااتفاقی کے باعث آپس میں لڑو گے تو بزدل ہو جاؤ گے۔ تمہاری طاقت، رعب، دبدبہ، سب ختم ہو جائے گا اور دشمن تم پر حاوی ہو جائے گا اور تم سے تمہارا ملک چھین لے گا تب تم کہاں جا کر آزادی کا سانس لو گے۔

(ہ) کس طرح اور کن اصولوں پر ہمیں زندگی بسر کرنی چاہیے؟
جواب: ہمیں اتحاد کا دامن تھامتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قائم کردہ اصول و ضوابط کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے۔

۲۔(الف) نظم "مل کے رہو" میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

نار، بکھر جاؤ گے، رسوائی، رنجشیں، ملت، اپنائیں، شمع ہدایت، آبا، چمن

(i) اتحاد سے تم ترقی کرو گے مگر نا اتفاقی سے بکھر جاؤ گے
(ii) ہمارا دین چاہتا ہے کہ ہم محبت کے اصول اپنائیں
(iii) ہمیں ایسے کام کرنا ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اس امت پر ناز ہو۔
(iv) ایک سچا مسلمان پوری دنیا کے انسانوں کے لیے شمع ہدایت بن جاتا ہے۔
(v) لڑائی اور نااتفاقی کا انجام رسوائی اور بربادی ہوتا ہے۔
(vi) ہمیں نیکی کے کاموں میں اپنے عظیم آبا کی پیروی کرنا ہوگی۔
(vii) ہمارا وطن ایک چمن کی طرح ہے جس کے ہم پھل پھول ہیں۔
(viii) ہمیں چاہیے کہ رنجشیں بھلا کر اتحاد اور اتفاق سے رہیں۔

Scanned with CamScanner

(ix) ہمیں اپنی قوم وملت کے لیے فخر بن کر جینا ہوگا۔

(ب) دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کریں:

(i) ہمارے بزرگوں نے بہت سی قربانیاں دے کر یہ وطن پایا (پایا، کھویا)

(ii) پاک وطن کی بنیادوں میں شہیدوں کا لہو شامل ہے۔ (مال، لہو)

(iii) آپس میں لڑائی جھگڑے کرنے سے قوم بکھر جاتی ہے۔ (بکھر، ہمر)

(iv) ہمیں ساری دنیا کے لیے محبت و پیار کی پہچان بن کر جینا ہوگا۔ (جان، پہچان)

(v) ہم سب ایک دوسرے سے تسبیح کے دانوں کی طرح جڑے ہیں۔ (بالی، تسبیح)

(vi) اتحاد اور اتفاق سے ہم فولاد کی طرح مضبوط ہو سکتے ہیں۔ (فولاد، پتھر)

۳۔ درج ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کریں:

الفاظ	اعراب
انسان	اِنْسَانْ
ملت	مِلَّتْ
شامل	شَامِلْ
اصول	اُصُوْلْ
لہو	لَهُوْ
چمن	چَمَنْ
محبت	مَحَبَّتْ
تسبیح	تَسْبِیْحْ

۴۔ نظم ''مل کے رہو'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) کتنی قربانیاں دے کر یہ وطن پایا ہے

(ب) اس میں شامل ہے شہیدوں کا لہو یاد کرو

(ج) تم جو آپس میں لڑو گے تو بکھر جاؤ گے

(د) ملک ہی جب نہ رہے گا تو کدھر جاؤ گے

(ہ) ایک تسبیح کے دانوں کی طرح مل کے رہو

۵۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	متضاد	جملے
بربادی	آباد	ہمیں نااتفاقی سے اپنے ملک کو برباد کرنے کے بجائے اتحاد کی بدولت آباد کرنا چاہیے۔
پھول	کانٹے	پھول دھیان سے پکڑنا کہیں کانٹا نہ چبھ جائے۔

ہدایت	گمراہی	دنیا میں جب اسلام کا نور ہدایت آیا تو گمراہی کی تاریکی دور ہوگئی۔
دنیا	آخرت	دین اسلام کے مطابق زندگی گزارنا دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔
پیار	نفرت	آپ کے تعلقات میں نفرت کو پس پشت ڈال کر پیار کو فروغ دینا چاہیے۔
لڑائی	صلح	اگر آپس میں لڑائی ہو جائے تو فوراً صلح کر لینی چاہیے۔
شہید	غازی	شہید ہو یا غازی دونوں اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے لڑتے ہیں۔
رسوائی	عزت	اپنے ملک و قوم کی عزت کے بجائے رسوائی کا ذریعہ نہ بنو۔

۶۔ نیچے سطر میں دیے گئے الفاظ کے ہم آواز الفاظ دوسری سطر میں لکھیں، جنھیں قافیہ بھی کہا جاتا ہے۔

چمن	کھل	بکھر	ناز	سامان	برباد	اصول
دشمن	مِل	نکھر	باز	مہمان	آباد	فضول

۷۔ نیچے دیے گئے شعر میں ''فولاد کی طاقت'' اور ''شمع ہدایت'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ تفصیل کے ساتھ ان الفاظ کی وضاحت کریں:

ایک ہو جاؤ، تو فولاد کی طاقت ہو تم
ساری دنیا کے لیے شمع ہدایت ہو تم

جواب: شاعر کی مراد یہ ہے کہ آپس میں متحد ہو کر رہو گے تو فولاد کی طرح طاقتور بن جاؤ گے اور کوئی دشمن تمہارے مقابل نہ آ سکے گا اور آپس میں پیار محبت کے ساتھ رہو اور ایک دوسرے کے لیے ہدایت کے پیغام کی روشنی بن جاؤ۔

۸۔ درج ذیل الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کریں:

الفاظ	مذکر	مؤنث
قربانی		قربانی
چمن	چمن	
وطن	وطن	
ناز	ناز	
پیار	پیار	
دنیا		دنیا
قوم		قوم
اصول	اصول	

۹۔ نظم ''مل کے رہو'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	اس وطن کی تعمیر میں ہزاروں پھول اُجڑے ہیں۔	✓ درست / غلط
(ب)	متحد ہو جانے سے فولاد جیسی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔	✓ درست / غلط
(ج)	اس چمن میں غازیوں کا لہو شامل ہے۔	درست / ✓ غلط
(د)	ہمیں گندم کے دانوں کی طرح مل کر رہنا چاہیے۔	درست / ✓ غلط
(ہ)	ہمیں آباؤ اجداد کی طرح ایمان کی دولت سے مالا مال ہونا چاہیے۔	✓ درست / غلط

۱۰۔ نظم ''مل کے رہو'' کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: مرکزی خیال: اس نظم میں شاعر نے اہل وطن کو آپس میں متحد ہو کر اور ایک دوسرے کے ساتھ پیار محبت بانٹ کر زندگی گزارنے کی تلقین کی ہے۔

☆ ردیف کے حوالے سے الفاظ کو ترتیب دینا/الفاظ وضع کرنا:

آپ نے مشکل الفاظ کے معنی دیکھتے ہوئے لغت میں الفاظ کی ترتیب میں یہ بات ملاحظہ کی ہوگی کہ لغت میں تمام الفاظ الف ہائی ترتیب سے دیے گئے ہوتے ہیں: پہلے الف سے بننے والے لفظ ہوتے ہیں اور اُس کے بعد ب اور پھر اسی ترتیب سے دوسرے حرفوں سے۔ نیز الف الف سے بننے والا لفظ ''آ'' ترتیب میں پہلے دیا جائے گا اور ''الف ب'' سے بننے والا لفظ ''اب'' ترتیب کے حوالے سے بعد میں آئے گا جیسے کتاب، ابتدا، شاعر، بات، روشنی کو الف ہائی ترتیب کی صورت میں یوں مرتب کیا جائے گا:

ابتدا، بات، روشنی، شاعر، کتاب

ردیف وار الفاظ وضع کرنے کے لیے لفظ کے آخر میں آنے والے حریف سے اگلے لفظ کو وضع کیا جاتا ہے، مثلاً: ''اجازت'' سے بننے والے لفظ کی خصوصیت یہ ہوگی کہ اس کا پہلے حرف ''ت'' ہوگا، جیسے: ''تاریخ''۔ اسی طرح ایک لفظ کی ردیف سے اگلا اور اُس لفظ کی ردیف سے اُس سے اگلا لفظ بنایا جاتا ہے اور اسے کسی بھی حد تک پھیلایا جا سکتا ہے، جیسے:

اجازت، تاریخ، خامی، یقین، نصاب، بساط، طبیعت، تقدیر

یہ الفاظ صرف ایک لفظ: ''اجازت'' کی ردیف سے سلسلہ در سلسلہ وجود میں آئے ہیں۔

اگر آپ کے سکول میں اساتذہ، طلبہ کے مابین بیت بازی کا مقابلہ منعقد کروائے جاتے ہیں، تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہر اگلا شعر پچھلے شعر کے آخری لفظ کے آخر میں آنے والے حرف سے آغاز کیا جاتا ہے۔ ردیف وار الفاظ وضع کرنے میں بھی اسی اُصول پر عمل کیا جاتا ہے اور اس کا مقصد طلبہ کی لفظ بنانے کی صلاحیت کو بڑھانا ہوتا ہے۔

۱۱۔ اب آپ ''مشعل'' سے دس الفاظ ردیف وار وضع کریں۔

جواب: مشعل، لاٹھی، یاد، دانا، انتقام، محبت، تلخ، خالی، رنگا گنت، ہتھوار، رنگ۔

۱۲۔ بڑے بھائی کے نام خط لکھیں، جس میں اپنی تعلیمی کارکردگی سے آگاہ کیا گیا ہو۔

جواب: کمرۂ امتحان

3 جنوری ____ 20ء

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم! عرض ہے کہ آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ میں نے آٹھویں جماعت کا امتحان پاس کر لیا ہے اور میں کلاس میں اوّل پوزیشن پر آیا ہوں۔ میری اس کامیابی پر میرے دوست احباب بہت خوش ہوئے اور میرے اساتذہ نے مجھے دلی مبارک باد دی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کے پیچھے آپ کی، ابو جان اور امی جان کی دعاؤں کا اثر ہے۔ دعا کریں کہ میں اسی طرح زندگی کے ہر امتحان میں کامیاب ہوتا رہوں۔

آپ کا بھائی

ا۔ب۔ج

سرگرمیاں:

۱۔ طلبہ اس نظم کو زبانی یاد کریں اور اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔

۲۔ طلبہ اپنی کاپی پر پاکستان کے نقشے کی تصویر چسپاں کریں اور اُس نقشے میں صوبوں کے دارالحکومتوں کی نشان دہی کریں۔ ۳۔ ۱۴ اگست کے حوالے سے سکول میں ہونے والی تقریب کی روداد یعنی آنکھوں دیکھا حال تحریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ: ۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ اتحاد و یگانگت ہمارا مذہبی، ملی اور نظریاتی فریضہ اور شعار ہے۔ ۲۔ آیت قرآنی ''اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام اور تفرقے میں نہ پڑو۔'' کے حوالے سے طلبہ کو اتحاد کے ثمرات اور نااتفاقی کے مضمرات سے آگاہ کریں۔

۳۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ زریں اصول، ایمان، اتحاد اور تنظیم'' کی وضاحت کرتے ہوئے طلبہ کو اتحاد و اتفاق کی اہمیت سے روشناس کرائیں۔ ۴۔ اس نظم کے تناظر میں تحریک پاکستان کے چیدہ چیدہ واقعات اور بیش بہا قربانیوں کا ذکر طلبہ سے کیا جائے۔

۵۔ طلبہ کے لیے کسی کہانی/واقعے کے توسط سے اتحاد و اتفاق کے اچھے انجام اور نااتفاقی کے بُرے انجام کی وضاحت کریں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات منتخب کریں۔

1. ساری دنیا کے لیے _____ کی پہچان بنو:
(a) امن (b) خوشحالی (c) پیار (d) محبت

2. جس پر _____ کرے ناز وہ انسان بنو:
(a) دنیا (b) دوست (c) خاندان (d) اللہ

Scanned with CamScanner

3. کتنی قربانیاں دے کر یہ ____ پایا ہے:
(a) علاقہ (b) مقام (c) وطن (d) مرتبہ

4. پھول اجڑے ہیں ____ تو چمن پایا ہے:
(a) سیکڑوں (b) ہزاروں (c) لاکھوں (d) کروڑوں

5. یہ چمن اپنے ہی ____ سے برباد نہ کرو:
(a) حالات (b) اعمال (c) ہاتھوں (d) کارناموں

6. اس میں شامل ہے ____ کا لہو یاد کرو:
(a) شہیدوں (b) مجاہدوں (c) لوگوں (d) عوام

7. ____ جب نہیں رہے گا تو کدھر جاؤ گے:
(a) قبضہ (b) ملک (c) گھر (d) شہر

8. اگر تم ایک ہو جاؤ تو طاقت ہو تم:
(a) اتحاد کی (b) قوم کی (c) فولاد کی (d) وطن کی

9. ____ کے دانوں کی طرح مل کر رہو:
(a) گندم (b) مکئی (c) تسبیح (d) چنے

10. رنجشوں کو بھول کر اپناؤ:
(a) اتحاد کے اصول (b) بھائی چارے کے اصول
(c) ایثار کے اصول (d) محبت کے اصول

11. نظم "پل کے رہو" کے شاعر کا نام ہے:
(a) سید ضمیر جعفری (b) سرور انور
(c) ڈاکٹر صالح طاہر (d) علامہ اقبال

باب نمبر: 16 ملی وحدت

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تشویش	پریشانی، فکر، الجھن	مظاہرہ	ظاہر کرنا، احتجاج کرنا
نہتا	خالی ہاتھ، ہتھیار کے بغیر	فخر	غرور
وحدت	ایک ہونا، اکٹھا ہونا	سینہ سپر	جنگ کرنا، سینہ تان کر
کوشاں	کوشش کرنا	ظلم و ستم	زیادتی کرنا
مخاطب	بات کرنا، گفتگو کرنا	بزرگ	بوڑھا شخص
بے تاب	بے چین	مرتب کرنا	ترتیب دینا
احتجاج	مظاہرہ کرنا	تفرقہ بازی	فرقہ بندی
کامل	افغانستان کا دارالحکومت	مفکر	فکر کرنے والا، سوچنے والا
مفاد	فائدہ، بھلائی دینے والا کام	تفرقہ	فرقہ بندی کرنا، لوگوں کو آپس میں لڑانا
اخوت	بھائی چارہ	مؤتمر عالم	عالمی جلس، کانفرنس

تجاویز	تجویز کی جمع، رائے	متان	بت کی جمع، مورتی
اتحاد	اتفاق	یک جہتی	اتحاد

خلاصہ:
حامد سکول کی چھٹی کے بعد ڈیڑھ بجے تک گھر پہنچ جایا کرتا تھا۔ لیکن اب دو بج چکے تھے۔ مگر وہ ابھی تک گھر نہیں پہنچا تھا۔ اس کے والد نے کہا کہ پریشان نہ ہو، ہو سکتا ہے کہ اس کی سائیکل خراب ہو گئی ہو یا وہ اپنے دوست کی طرف چلا گیا ہو۔ اسی دوران حامد گھر میں داخل ہوا گھر والوں کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ دو دن پہلے سرحد قصبی کے باہر اسرائیلی فوجیوں نے ان نہتے فلسطینیوں پر گولی چلا دی جو جمعہ کی نماز پڑھ کر آ رہے تھے۔ اس واقعے پر کالج کے طلبہ احتجاج کر رہے تھے۔ اس وجہ سے پولیس نے سڑک بند کی ہوئی تھی۔ میں گلیوں سے ہوتا ہوا بڑی مشکل سے گھر پہنچا ہوں۔ کھانا کھاتے ہوئے حامد نے ابا جان سے پوچھا کہ اسرائیلی فلسطینیوں پر ظلم کیوں کرتے ہیں؟ ساری دنیا کے مسلمان اس کا منہ توڑ جواب کیوں نہیں دیتے؟ حامد کے ابا کہنے لگے کہ مسلمان ایک خدا، ایک رسول ایک کتاب اور ایک قبلے کو مانتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل کے ساتھ ساتھ تفرقہ بازی میں بھائی بھائی ہیں" یہ احتجاج اسی وجہ سے ہو رہا تھا کہ پاکستان کے مسلمانوں کو فلسطینیوں پر ظلم و ستم ناقابل برداشت ہے۔ فلسطینی اس ظلم کے خلاف جب احتجاج کرتے ہیں تو اسرائیلی فوج ان کو گولیاں مار کر شہید کر دیتی ہے اور جب پوری دنیا سے اس کے خلاف مؤثر آواز نہیں اٹھتی تو اسرائیلیوں کا حوصلہ مزید بڑھ جاتا ہے۔ حامد نے پوچھا کہ مسلمان کی تعداد تقریباً ایک ارب سے زیادہ ہے اس کے باوجود وہ دنیا میں ظلم و ستم کا شکار کیوں ہو رہے ہیں؟ ابا جان نے کہا کہ یہ امت مسلمہ کی بدقسمتی ہے کہ وہ رنگ و نسل کے چکر میں پھنسا ہوا کر انتشار کا شکار ہو گئی ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان پہنچا، اس صورت حال میں عالم اسلام کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کے اتحاد کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ مختلف مسلم رہنماؤں نے اتحاد کا نعرہ لگایا۔ 1926ء میں مکہ مکرمہ میں اسلامی مفکرین کا اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں موتمر عالم اسلامی کے نام سے ایک ادارے کی بنیاد رکھی۔ اس کے علاوہ تنظیم عالم اسلامی بھی مسلمانوں کو درپیش مسائل اور ان کے حل پر غور و فکر میں مصروف ہے۔
حامد نے کہا: ابا جان! اسلامی ممالک میں اتحاد کیسے قائم ہو سکتا ہے؟ ابا جان نے کہا کہ اس کے لیے انہیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا پڑے گا انہیں پاکستانی، ایرانی، افغانی اور مصری ہونے کی بجائے سچا مسلمان بننا ہوگا۔

مشقی سوالات کا حل

1۔ سبق "ملی وحدت" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:
(الف) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے امت مسلمہ کو کس چیز سے تعبیر کیا ہے؟
جواب: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے امت مسلمہ کو یوں تعبیر کیا: امت مسلمہ کی مثال ایک جسم کی سی ہے۔ جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔

(ب) طلبہ مظاہرہ کیوں کر رہے تھے؟
جواب: اسرائیلی فوجی فلسطینی مسلمانوں پر ظلم و ستم کر رہے تھے۔ پاکستان کے مسلمانوں کے لیے یہ ناقابل قبول ہے۔ اس لیے طلبا احتجاج کر رہے تھے۔
(ج) اسرائیل کا مسلمانوں کے خلاف حوصلہ کیوں بڑھا ہوا ہے؟
جواب: جب عالم اسلام سے اسرائیل کے ظلم و ستم کے خلاف مؤثر آواز نہیں اٹھتی تو اسرائیلی حکومت کا حوصلہ مزید بڑھ جاتا ہے۔
(د) کس ملک کی بنیاد ظلم اور زیادتی پر رکھی گئی ہے؟
جواب: اسرائیل ایسا ملک ہے جس کی بنیاد ظلم و زیادتی پر رکھی گئی ہے۔
(ہ) تین مسلم مفکرین کے نام لکھیے جنھوں نے مسلمانوں کے اتحاد کا نعرہ لگایا۔
جواب: تین مسلم مفکرین کے نام: علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، جمال الدین افغانی رحمۃ اللہ علیہ
مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ

2۔ سبق "ملی وحدت" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:
(الف) فلسطینی اس ظلم کے خلاف جب احتجاج کرتے ہیں تو ان پر گولیاں برساتے ہیں:
(i) امریکی فوجی (ii) برطانوی فوجی
(iii) یونانی فوجی (iv) اسرائیلی فوجی ✓
(ب) مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے:
(i) ایک ارب سے (ii) تین ارب سے
(iii) پانچ ارب سے (iv) چار ارب سے ✓
(ج) دنیا کے مختلف علاقوں میں ظلم و جبر کا شکار ہیں:
(i) مسلمان ✓ (ii) عیسائی (iii) نصرانی (iv) ہندوستانی
(د) مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں ادارے کا نام:
(i) یو۔این۔او (ii) یونیسکو (iii) موتمر عالم اسلامی ✓ (iv) یو یسیف
(ہ) مسلمان ملکوں کی متعدد برسوں کی کانفرنسیں ہو چکی ہیں:
(i) سارک ممالک کے تحت (ii) اقوام متحدہ کے تحت
(iii) او۔آئی۔سی کے تحت ✓ (iv) آر سی ڈی کے تحت
(و) قیوٹس کے کس مفکر نے مسلمانوں کے اتحاد کا نعرہ لگایا:
(i) شوکت علی (ii) ایف عبدالکریم (iii) رشید رضا (iv) سنیوسی ✓

3۔ دیے گئے الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
تشویش	بے فکری، اطمینان	مسلمان	کافر
داخل	خارج	اتحاد	انتشار
مشکل	آسان	دشمن	دوست
ظلم	عدل		

4۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں:

الفاظ	معانی
تشویش	گھبراہٹ، بے چینی، فکر، الجھن، پریشانی

تعلیمات	ہدایت و تربیت کی باتیں
مؤثر	اثر کرنے والا
رنگ و خوں	رنگ و نسل کے تفرقات
ظلم ڈھانا	ظلم و ستم کرنا، زیادتی کرنا
امت مسلمہ	مسلمان قوم

5۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

الفاظ	جمع
مظاہرہ	مظاہرے
تعلیم	تعلیمات
وجہ	وجوہ/وجوہات
تجویز	تجاویز
ادارہ	ادارے
مفاد	مفادات
عمل	اعمال
تفصیل	تفاصیل/تفصیلات
جسم	اجسام

6۔ سبق "ملی وحدت" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:
(الف) امت مسلمہ کی بدقسمتی یہ ہے کہ اس میں خاندانی، نسلی فخر اور تفرقہ بازی شامل ہو چکے ہیں۔
(ب) جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔
(ج) کھانا کھاتے ہوئے حامد نے ابا جان سے پوچھا۔
(د) مسلمان ایک خدا، ایک رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، ایک کتاب اور ایک قبلے کو مانتے ہیں۔

7۔ سبق "ملی وحدت" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	دوسری جنگ عظیم نے سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کو پہنچایا۔	درست / ✓ غلط
(ب)	اسرائیل ایسا ملک ہے جس کی بنیاد ظلم اور زیادتی پر رکھی گئی۔	✓ درست / غلط
(ج)	ہمیں ایسے حکمرانوں سے جان نہیں چھڑانی چاہیے جو ملی مفاد پر ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔	درست / ✓ غلط
(د)	ہمیں حقیقی معنوں میں مسلمان بننا ہوگا۔	✓ درست / غلط
(ہ)	مسلمان ایک خدا، ایک رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، ایک کتاب اور ایک قبلے کو مانتے ہیں۔	✓ درست / غلط

Scanned with CamScanner

۸۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

الفاظ	جملے
تشویش	خالد کے گھر دیر سے پہنچنے پر اس کے والدین کو تشویش لاحق ہو گئی۔
تعلیمات	ہمیں قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔
زیادتی	مسلمان کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی نہیں کرتا۔
حوصلہ	ہمارے فوجی امت دحوصلہ کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔
تعداد	ہمارے سکول میں کلاس روم کی تعداد دس ہے۔
منزل	ہر مسافر کی کوئی نہ کوئی منزل ضرور ہوتی ہے۔

سرگرمیاں:

۱۔ "اسلامی وحدت" کے موضوع پر مختصر مضمون تحریر کریں۔
۲۔ اس سبق میں آنے والے اشعار پر مشتمل ایک چارٹ بنائیں۔
۳۔ اپنے استاد کی مدد سے "محمد علی جوہر" کا مختصر تعارف لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ اس سبق میں موجود شعر کی تشریح بیان کریں۔
۲۔ طلبہ کو فلسطین کی تاریخ اور فلسطینی مسلمانوں پر یہودیوں کے ظلم و ستم سے آگاہ کریں۔
۳۔ طلبہ کو فلسطین کی تحریک آزادی اور یاسر عرفات کی خدمات کے بارے میں بتائیں۔
۴۔ طلبہ کو ملی وحدت کی ضرورت و اہمیت کا احساس دلائیں۔
۵۔ قرآن پاک کی آیت "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا" کی روشنی میں اتحاد کی اہمیت اور فرقہ پرستی کے نقصانات سے آگاہ کریں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

پیراگراف نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

کھانا کھاتے ہوئے حامد نے ابا جان سے پوچھا: "ابا جان! آپ کو اس کے بارے میں بتایئے کہ اسرائیل، فلسطینیوں پر کیوں ظلم ڈھا رہے ہیں اور ساری دنیا کے مسلمان اس کے مظالم کا منہ توڑ جواب کیوں نہیں دیتے؟" "حامد! کھانا کھانے کے بعد میرے کمرے میں آؤ، میں تمھیں اس کے بارے میں تفصیل سے بتاؤں گا۔"

کھانا ختم کرنے کے بعد حامد اپنے ابا جان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ حامد کے ابا کہنے لگے: "حامد! دنیا کے جتنے بھی مسلمان ہیں، وہ ایک خدا، ایک رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، ایک کتاب اور ایک قبلے کو مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ انھیں چاہیے کہ قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کریں اور تفرقہ بازی سے بچیں۔"

ہماری اسلامیات کی کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ امت مسلمہ کی مثال ایک جسم کی سی ہے۔ جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔" حامد نے کہا: "تم درست کہہ رہے ہو۔ دنیا کے کسی خطے میں اگر مسلمان تکلیف میں ہوں تو ہمارا امت مسلمہ پریشان ہو جاتی ہے۔ مولانا ظفر علی خاں کہتے ہیں:

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

1. حامد نے ابا جان سے پوچھا کہ _____ فلسطینیوں پر ظلم کیوں ڈھا رہے ہیں:
(a) امریکی (b) اسرائیلی (c) سکھ (d) ہندو

2. ایک خدا، ایک رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، ایک کتاب اور ایک قبلے کو مانتے ہیں:
(a) عیسائی (b) اسرائیلی (c) مسلمان (d) جاپانی

3. مسلمان آپس میں ہیں:
(a) رشتہ دار (b) دوست (c) دشمن (d) بھائی بھائی

4. انھیں چاہیے کہ قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کریں اور بچیں:
(a) نافرمانی سے (b) گناہوں سے (c) تفرقہ بازی سے (d) آتش بازی سے

5. امتِ مسلمہ کی مثال ہے:
(a) ایک ملک کی سی (b) ایک جسم کی سی
(c) ایک جماعت کی سی (d) ایک انسان کی سی

6. پیراگراف میں موجود شعر کس شاعر کا ہے:
(a) مولانا الطاف حسین حالی (b) مولانا ظفر علی خان
(c) مولانا عبدالحق (d) علامہ اقبال

7. "اخوت" کے معنی ہیں:
(a) محبت (b) ایثار (c) بھائی چارہ (d) ہمدردی

پیراگراف نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

"پہلی جنگِ عظیم کے بعد سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کی وحدت ملی کو پہنچا جس سے ان کی فوجی، معاشی اور سیاسی طاقت کو بہت زیادہ نقصان ہوا۔ اس صورت حال میں عالم اسلام کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کے اتحاد کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ مصر کے علامہ رشید رضا، افغانستان کے جمال الدین افغانی، ہندوستان کے محمد علی جوہر اور علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، مراکش کے ایف عبدالکریم اور تیونس کے جناب سنیوی، اسلامی دنیا کے وہ مفکر تھے، جنھوں نے مسلمانوں کے اتحاد کا نعرہ لگایا۔ چنانچہ ۱۹۲۶ء میں مکہ مکرمہ میں مختلف اسلامی مفکرین کا اجلاس ہوا، جس میں عالم اسلام کے مسائل پر غور و فکر کر کے ان کے حل کی تجاویز مرتب کی گئیں۔ اسی اجلاس میں ایک ادارے کی بنیاد رکھی گئی جو مؤتمر عالم اسلامی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ادارہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں ہے۔"

"ابا جان! اس کے علاوہ کوئی اور مسلمانوں کی تنظیم بھی ہے، جو عالم اسلام کے مفاد کے لیے کام کر رہی ہو؟"

"ہاں بیٹا! "تنظیم عالم اسلامی" (OIC) جس کے تحت مسلمان ملکوں کی متعدد سربراہی کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔ ان کانفرنسوں میں مسلمان ملکوں کے سربراہ، مسلمانوں کو درپیش سیاسی اور معاشی مسائل اور ان کے حل پر غور و فکر کرتے ہیں۔"

1. پہلی جنگِ عظیم کے بعد سب سے زیادہ نقصان پہنچا:
(a) مسلمانوں کی آزادی کو (b) مسلمانوں کی وحدت ملی کو
(c) مسلمانوں کی عزت کو (d) مسلمانوں کی طاقت کو

2. مکہ مکرمہ میں مختلف اسلامی مفکرین کا اجلاس ہوا:
(a) ۱۹۲۵ء میں (b) ۱۹۲۶ء میں (c) ۱۹۲۷ء میں (d) ۱۹۲۸ء میں

3. اسی اجلاس میں ایک ادارے کی بنیاد رکھی گئی:
(a) تنظیم عالم اسلامی (b) شہری دفاع (c) مؤتمر عالم اسلامی (d) اقوام متحدہ

4. مؤتمر عالم اسلامی مسلمانوں کی _____ کے لیے کوشاں ہے:
(a) ترقی (b) حفاظت (c) فلاح و بہبود (d) آزادی

5. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) مسلمانوں کی تنظیمیں (b) مسلمانوں کی فلاح و بہبود
(c) مسلمانوں کا اتحاد (d) مسلمان مفکرین

باب نمبر: 17 مثالی طالب علم

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہمہ تن گوش	پوری طرح متوجہ ہونا، توجہ سے، غور سے سننا	اسراف	فضول خرچی، بے وجہ پیسہ ضائع کرنا
ایثار	قربانی، کسی کے لیے اپنی ضرورت کو ترک کرنا	اولین	پہلا، سب سے آگے والا
بزمِ ادب	ادبی محفل	ہر دل عزیز	ہر ایک کو پیارا
صفات	صفت کی جمع، خوبی	نصاب	سلیبس، کورس
ہمسایہ	پڑوسی	نصف	آدھا
خود غرض	لالچی، حریص	خوش اسلوبی	اچھی طرح سے اچھے طریقے سے
خوش گفتار	اچھی گفتگو کرنے والا، خوش کلام	معاشی بوجھ	وہ ذمہ داری جس کا تعلق مال و دولت سے ہو
ترجیح دینا	اولیت دینا، فوقیت دینا	توفیق	طاقت، اللہ کی طرف سے عطا کردہ طاقت

تحائف	تحفہ کی جمع، ہدیہ، نذرانہ	مخدوم	جس کی خدمت کی جائے/استاد کا نام
ہمہ تن	توجہ سے	تلاوت	قرآن پاک پڑھنا
خوش کردار	اچھے کردار کا مالک	دیانت دار	ایمان دار
کمند	سیڑھی، زینہ		

خلاصہ: مخدوم صاحب اردو کے استاد ہیں اور وہ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی بھرپور توجہ دیتے ہیں۔ ایک دن انہوں نے بچوں سے کہا کہ آج مثالی طالب علم کی صفات و خصوصیات کے بارے میں گفتگو کریں گے۔ کلاس کے مانیٹر طارق نے سوال پوچھا کہ مثالی طالب علم کا کیا مطلب ہے؟ استاد نے کہا کہ مثالی طالب علم ایسے طالب علم کو کہتے ہیں کہ جو اپنی خوبیوں اور صلاحیت کی وجہ سے دوسرے طالب علموں کے لیے عملی نمونہ ہو۔ سرفراز نے پوچھا کہ یہ کیسے معلوم ہو گا کہ کون مثالی طالب علم ہے؟ ایک طالب علم نے کہا کہ سر آپ ہمیں مثالی طالب علم کی خوبیوں کے بارے میں بتائیں، استاد صاحب نے کہا کہ مثالی طالب علم صبح سویرے اٹھتا ہے، نماز پڑھتا ہے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ استاد نے کہا کہ غیر مسلم بچے بھی مثالی طالب علم ہو سکتے ہیں وہ اپنے مذہب کے مطابق دن کا آغاز کرتے ہیں۔ مثالی طالب علم اپنے تمام کاموں کو وقت کی پابندی سے کرتا ہے۔ مثالی طالب علم وقت پر پڑھتا ہے اور وقت پر کھیلتا ہے وہ اپنے بزرگوں اور اساتذہ کا ادب و احترام کرتا ہے۔ ضرورت مندوں کے کام آتا ہے۔ اپنے والدین کا گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتا ہے۔ چھوٹے بہن بھائیوں، ہمسایوں اور ہم جماعتوں کی مدد کرتا ہے۔ مثالی طالب علم وعدے کا پابند ہوتا ہے۔ دیانتداری و ایمانداری کے ساتھ ساتھ ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ مثالی طالب علم خود بھی صاف ستھرا رہتا ہے اور اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھتا ہے۔ مثالی طالب علم فضول خرچی نہیں کرتا اپنے جیب خرچ سے پیسے بچا کر کتابیں اور قلم خریدتا ہے۔

مثالی طالب علم خود غرض نہیں ہوتا بلکہ اس کے اندر ایثار و قربانی کا جذبہ ہوتا ہے۔ سب طلبہ نے کہا کہ سر ہم سب کوشش کریں گے کہ اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کر کے ایک مثالی طالب علم بن جائیں اور ملک و قوم کا نام روشن کریں۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ سبق "مثالی طالب علم" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) مخدوم صاحب نے مثالی طالب علم کے حوالے سے گفتگو کب کی؟

جواب: جماعت کے مانیٹر طارق نے جب مثالی طالب کے بارے سوال کرنے کے لیے ہاتھ کھڑا کیا تب مخدوم صاحب نے مثالی طالب علم کے حوالے سے گفتگو شروع کی۔

(ب) جماعت کے مانیٹر طارق نے کیا سوال کیا؟

جواب: جماعت کے مانیٹر طارق نے سوال کیا کہ سر! مثالی طالب علم کا کیا مطلب ہے؟

Scanned with CamScanner

(ج) مسلمان مثالی طالب علم کی صفات کیا ہیں؟

جواب: مسلمان مثالی طالب علم کی صفات یہ ہیں:
ایک مثالی طالب علم صبح سویرے اٹھتا ہے، کلمہ شریف پڑھتا ہے، نماز ادا کرتا ہے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔

(د) عمران نے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا کون سا شعر پڑھا تھا؟

جواب: عمران نے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھا۔

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

(ہ) بچت کے حوالے سے مثالی طالب علم کا رویہ کیا ہوتا ہے؟

جواب: بچت کے حوالے سے مثالی طالب علم کا رویہ یہ ہوتا ہے کہ وہ فضول خرچی نہیں کرتا وہ بچت کا عادی ہوتا ہے۔ جیب خرچ سے بچت کر کے اچھی اچھی کتابیں اور قلم خریدتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے والدین کا معاشرتی بوجھ بھی بانٹ لیتا ہے۔

۲۔ سبق "مثالی طالب علم" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) طارق نے مخدوم صاحب سے معافی مانگی:
(i) دیر سے آنے پر ✓ (ii) درمیان میں بولنے پر
(iii) شرارت کرنے پر (iv) جواب نہ دینے پر

(ب) مصرع مکمل کیجیے، ہیں لوگ وہی:
(i) ملک میں اچھے (ii) نیت کے اچھے
(iii) کردار کے اچھے (iv) ✓ جہاں میں اچھے

(ج) اسراف اور فضول خرچی:
(i) اچھی عادت ہے (ii) ✓ شیطانی عمل ہے
(iii) پسندیدہ عادت ہے (iv) عام عادت ہے

(د) مثالی طالب علم کتابوں کو:
(i) گم کر دیتا ہے (ii) خراب کر دیتا ہے
(iii) بیچ دیتا ہے (iv) ✓ خراب نہیں کرتا

(ہ) اس سبق میں کس شاعر کے اشعار کا حوالہ دیا گیا ہے؟
(i) جمیل الدین عالی (ii) ✓ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ
(iii) اسمٰعیل میرٹھی (iv) سید ضمیر جعفری

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں:

الفاظ	معانی
اسراف	فضول خرچی
ایثار	قربانی
توفیق	ہمت، اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ صلاحیت
صفات	خوبیاں
ترجیح	فوقیت دینا، اولیت دینا
کمند	رسی کی سیڑھی
مقبول	مشہور

۴۔ سبق "مثالی طالب علم" کے مطابق کالم: الف اور کالم: ب میں ربط پیدا کریں:

کالم (الف)	کالم (ب)
ہفتہ وار	کھیل کود
مخدوم صاحب	بزم ادب
مسلمان مثالی طالب علم	بہت بڑی نیکی ہے
دینی اور جسمانی صحت	قربانی
دوسروں کے کام آنا	اردو کے استاد
ایثار	قرآن پاک کی تلاوت

۵۔ سبق "مثالی طالب علم" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) سب طلبہ سے بہترین گوش ہو گئے۔
(ب) جب دوسرے خاموش ہو جائیں تو پھر بات کریں۔
(ج) مثالی طالب علم کے اندر کون کون سی خوبیاں ہوتی ہیں۔
(د) دوسروں کے کام آنا بہت بڑی نیکی ہے۔
(ہ) ستاروں پر جو ڈالتے ہیں کمندیں۔

۶۔ سبق "مثالی طالب علم" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	مخدوم صاحب بچوں میں بہت مقبول اور قابل فخص تھے۔	✓ درست / غلط
(ب)	مخدوم صاحب نصاب سے ہٹ کر بات نہیں کرتے تھے۔	درست / ✓ غلط
(ج)	مثالی طالب علم کی ایک خوبی مسلسل بولتے رہنا ہے۔	درست / ✓ غلط
(د)	مثالی طالب علم صرف اپنی ضرورت کو ترجیح دیتا ہے۔	درست / ✓ غلط
(ہ)	مثالی طالب علم کا اولین فرض اپنی توجہ پڑھائی پر رکھنا ہے۔	✓ درست / غلط

سرگرمیاں: ۱۔ علم کی فضیلت و اہمیت کے حوالے سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی کوئی حدیث اور اس کا ترجمہ لکھیں۔
۲۔ ہر طالب علم اپنا ایک نظام الاوقات (Time Table) مرتب کرے۔
۳۔ اس سبق کی مدد سے ایک مثالی طالب علم کی دس صفات لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ: ۱۔ طلبہ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے فرامین کی روشنی میں علم کی فضیلت سے آشنا کریں۔
۲۔ طلبہ کو حصول علم کی اہمیت سے آگاہ کریں۔

۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ علم حاصل کرنا فرض ہے چنانچہ حالات کیسے بھی ہوں، علم حاصل کرتے رہنا چاہیے۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(برطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

پیراگراف نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر پوچھے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

مخدوم صاحب: "بیٹا! ہم سب سے پہلے آپ کو یہی بتانے والے ہیں کہ مثالی طالب علم کس کو کہتے ہیں۔"

طارق: "سر! معافی چاہتا ہوں کہ میں درمیان میں بول پڑا۔ ہمیں بتائیں کہ ایک مثالی طالب علم کون ہوتا ہے؟"

مخدوم صاحب: "مثالی طالب علم ایک ایسے طالب علم کو کہتے ہیں۔ جو اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں کی وجہ سے دوسرے طالب علموں کے لیے ایک مثال اور نمونہ ہو۔"

سرفراز: "سر! ہمیں یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کون مثالی طالب علم ہے؟"

مخدوم صاحب: "ہم سب بچوں سے سوال جواب کریں گے لیکن ضروری ہے کہ پہلے دوسروں کی بات غور سے سنیں، پھر بات کرنے کے لیے ہاتھ کھڑا کریں اور جب دوسرے خاموش ہو جائیں تو پھر بات کریں۔"

نعمان: "سر! یہ بھی تو ایک مثالی طالب کی خوبی ہے کہ وہ دوسروں کی بات غور سے سنے، کسی کی بات نہ کاٹے اور اپنی باری آنے پر بات کرے۔"

مخدوم صاحب: "شاباش! تم نے بالکل درست کہا۔ یہ بھی مثالی طالب علم کی ایک خوبی ہے۔"

انور: "سر! آپ ہمیں تفصیلاً ترتیب وار بتائیں کہ ایک مثالی طالب علم میں کون کون سی خوبیاں ہوتی ہیں۔"

مخدوم صاحب: "پیارے بچو! ہم مسلمان ہیں، اس لیے ہم ایک مسلمان مثالی طالب علم کی صفات آپ کو بتاتے ہیں۔"

نعمان: "جی سر! ضرور بتائیں۔"

مخدوم صاحب: "ایک مسلمان مثالی طالب علم صبح سویرے اٹھتا ہے۔ کلمہ شریف پڑھتا ہے، نماز ادا کرتا ہے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔"

1. پیتا ہم سب سے پہلے آپ کو یہی بتانے والے ہیں کہ _____ کس کو کہتے ہیں:
(a) مختی طالب علم (b) ذہین طالب علم (c) مثالی طالب علم (d) قابل طالب علم

2. مثالی طالب علم کی خوبی یہ ہے کہ وہ دوسروں کی بات غور سے سنے کسی کی بات نکالے:

3. یہ بات کس طالب علم نے کہی:
(a) نعمان (b) سرفراز (c) طارق (d) عمران

3. ایک مسلمان صبح سویرے اٹھتا ہے، کلمہ پڑھتا ہے، نماز ادا کرتا ہے اور قرآن کی تلاوت کرتا ہے، یہ بات کس نے کہی:
(a) نعمان (b) مخدوم صاحب (c) عمران (d) طارق

4. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) مثالی طالب علم کی صفات (b) نیک طالب علم
(c) بہترین طالب علم (d) محنتی طالب علم

5. "صلاحیت" کے معنی ہیں:
(a) محنت (b) طاقت (c) قابلیت (d) نفرت

پیراگراف نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر پوچھے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

مخدوم صاحب: "ہاں یہ سب خوبیاں ایک مثالی طالب علم میں موجود ہوتی ہیں۔ وہ بزرگوں اور اساتذہ کا احترام کرتا ہے، ضرورت مندوں کے کام آتا ہے اور ملک و قوم کی ترقی کا خواہش مند ہوتا ہے۔"

عثمان: "سر! کیا ماں باپ کے ساتھ گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹانا، بہن بھائیوں کا خیال رکھنا، چھوٹے بہن بھائیوں، دوستوں اور ہم جماعتوں کی مدد کرنا بھی مثالی طالب علم کی نشانی ہے؟"

مخدوم صاحب: "بالکل! ایک مثالی طالب علم یہ سب کام خوش دلی اور خوش اسلوبی سے کرتا ہے۔ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں، بہن بھائیوں اور ہم جماعتوں کی پڑھائی میں ان کی مدد کرتا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ دوسروں کے کام آنا بہت بڑی نیکی ہے۔"

عمران: "سر! علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تو فرمایا ہے نا:

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

مخدوم صاحب: "واہ واہ! کیا بات ہے۔ پیارے بچو! ایک مثالی طالب علم کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ وعدے کا پابند، خوش اخلاق، خوش گفتار اور خوش کردار ہو، ہمیشہ سچ بولے، دیانت دار اور ایمان دار ہو۔"

نادر: "سر! مثالی طالب علم صاف ستھرا بھی تو رہتا ہے۔"

مخدوم صاحب: "کیوں نہیں! صفائی تو نصف ایمان ہے۔ ایک مثالی طالب علم خود بھی اور اپنا ماحول بھی صاف ستھرا رکھتا ہے۔ وہ اپنی کتابوں کی حفاظت کرتا ہے اور ان کو خراب نہیں ہونے دیتا۔"

1. ایک طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ:
(a) وقت ضائع کرے (b) وعدے کا پابند ہو (c) کھیلے کودے (d) لڑائی کرے

2. اس پیراگراف میں شعر موجود ہے:
(a) حفیظ جالندھری کا (b) مرزا غالب کا (c) علامہ اقبال کا (d) اکبر الٰہ آبادی کا

3. مثالی طالب علم احترام کرتا ہے:
(a) بچوں کا (b) کافروں کا (c) بزرگوں کا (d) بزرگوں اور اساتذہ کا

4. "خوش گفتار" کے معنی ہیں:
(a) اچھی سیرت والا (b) عبادت گزار

Scanned with CamScanner

(c) پاکیزہ گفتگو کرنے والا (d) وعدہ پورا کرنے والا

5. نصف ایمان کیا چیز ہے:

(a) عبادت (b) اطاعت (c) خدمت (d) صفائی

باب نمبر: 18 تفریح کی اہمیت

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کشادہ	کھلا، پھیلا ہوا، چوڑا	فرحت	خوشی، لطف، شادمانی
بار بردار	بوجھ اٹھانے والا	رفع	دور، بھاگ جانا، الگ ہونا
راحت رساں	راحت دینے والا، فائدہ پہنچانے والا	مضر	نقصان دہ، ضرر رساں
پژمردگی	مرجھایا ہوا، نڈھال، کمزور	گریز	بچنا، پیچھے ہٹنا، دور رہنا
اعصاب	رگیں، قوت فیصلہ، عقل و دانش	بےزاری	تنگ ہونا، بےسود
نعمت	انعام، اللہ کی طرف سے عطا کردہ شے	میل ملاپ	ملنا جلنا، بھائی چارہ
گپ شپ	بات چیت	ہم کنار	کامیاب، کامران
مزاج	طبیعت	منحصر	انحصار کرنا
بدنی	جسمانی	تفریح	تازگی، فرحت، دل بہلانا
سکھ	آرام، چین	بلاناغہ	بغیر چھٹی کے
ہاتھ بٹانا	مدد کرنا	طبیعت کھل اٹھنا	طبیعت کا خوش ہونا
سبزہ	ہریالی	مستعدی	آمادگی، تیاری
صحت افزا	صحت کو بہت بنانے والا		

خلاصہ: ہر وہ کام جس سے انسان کو سکھ، چین، خوشی ملتی ہے وہ تفریح والا کام ہے۔

ایک طالب علم چھ دن پڑھائی کرتا ہے، باقاعدہ سکول جاتا ہے، بلاناغہ سکول کا کام کرتا ہے۔ سکول کے کام سے فارغ ہو کر اپنے والدین کی خدمت کرتا ہے۔ مسلسل کام کرتے رہنے سے طبیعت میں بےزاری و اکتاہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس اکتاہٹ کو دور کرنے کے لیے وہ اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ تفریحی مقام پر چلا جاتا ہے، جہاں سبزہ، درخت اور ہوا کی تازگی ہو، فرحت کا احساس ہوتا ہو، تھکن ختم ہو جائے۔ ایسی تفریح سے وہ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ اکتاہٹ ختم ہو جاتی ہے اور پھر نئے جوش و جذبے کے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ تفریح کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ جانور بھی سخت مشقت کا کام کرتے کرتے تھک جاتے ہیں جبکہ انسان جسمانی مشقت کے ساتھ ساتھ ذہنی محنت سے بھی تھکاوٹ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تفریح کرنے سے جسمانی اور ذہنی کاموں کی وجہ سے جو تھکاوٹ ہوتی ہے وہ دور ہو جاتی ہے۔ انسان کی صحت کے لیے ورزش بھی نہایت ضروری ہے۔ اگر صحت نہ ہو تو انسان نہ سیر و تفریح کر سکتا ہے اور نہ کھیلوں میں شرکت کر سکتا ہے۔

کچھ لوگ تفریح کے لیے صحت افزا پہاڑی مقامات کا رخ کرتے ہیں اور کچھ لوگ برف باری کے انجائی سرد موسم میں پہاڑوں کی سیر کو نکل جاتے ہیں اور جن کو گھر سے باہر تفریح کرنا اچھا نہیں لگتا وہ گھر ہی میں رہتے ہیں اور کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

تفریح کے لیے انسان خواہ کسی بھی کام کا انتخاب کرے مگر اس بات کا خاص خیال رکھے کہ وہ کام صحیح معنوں میں آپ کے لیے مفید ہو اور کسی بھی قسم کی پریشانی کا باعث نہ ہو۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ سبق "تفریح کی اہمیت" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) تفریح کے کیا معنی ہیں؟

جواب: تفریح کے معانی سکھ، آرام اور خوشی کے ہیں جس کام سے انسان کو سکھ، چین اور خوشی ملتی ہو وہ راحت و تفریح والا کام ہے۔

(ب) کھلی فضا میں جانے سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: کھلی فضا میں جانے سے طبیعت کھل اٹھتی ہے، گھٹن کی اس فضا سے کھلے اور کشادہ ماحول میں آنے سے دل کو خوشی ملتی ہے۔ فرحت کا احساس ہوتا ہے، مسلسل ایک ہی ماحول میں رہنے اور کام کرنے سے جو تھکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے وہ دور ہو جاتی ہے اور تر و تازگی حاصل ہوتی ہے اور اکتاہٹ دور ہو جاتی ہے۔

(ج) مسلسل کام کرتے رہنے کا کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب: مسلسل محنت و مشقت والا کام کرنے سے تھکاوٹ، جسم اور ذہن دونوں پر غالب آ جاتی ہے۔

(د) حیوانوں سے بہت زیادہ کام لیں گے تو کیا ہوگا؟

جواب: جانوروں سے بہت زیادہ کام لیں تو وہ تھک جائیں گے اور ان میں مزید کام کرنے، بوجھ اٹھانے اور کھیت میں ہل چلانے کی سکت نہ رہے گی۔

(ہ) قرض لے کر تفریح کرنے کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں؟

جواب: قرض لے کر تفریح کرنے سے بعد میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

۲۔ سبق "تفریح کی اہمیت" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) سکھ و آرام کا احساس ہوتا ہے

(i) دل کو خوشی ملتی ہے (ii) گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے

(iii) خوف محسوس ہوتا ہے (iv) اچھلنے کودنے کو جی چاہتا ہے

(ب) کوئی تفریحی کام کرنے سے:

(i) بڑی تھکاوٹ ہو جاتی ہے (ii) پریشانی ہوتی ہے

(iii) خوشی ملتی ہے (iv) اکتاہٹ پیدا ہوتی ہے

(ج) صحت افزا مقامات کی سیر:

(i) سے تھکاوٹ ہو جاتی ہے (ii) پر بہت پیسے خرچ ہوتے ہیں

(iii) سے یکسانیت ختم ہو جاتی ہے (iv) زبردست تفریح ہے

(د) بیل مل جاتے ہیں:

(i) پہاڑوں پر (ii) باغات میں (iii) کھیتوں میں (iv) سڑکوں پر

(ہ) تفریح سے بدن میں آ جاتی ہے:

(i) تھکاوٹ (ii) بیزاری (iii) چستی (iv) سستی

۳۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں:

الفاظ	معانی
قوت کار	کام کرنے کی صلاحیت
تھکاوٹ	تھکن کا احساس، تھکان
مضر	نقصان دہ، ضرر رساں
مشقت	تکلیف
پژمردگی	نڈھال ہونا، دکھی ہونا
بوجھ بٹانا	کسی پر اپنی ذمہ داری ڈالنا، کسی پر دباؤ ڈالنا

۴۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

الفاظ	جمع
لفظ	الفاظ
معنی	معانی
احساس	احساسات
وقت	اوقات
حیوان	حیوانات
موقع	مواقع
مشکل	مشکلات
یوم	ایام
حق	حقوق

۵۔ سبق "تفریح کی اہمیت" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) فرح بفرحت، راحت اور تفریح، ان سب الفاظ کی اصل ایک ہے۔

(ب) مسلسل کام کرتے رہنے کے سبب اس کو تھکاوٹ محسوس ہونے لگتی ہے۔

(ج) کچھ لوگ سارے دن کے کام کاج کے بعد شام کے وقت باقاعدگی سے فیس کھیلتے ہیں۔

(د) یہ مزاج اور ذوق پر منحصر ہے کہ ایک شخص کے لیے کون سی بات فرحت بخش ہے۔

(ہ) ایک طالب علم ہفتے دن لگاتار پڑھائی کرتا ہے۔

۶۔ سبق "تفریح کی اہمیت" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	کھلے ماحول سے کھلے اور کشادہ ماحول میں آنے سے خوشی ملتی ہے۔	✓ درست / غلط
(ب)	گھر کا سودا لانے کے لیے روزانہ ایک آدھ دفعہ آپ کو بازار نہیں جانا پڑتا۔	درست / ✓ غلط
(ج)	جو گھر سے باہر نکلنا اچھا نہیں سمجھتے، وہ گھر میں مطالعے سے دل بہلاتے ہیں۔	✓ درست / غلط
(د)	اگر آپ انجائی گرمی کے دنوں میں کرکٹ کھیلیں گے تو بیمار پڑ جائیں گے۔	✓ درست / غلط
(ہ)	کھیل کود کے سبھی معقول کام تفریح کے کام نہیں ہیں۔	درست / ✓ غلط

۷۔ لفظ "اسلام" سے دس الفاظ ردیف وار وضع کریں۔

جواب: اسلام، مالک، کعبہ، ہمارا، ایمان، نعمت، تلاش، شکار، رحمت، ترقی۔

۸۔ مندرجہ ذیل لاحقوں کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں۔

شمار	لاحقے	الفاظ
(الف)	بان	شتربان، فیل بان، دربان
(ب)	فشاں	غنچہ فشاں، آتش فشاں، گل فشاں
(ج)	زاد	خالہ زاد، ماموں زاد، چچا زاد
(د)	خور	آدم خور، گوشت خور، سبزی خور

سرگرمیاں: ۱۔ طلبہ جماعت میں لطیفہ خوانی کے پروگرام کا اہتمام کریں۔

۲۔ طلبہ اپنے اُستاد کے ساتھ مل کر چڑیا گھر کی سیر کا پروگرام بنائیں۔

۳۔ ہر طالب علم اپنے پسندیدہ کھیل کے اُصول و ضوابط دوسرے بچوں کو

Scanned with CamScanner

بتائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ: ۱۔ بچوں کو تفصیل سے بتائیں کہ تفریح ذہنی اور جسمانی نشوونما کے لیے بہت ضروری ہے۔

۲۔ بچوں پر یہ بات واضح کریں کہ انسان علم وادب کے کاموں میں بھی تفریح کے پہلو نکال سکتا ہے۔

معروضی وانشائیہ سوالات
(برطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

پیراگراف نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

یہ تو تھی حیوانوں کی بات اور ان کے لیے تفریح کی اہمیت۔ اب ذرا انسانوں کی طرف آیئے۔ آپ غور کریں تو یہ واضح ہوگا کہ انسان، حیوانوں سے بھی زیادہ کام کرتے ہیں۔ حیوان تو صرف جسمانی محنت کرتے ہیں، بدنی مشقت کے کام انجام دیتے ہیں جب کہ انسانوں کو دماغی محنت بھی کرنا پڑتی ہے۔ بعض دماغی کام اتنے مشکل ہوتے ہیں کہ انسان کو جسمانی مشقت سے بھی زیادہ تھکا دیتے ہیں لہٰذا انسانوں کو تفریح کی ضرورت حیوانوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

تفریح ہمارے لیے بہت ضروری ہے، اس سے تھکاوٹ دور ہوتی اور بدن میں چستی آجاتی ہے۔ اکتاہٹ رفع اور بیزاری ختم ہو جاتی ہے۔ الغرض اس سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ تفریح سے مراد صرف سیر وغیرہ ہی نہیں بلکہ ورزش اور کھیل کود بھی تفریح کا حصہ ہیں۔ کھیل کود سے بھی انسان تازہ دم ہو جاتا ہے۔ دماغی اور جسمانی کاموں کی وجہ سے تھکاوٹ اور اکتاہٹ ہوتی ہے وہ دور ہو جاتی ہے۔ انسان تازہ دم ہو جاتا ہے۔ انسان کی صحت کے لیے ورزش بھی نہایت ضروری ہے۔ اگر انسان کی صحت ٹھیک نہ ہو۔ وہ بیمار ہو تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت سے بھی لطف اندوز نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر صحت نہ ہو تو وہ سیر و تفریح کے لیے کہیں جا سکتا ہے، نہ کھیلوں میں حصہ لے سکتا ہے۔ لیکن ہم حتمی طور پر نہیں بتا سکتے کہ کون سے کام تفریح والے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جمیل ایک کام میں فرحت محسوس کرے وہی کام قسیم کے لیے پریشان کن ہو۔

1. حیوانوں سے بھی زیادہ کام کرتے ہیں:
(a) فرشتے (b) جنات (c) انسان (d) پرندے

2. انسانوں کو کام کرنا پڑتا ہے:
(a) جسمانی (b) محنت والا (c) دماغی محنت والا (d) مشقت والا

3. انسان کو تفریح کی ضرورت ہوتی ہے:
(a) جانوروں سے زیادہ (b) پرندوں سے زیادہ
(c) فرشتوں سے زیادہ (d) جنات سے زیادہ

4. کھیل کود سے بھی انسان ہو جاتا ہے:
(a) تنگ (b) پریشان (c) صحت مند (d) تازہ دم

5. انسان بیمار ہو تو وہ لطف اندوز نہیں ہو سکتا ہے:
(a) کھانے کی چیزوں سے (b) پانی سے
(c) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے (d) پھلوں سے

6. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) تفریح کی اہمیت (b) تفریح کے مواقع
(c) تفریح کی خصوصیت (d) تفریح کا موسم

7. تفریح کے معنی ہیں:
(a) تھکاوٹ (b) اکتاہٹ (c) راحت وآرام (d) پریشانی

پیراگراف نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

صحت افزا پہاڑی مقامات پر گرمیوں کے کچھ دن گزارنے میں بھی بہت سوں کے نزدیک زبردست تفریح ہے۔ ایسے بھی بہت ہیں جو برف باری کے انجانی سرد موسم میں پہاڑوں کی سیر کرنے نکل کھڑے ہوتے ہیں کیوں کہ ان کے نزدیک ان کی خوشی اسی میں ہوتی ہے۔

کچھ تنہائی پسند اور میل ملاپ سے گریز کرنے والے لوگ بھی ہیں، جنھیں گھر سے باہر نکلنا اچھا نہیں لگتا۔ وہ کالج، سکول یا دفتر وغیرہ سے واپس آنے کے بعد گھر ہی میں رہتے اور مطالعے سے دل بہلاتے ہیں۔

یہ ہر آدمی کے مزاج اور ذوق پر منحصر ہے کہ کس کے لیے کون سی بات فرحت بخش ہے لیکن اتنی بات طے ہے کہ تفریح صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ آپ تفریح کے لیے جس کام کو چاہے انتخاب کریں لیکن انتخاب کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ کام صحیح معنوں میں آپ کو فائدہ پہنچانے والا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ آپ جس کام کو راحت بخش سمجھ رہے ہوں، وہی آپ کے لیے مضر ہو، مثلاً کھیل کود کے سبھی معقول کام تفریح کے کام ہیں، لیکن اگر آپ انجانی گرمی کے دنوں میں کرکٹ کھیلیں گے تو بیمار پڑ جائیں گے۔ اسی طرح دور دراز کے کسی پہاڑی مقام کی سیر سے بھی تفریحی

مقصد حاصل ہوتا ہے، لیکن آپ کے پاس اس سفر کے اخراجات پورے کرنے کے لیے پیسے نہ ہوں تو پھر قرض لینا پڑے گا، ایسی تفریح آپ کے لیے بعد میں پریشانی کا سبب بنے گی۔

ایسے بھی لوگ ہیں جو پہاڑوں کی سیر کو نکل جاتے ہیں:

1. (a) گرمی کے موسم میں (b) برف باری کے موسم میں
(c) برسات کے موسم میں (d) ٹھنڈ کے موسم میں

2. یہ ہر آدمی کے مزاج اور ـــــــ پر منحصر ہے کہ اس کے لیے کون سی بات فرحت بخش ہے۔
(a) طبیعت (b) شوق (c) ذوق (d) لطف

3. ـــــــ کے سبھی معقول کام تفریح کے کام ہیں:
(a) پڑھائی (b) محنت مزدوری (c) کھیل کود (d) آرام وسکون

4. لیکن اگر آپ کے پاس سفر کے اخراجات پورے کرنے کے پیسے نہ ہوں تو پھر لینا پڑے گا۔
(a) لنک (b) قرض (c) گھر (d) ہوٹل

5. تفریح کے کام کے انتخاب میں اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ کام آپ کو دینے والا ہو۔
(a) آرام (b) فائدہ (c) نقصان (d) اطمینان

باب نمبر: 19 اپنا پرچم ایک

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آس	امید، خواہش	بھاگ بھرے	خوش قسمت
راس	بلندی ہستار، آسمان کے بارہ برجوں میں سے ہر برج	رچانا	مقرر کرنا، خوشی منانا، مصطر کرنا
گھری	شہر، قصبہ	پرچم	جھنڈا
ساز	ہاجا، سامان، میل جول	سانجھی	مشترک، دوست، شریک
شبنم	اوس، رات کی نمی	کھلیان	وہ جگہ جہاں غلے کا ڈھیر لگاتے ہیں
مضراب	ستار بجانے کا چھلا	نوبت بجنا	نقارہ بجنا، خوشی ہونا

خلاصہ: اس نظم "اپنا پرچم ایک" میں شاعر سید ضمیر جعفری نے اہل وطن کے اندر حب الوطنی کا جذبہ بیدار کرنے اور ان میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم سب پاکستانی ہیں۔ ہمارا رشتہ، ہماری منزل، ہماری دھوپ اور چھاؤں ایک ہے۔ ہماری خوشیاں اور غم یہاں تک کہ ملک کا کونہ کونہ سانجھا اور ایک ہے۔ ہمارے ملک میں بہنے والے دریا بھی ہم سب کے ہیں۔ ہمارا پرچم ایک ہے اور قائداعظم ﷺ بھی ہم سب کے لیڈر ہیں۔

ہمارے وطن میں سرسبز و شاداب کھیت و کھلیان سب سانجھے ہیں۔ پیار کا دریا ایک ہے اور پیاس کی شبنم ایک ہے ہمارا پرچم ایک ہے اور قائداعظم بھی ہم سب کے لیڈر ہیں۔

اشعار کی تشریح

اپنا رشتہ، اپنی منزل، اپنی دھوپ اور چھاؤں ایک			
خوشیاں سانجھی، آنسو سانجھے، گھری گاؤں گاؤں ایک			
راوی،	جہلم،	سندھ،	چناب
اپنے	ساز،	اپنے	مضراب

تشریح: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ ہمارے رشتے، ہماری خوشیاں ہمارے دھوپ اور چھاؤں سب اپنے ہیں۔ ہماری خوشیاں اور غم سانجھی ہیں ہمارے وطن کی گلیاں اور گاؤں یہاں تک کہ ہمارے وطن کے دریا بھی ہمارے اپنے ہیں۔

پیار کا دریا ایک ہمارا، پیاس کی شبنم ایک ہے			
اپنا پرچم ایک، اپنا قائداعظم ﷺ ایک ہے			
سبز	ہرے	میدانوں	میں
بھاگ	بھرے	کھلیانوں	میں
آس	کی	راس	رچائیں ہم
اپنا پرچم ایک اپنا قائداعظم ﷺ ایک ہے			

تشریح: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ ہمارا پیار و محبت آپس میں اپنا ہے۔ اور ہماری بھوک و پیاس اپنی ہے۔ ہمارے وطن کا پرچم اور ہمارے وطن کے بانی قائداعظم ﷺ بھی ہمارے اپنے ہیں۔ ہمارے وطن میں موجود ہرے بھرے میدان اور لہلہاتے ہوئے کھیت و کھلیان سب اپنے ہیں۔ ہمارے وطن کا پرچم اور ہمارے وطن کے بانی قائداعظم ﷺ بھی ہمارے اپنے ہیں۔

نوبت	باجے	ڈم	ڈم	ڈم
تیز	قدم،	تیز	قدم	
پیار کا دریا ایک ہمارا، پیاس کی شبنم ایک ہے				
اپنا پرچم ایک اپنا قائداعظم ﷺ ایک ہے				

Scanned with CamScanner

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ خوشیوں کے موقع پر ماحول کی آوازیں اور ہاجوں کی آواز سب اپنی ہیں اور ہم سب ایک دوسرے کے قدم بقدم ہیں ہمارے پیارا دریا اور پیاس کی شبنم سب ایک ہے۔

ہمارے وطن کا پرچم اور ہمارے وطن کے بانی قائداعظم ہمارے اپنے ہیں۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ نظم "اپنا پرچم ایک" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) شاعر نے کن چیزوں کو اپنے ساز اور اپنے مضراب کہا ہے؟

جواب: اس نظم میں شاعر نے راوی، جہلم، سندھ اور چناب کو اپنے ساز اور اپنے مضراب کہا ہے۔

(ب) پاکستان کے چار دریاؤں کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کے چار دریاؤں کے نام یہ ہیں:

دریائے سندھ، دریائے راوی، دریائے جہلم، دریائے چناب

(ج) دھوپ اور چھاؤں ایک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: دھوپ اور چھاؤں کے ایک ہونے سے مراد یہ ہے کہ ہم پاکستانی ایک دوسرے کے بھائی ہیں پاکستان ہمارا وطن ہے اس کا کونہ کونہ ہم سب کا ہے یہاں تک کہ اس ملک کی دھوپ اور چھاؤں بھی ہم سب کی ہے۔

(د) ہماری کون کون سی باتیں سانجھی ہیں؟

جواب: ہمارے آنسو اور ہماری خوشیاں سانجھی ہیں۔

۲۔ درج ذیل الفاظ کو الف ہائی ترتیب دیں اور اُن کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیں۔ گھڑی، شبنم، بھاگ بھرے، کھلیان، آس

الف ہائی ترتیب	معانی
آس	امید
بھاگ بھرے	خوش نصیب
شبنم	اوس
کھلیان	کھیت، فصلیں، وہ جگہ جہاں فصلے کا ڈھیر لگاتے ہیں
گھڑی	شہر، قصبہ

۳۔ کالم: الف میں دیے گئے الفاظ کے ہم آواز لفظ نظم سے تلاش کر کے کالم: ب میں درج کریں۔

کالم: الف	کالم: ب
چھاؤں	گاؤں
چناب	مضراب
میدانوں	کھلیانوں
شبنم	قدم

۴۔ رواں مرہ اور محاورے کی رُو سے درج ذیل جملوں کو درست کر کے لکھیں:

	غلط جملے	درست جملے
(الف)	میرے کو بھوک نہیں ہے۔	مجھے بھوک نہیں ہے۔
(ب)	دونوں کتابوں میں اکیس بیس کا فرق ہے۔	دونوں کتابوں میں انیس بیس کا فرق ہے۔
(ج)	امید ہے کہ آپ خیریت کے ساتھ ہوں گے۔	امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔
(د)	تنویر گئی رات تک کام میں مصروف رہا۔	تنویر رات گئے تک کام میں مصروف رہا۔
(ہ)	اس کی صورت دیکھ کر ڈر آتا ہے۔	اس کی صورت دیکھ کر ڈر لگتا ہے۔
(و)	ہمارے مہربانی خط کا جواب دیں۔	ہمارا مہربانی خط کا جواب دیں۔

۵۔ نظم "اپنا پرچم ایک" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) اپنا رستہ، اپنی منزل، اپنی دھوپ اور چھاؤں ایک

(ب) پیارا کا دریا ایک ہمارا، پیاس کی شبنم ایک ہے

(ج) اپنے ساز اپنے مضراب

(د) سبز ہرے میدانوں میں

(ہ) آس کی رتیں رچائیں ہم

(و) بھاگ بھرے کھلیانوں میں

۶۔ اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں:

الفاظ	اعراب
منزل	مَنْزِلْ
مضراب	مِضْرَابْ
رشتہ	رِشْتَہْ
رچائیں	رَچَائِیں
گھڑی	گَھڑِیْ

۷۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

الفاظ	جملے
رستہ	یہ رستہ نہایت دشوار اور لمبا ہے۔
منزل	ہر انسان کی آخری منزل اس کی قبر ہے۔
دھوپ	جون کے مہینے میں دھوپ کی شدت بڑھ جاتی ہے۔
گاؤں	ہمارا گاؤں صوبہ سرحد کے شہر سوات میں ہے۔
پیاس	میں نے پانی پی کر اپنی پیاس بجھائی
دریا	دریائے سندھ مختلف مقامات سے گزرتا ہوا، بحر عرب سے جا ملتا ہے۔
شبنم	صبح کے وقت پھولوں پر شبنم کے قطرے موتیوں کی مانند لگتے ہیں۔

۸۔ نظم "اپنا پرچم ایک" کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: اس ملی نغمے میں شاعر نے اتحاد و اتفاق سے رہنے کی اہمیت، حب الوطنی کے جذبے اور اپنے وطن سے محبت کا اظہار کیا ہے۔

۹۔ درج ذیل ضرب الامثال / کہاوتوں کا مفہوم بیان کریں:

الفاظ	مفہوم
ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور	دنیا دار ظاہر میں کچھ ہوتے ہیں اور باطن میں کچھ اور
رات گئی بات گئی	موقع نکل جانے کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا
بڑا چھا بدنام بُرا	رسوا اور بدنام ہونا بدکار ہونے سے بھی زیادہ خراب ہے
بوڑھی گھوڑی لال لگام	بے معنی یعنی فضول آرائش و زیبائش

سرگرمیاں: ۱۔ طلبہ یہ نظم زبانی یاد کریں۔

۲۔ استاد کی زیر نگرانی طلبہ یہ نظم کورس کی شکل میں بلند آواز اور ترنم سے پڑھیں۔

۳۔ اس ملی نغمے کے ساتھ ساتھ طلبہ قومی ترانہ بھی زبانی یاد کریں۔

۴۔ "اتفاق میں برکت ہے" کے موضوع پر طلبہ میں تقریری مقابلہ کرایا جائے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ ملی نغمہ ایک ایسی نظم ہوتی ہے جس میں شاعر اپنے وطن کی محبت اور قار وغیرہ جیسے پہلوؤں کو کلام کا موضوع بناتا ہے۔

۲۔ طلبہ کو جد و جہد اور قربانیوں سے بھرپور تحریک پاکستان کے چیدہ چیدہ واقعات سناتے ہوئے، اتحاد و اتفاق کی اہمیت سے روشناس کرائیں۔

۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ اتحاد و یگانگت کا دامن چھوڑ کر کوئی قوم دنیا میں باوقار مقام حاصل نہیں کر سکتی۔

معروضی و انشائیہ سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

☆ نظم پڑھ کر پوچھے گئے سوالات کے درست جواب منتخب کریں۔

1. ہماری خوشیاں اور آنسو ہیں:
(a) الگ الگ (b) دوسروں کے (c) سانجھے (d) پرائے

2. راوی، جہلم، سندھ، چناب سے نام ہیں:
(a) علاقوں کے (b) صوبوں کے (c) شہروں کے (d) دریاؤں کے

3. اپنا پرچم ایک اپنا ــــــــ ایک ہے:
(a) علامہ اقبال (b) قائداعظم (c) لیاقت علی خان (d) سرسید احمد خان

4. ہم سبز ہرے ــــــــ میں آس کی رتیں رچائیں گے:
(a) باغوں (b) کھلیانوں (c) میدانوں (d) گلستانوں

5. اس نظم کے شاعر کا نام ہے:
(a) ڈاکٹر محمد صالح (b) حفیظ جالندھری
(c) سید ضمیر جعفری (d) اسمٰعیل میرٹھی

6. شبنم کے معنی ہیں:
(a) قطرہ (b) اُوس (c) پھول (d) دریا

باب نمبر: 20

خدا اس وقت یہ چاہتا ہے کہ۔۔۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آدم زاد	آدمی، آدم کا بیٹا	انگشت	انگلی
امرا	امیر کی جمع، مالدار	بدستور	طریقے کے مطابق، مسلسل
بے تحاشا	مسلسل، بہت زیادہ	پروان	پرورش
پیادہ	پیدل چلنے والا	ترکش	وہ تھیلا جس میں تیر رکھے جاتے ہیں
تعاقب	پیچھا کرنا	تن تنہا	بالکل اکیلا

Scanned with CamScanner

جم غفیر	بہت بڑا ہجوم	چوکڑیاں بھرنا	ہرنوں کے بھاگنے کا انداز، تیز بھاگنا
چالو	ایک مکھی کے برابر	دانش مند	عقل مند
ڈیل ڈول	حلیہ	ظرافت	ہنسی مذاق
فی الفور	فوراً	کاری	نشانے پر، درست
کوس	فاصلے کا پیمانہ	گونج دار	اونچے، رعب والے انداز سے
مستعدی	ہوشیاری، پھرتی	ملبوس	لباس پہنے ہوئے
نیام	تلوار کا خول جس میں تلوار رکھی جاتی ہے	ہیئت	شکل، وضع قطع
وحشی جانور	جنگلی جانور	ستانا	تنگ کرنا
سلسلان	ویران	لہلہانا	جھومنا، ہوا سے ہلنا
دبک	چپک	مویشی	چوپائے
خدارا	خدا کے لیے	ٹھان لینا	پکا ارادہ کر لینا
چوب دار	لکڑی تھامے ہوئے، پہرے دار، چوکیدار، دربان	داب	دبدبہ، رعب
دارالسلطنت	صدر مقام، دارالحکومت	دھن	ضد، لگن، خواہش
سرپٹ	بہت تیز	فقط	صرف، محض
کیجا	کانی پس	کرشت	سخت، کھردرا
کہا	کہاں	لجاجت	خوشامد کے ساتھ منت سماجت کے ساتھ
تصور	ظاہر	وزرا	وزیر کی جمع، حکومت کا انتظامیہ
تسلیمات	آداب، سلام	خاردار	کانٹے والی
بیابان	جنگل	متواتر	مسلسل
مہک	خوشبو	فروخت کرنا	بیچنا
گرج کر بولا	سخت لہجے میں بولا	برہم ہونا	غصہ ہونا
شدت	سختی	حکام	حاکم کی جمع، سردار
خانہ زاد	غلام	خیر خواہ	بھلائی چاہنے والا

جوہڑ	تالاب، حوض	تخمیناً تعداد	حکم کرنے والا انداز
ناف	جسم کا درمیانی حصہ	ڈھکوں	گدھے کے بولنے کی آواز
دیہاتی	گاؤں کا باشندہ	اشرفی	سونے کا سکہ
عرض پرداز ہونا	درخواست کرنا، گزارش کرنا	جہاں پناہ	بادشاہ یا حاکم وقت
آناً فاناً	فوراً	تصور وار	خطا کار
مریل	لاغر، کمزور		

خلاصہ: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بادشاہ اپنے وزرا، امرا اور نوکر چاکروں کے ساتھ اپنی سلطنت سے شکار کرنے کی غرض سے نکلا ایک دن بادشاہ کو چند ہرن نظر آئے اور وہ چھلانگیں مارتے ہوئے بھاگنے لگے۔ بادشاہ نے اکیلے ان کا تعاقب کیا لیکن ہرنوں کی تیز رفتاری کے باعث بادشاہ کا گھوڑا ان کے قریب بھی نہ پھٹک سکا۔ بادشاہ نے ہرنوں پر تیر چلائے لیکن کوئی تیر بھی نشانے پر نہ لگا، آخر کار سارے تیر ختم ہو گئے اور ہرنوں میں سے کوئی ایک بھی شکار نہ ہوا۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ خاردار جھاڑیوں کے باعث گھوڑے کی ٹانگیں شدید زخمی ہو چکی تھیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے۔

دن ڈھل چکا تھا اس نے گھوڑے کی لگام تھامی اور آہستہ آہستہ اس کو آگے چلاتا گیا۔ بادشاہ بہت بھوکا تھا، اس نے دو دن سے کچھ نہ کھایا تھا آخر کار وہ جنگل سے باہر نکل گیا۔ اسے بھوک پیاس نے ستانا شروع کر دیا۔ پیاس تو اس نے جوہڑ سے چند چلو پانی پی کر بجھالی لیکن بھوک مٹانے کا کوئی سامان نہ تھا۔

چلتے چلتے اسے خربوزوں کا کھیت نظر آیا، اس نے دیکھا کہ اس کھیت کے سرے پر ایک کسان سخت پہرہ دے رہا ہے۔ بہر حال بادشاہ نے سوچا کہ وہ ضرور دو چار والے خربوزے کے حاصل کرے گا۔

بادشاہ کسان کے پاس گیا، سلام دعا کے بعد بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کھیت کس کے ہیں؟ کسان نے جواب دیا میرے ہیں۔

بادشاہ نے کہا کہ تم انہیں بیچو گے؟ کسان نے کہا کہ یہ بیچنے کے لیے نہیں ہیں۔ بادشاہ نے پوچھا تو پھر کس لیے ہیں یہ خربوزے؟ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ قیمت دے کر دو چار خربوزے تم سے خرید لوں۔ کسان نے کہا اب ہر گز نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ خربوزے میں نے بادشاہ کے لیے اگائے ہیں میں ان میں سے کوئی ایک بھی تمہیں نہیں دے سکتا۔ بادشاہ نے کہا کہ میں مسافر ہوں سخت بھوکا ہوں، جتنی قیمت چاہے لے لو کم از کم ایک خربوزہ تو مجھے دے دو۔ کسان نے پھر سختی سے کہا کہ یہ خربوزے میں نے

بادشاہ کے لیے اگائے ہیں ان میں سے نہیں دے سکتا بادشاہ نے کہا کہ اگر بادشاہ نے خربوزے قبول نہ کیے تو پھر اکسان نے کہا کہ نہ قبول کرے، اگر قبول کرے تو ٹھیک ورنہ اس کی بھی ایسی کی تیسی۔

بادشاہ بھوکے پیٹ وہاں سے چلا گیا۔ آخر کار بادشاہ کو اس کے ساتھی مل گئے اور اپنے دارالسلطنت میں پہنچ گیا۔

ایک دن بادشاہ کا دربار لگا تھا۔ اسی دوران بادشاہ نے دیکھا کہ ایک کسان ایک گدھے پر ایک بہت بڑی بوری لادے ہوئے ہے بادشاہ نے اس کسان کو گدھے سمیت اندر لانے کا حکم دیا۔ کسان نے اندر آتے ہی بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کی کہ بادشاہ سلامت یہ خربوزے میں آپ کے لیے لایا ہوں، آپ انہیں قبول کر لیں۔

بادشاہ نے کہا کہ اگر میں انہیں قبول نہ کروں تو.....

اس پر کسان چونکا اور اسے کھیت میں پیش آنے والا واقعہ یاد آیا کسان بادشاہ کو پہچان گیا، بادشاہ نے دوبارہ وہی سوال کیا تو کسان نے کہا کہ وہی کروں گا جو اس سے پہلے کھیت میں کہہ چکا ہوں۔ اس بات پر بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس نے کسان کو اشرفیاں اور جواہرات دینے کا حکم دیا۔ کسان چلا گیا۔ وزیر سلطنت نے بادشاہ کو کہا کہ ایک معمولی کسان کو اتنی دولت دے کر آپ نے اچھا نہیں کیا۔ یہ غلام آپ کا خیر خواہ ہے جہاں غلطی دیکھے گا آگاہ کر دے گا۔ بادشاہ نے کہا کہ تم عقلمندی سے اس کسان سے وہ سب کچھ واپس لے آؤ۔ وزیر کسان کے پیچھے گیا اور اسے مخاطب ہو کر کہنے لگا ایک من خربوزے دے کر تم اتنی ساری دولت لیے جا رہے ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر تمہیں یہ مال لے کر جانا ہے تو پہلے میرے تین سوالوں کا جواب دو۔ کسان نے کہا کہ پوچھو۔ پہلا سوال یہ ہے کہ آسمان پر کتنے ستارے ہیں؟ کسان نے کہا کہ جتنے میرے گدھے کی پیٹھ پر بال ہیں۔ دونوں کو گن لو۔ اگر ایک بھی کم پڑے تو میں قصوروار ہوں۔

وزیر کا دوسرا سوال یہ تھا کہ زمین کی ناف کہاں ہے؟ کسان کے پاس ایک برچھی تھی اس نے زمین میں گاڑ کر کہا کہ یہ وہی زمین کی ناف چاروں طرف سے ناپ لو۔ اگر کم نکلے تو میں قصوروار ہوں۔ وزیر کا تیسرا سوال تھا کہ خدا اس وقت کیا چاہتا ہے؟ کسان نے کہا کہ اس سوال کا جواب میں ایک شرط پر دوں گا وہ یہ کہ تم اپنا لباس مجھے دو اور میرا لباس پہن کر گدھے پر بیٹھ جاؤ۔ وزیر نے کسان کی شرط مانتے ہوئے ایسا ہی کیا۔ کسان نے فوراً اپنی بوری اٹھائی اور وزیر کے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور جاتے جاتے یہ کہہ گیا کہ خدا اس وقت یہ چاہتا ہے کہ میں اس شاندار لباس کو پہنے بادشاہ کی عطا کردہ دولت کے ساتھ اپنے گاؤں جاؤں اور تم میرا لباس پہنے اس گدھے پر سوار ہو کر دربار لوٹو۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ سبق "خدا اس وقت یہ چاہتا ہے کہ۔۔۔۔۔" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) بادشاہ کا گھوڑا ہرنوں تک کیوں نہ پہنچ سکا؟

جواب: ہرن بہت تیز رفتار تھے باوجود سرپٹ دوڑنے کے بادشاہ کا گھوڑا ان تک نہ پہنچ سکا۔

(ب) وحشی جانوروں کے مقابلے کے لیے بادشاہ کے پاس کون سا ہتھیار تھا؟

جواب: وحشی جانوروں کے مقابلے کے لیے بادشاہ کے پاس تلوار تھی۔

(ج) بادشاہ کتنے خربوزے خریدنے کا ارادہ رکھتا تھا؟

جواب: بادشاہ کسان سے قیمت دے کر دو چار خربوزے خریدنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

(د) بادشاہ کو بھوکے پیٹ رخصت کیوں ہونا پڑا؟

جواب: بادشاہ نے کئی بار کسان سے خربوزے مانگے لیکن ہر بار اس نے انکار کیا اور کہا کہ یہ خربوزے صرف بادشاہ کے لیے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی خربوزہ میں کسی کو نہیں دے سکتا۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر بادشاہ تمہارے یہ خربوزے قبول نہ کرے تو کیا کرو گے، اس پر کسان نے کہا کہ نہ کرے قبول مجھے اس کی کوئی پروا نہیں، قبول کرے تو ٹھیک نہیں تو اس کی بھی ایسی کی تیسی۔ اب بادشاہ کے پاس بھوکے پیٹ وہاں سے رخصت ہونے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

(ہ) وزیر کا تیسرا سوال کیا تھا؟

جواب: وزیر کا تیسرا سوال تھا کہ خدا اس وقت کیا چاہتا ہے؟

۲۔ سبق "خدا اس وقت یہ چاہتا ہے کہ۔۔۔۔۔" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) بادشاہ دارالسلطنت سے نکلا:

(i) کھیلنے کے لیے (ii) ✓ شکار کے لیے

(iii) ملک فتح کرنے کے لیے (iv) شادی پر جانے کے لیے

(ب) جنگل سے نکلنے کے بعد بادشاہ کو لہلہاتے کھیت نظر آئے:

(i) دو کوس بعد (ii) ✓ تین کوس بعد (iii) چار کوس بعد (iv) پانچ کوس بعد

(ج) کسان نے خربوزے بوئے تھے:

(i) اپنے لیے (ii) بازار میں بیچنے کے لیے

(iii) ✓ بادشاہ کے لیے (iv) دوستوں کے لیے

Scanned with CamScanner

(د) بادشاہ کے سامنے آ کر کسان نے سب سے پہلے کہا:

(i) میں خربوزے لایا ہوں (ii) میں غریب ہوں

(iii) مجھے معاف کر دیں (iv) السلام علیکم!

(ہ) بادشاہ نے کسان کو انعام دیا:

(i) اشرفیاں اور جواہرات (ii) دس لاکھ روپے

(iii) شہر میں مکان (iv) کچھ بھی نہیں

(و) وزیر کسان کے پیچھے آیا:

(i) حصہ بانٹنے کے لیے (ii) مزید انعام دینے کے لیے

(iii) انعام واپس لینے کے لیے (iv) کسان کو مارنے کے لیے

۳۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں:

الفاظ	معانی
جمِ غفیر	بہت بڑا ہجوم
چوکڑی	ہرنوں کے بھاگنے کا انداز
نیام	تلوار کا خول، جس میں تلوار رکھی جاتی ہے
ظرافت	مذاق، ہنسی
خانہ زاد	غلام
جواہرات	ہیرے موتی کے زیورات
بڑھیا	عمدہ، معیاری
برہم	ناراض

۴۔ کالم الف میں دیے گئے الفاظ کو کالم ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
بادشاہ	بیابان
ترکش	چہرہ مہرہ
چوب دار	جواہرات
ذیل ڈول	پہرے دار
اشرفیاں	داب
رعب	وزیر
سنسان	تیر

۵۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

الفاظ	متضاد
بادشاہ	غلام
تعاقب	بھاگنا
انسان	حیوان
مال دار	مفلس
ٹھہرنا	چلنا
خیر خواہ	بدخواہ
زمین	آسمان
شان دار	بے شان

۶۔ مندرجہ ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
گھوڑا ڈالنا	شکار نظر آتے ہی گھڑ سوار نے اس کے پیچھے گھوڑا ڈال دیا۔
دھک سے رہ جانا	گاڑی چلانے کے دوران بریک فیل ہونے پر اسلم کا دل دھک سے رہ گیا۔
پَر مارنا	سرکاری خزانے میں سخت پہرے کے باعث انسان تو کیا پرند بھی پَر نہیں مار سکتا۔
پروان چڑھانا	والدین محنت مزدوری کر کے اپنی اولاد کو پروان چڑھاتے ہیں۔
خدا حافظ ہونا	اگر تم امتحانات کی تیاری نہیں کرو گے تو تمہارا خدا ہی حافظ ہے۔
داغ دینا	استاد نے طالب علم کے پہلے سوال کا ابھی مکمل جواب نہ دیا تھا کہ اس نے دوسرا سوال داغ دیا۔

۷۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
جمِ غفیر	عید الفطر کی نماز کے موقع پر بادشاہی مسجد میں نمازیوں کا جمِ غفیر ہوتا ہے۔

ترکش	شکاری نے شکار کرنے کے لیے ترکش سے تیر نکالا۔
آدم زاد	تمام دنیا میں موجود انسان آدم زاد ہیں۔
وحشی	عام طور پر وحشی جانور جنگلات میں رہتے ہیں۔
صورت	انسان کو صورت کے ساتھ ساتھ سیرت کو بھی خوبصورت بنانا چاہیے۔
اصرار	بھکاری نے مسافر سے بھیک مانگنے پر اصرار کیا۔
شدت	امریکا میں زلزلے کے جھٹکے بڑی شدت سے محسوس ہوئے۔
واقعہ	قرآن مجید میں غزوۂ بدر کا تفصیلی واقعہ موجود ہے۔

۸۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

الفاظ	جمع
ہرن	ہرنوں
گھوڑا	گھوڑے
جنگل	جنگلات
ویرانہ	ویرانے
مال	اموال
دربان	دربانوں
تدبیر	تدابیر
شرط	شرائط

۹۔ سبق "خدا اس وقت یہ چاہتا ہے کہ۔۔۔" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) چلتے چلتے اُسے خربوزوں کا کھیت نظر آیا۔

(ب) وہ اپنے ترکش کے سارے تیر چلا چکا ہے۔

(ج) اس کی ہیئت بہت کچھ بدل چکی تھی۔

(د) اُن نے گھوڑے کی لگام ایک درخت سے اٹکا دی۔

(ہ) بتاؤ زمین کی ناف کہاں ہے؟

۱۰۔ وزیر باتدبیر نے کسان سے کون سے تین سوال پوچھے؟

جواب: وزیر باتدبیر نے کسان سے درج ذیل تین سوال پوچھے:

(i) آسمان پر کتنے تارے ہیں؟ (ii) زمین کی ناف کہاں ہے؟

(iii) شدید اس وقت کیا چاہتا ہے؟

۱۱۔ بجلی کے بل کی درستی کے لیے اپنے علاقے کے ایس ڈی او، واپڈا کے نام درخواست تحریر کریں۔

جواب: بخدمت جناب ایس۔ڈی۔او، واپڈا فورٹ عباس

جناب عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میں عیدگاہ روڈ کا رہائشی ہوں۔ پچھلے ماہ جنوری میں مجھے میرے گھر کا بل 5000 موصول ہوا جبکہ میٹر کی ریڈنگ کے مطابق مجھے 3000 بل آنا چاہیے۔ براہ مہربانی مجھے درست بل بھیجا جائے۔ شکریہ

العارض

محمد فرحان عیدگاہ روڈ فورٹ عباس

مورخہ 2 فروری ____ 20ء

سرگرمیاں: ۱۔ طلبہ آپس میں اچھی اچھی لوک کہانیوں کا تبادلہ کریں۔

۲۔ اس لوک کہانی کو جماعت کے کمرے میں اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ ڈرامے کی صورت میں پیش کریں۔

۳۔ "سخاوت" کے موضوع پر ایک مختصر سا مضمون تحریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو لوک ادب اور لوک کہانیوں کے بارے میں ابتدائی معلومات دیں۔

۲۔ طلبہ کو اس سبق میں استعمال ہونے والے مشکل اور نئے الفاظ کے معانی بتائیں۔ انھیں ان سے جملے بنانے کی مشق کرائیں مثلاً جمِ غفیر، دارالسلطنت، رگِ ظرافت وغیرہ۔

۳۔ طلبہ کو اس کہانی میں موجود حکمت و دانائی کی باتوں کے بارے میں بتائیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

پیراگراف نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

دن ڈھل چکا تھا۔ اس نے زخمی گھوڑے کی باگ ہاتھ میں لی اور اسے چلاتا ہوا پیادہ پا

Scanned with CamScanner

آگے بڑھا۔ جھاڑیوں میں الجھتا، گھنے درختوں کے درمیان اپنا راستہ بناتا۔ جنگل کے خون خوار جانوروں کی دھاڑ چنگھاڑ سنتا، ان سے بچتا بچاتا وہ آگے بڑھتا گیا۔ اس نے دو دن اور دو راتیں سفر میں گزاریں اور بالآخر جنگل سے باہر آنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس دوران میں اس نے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ جب تک جنگل میں تھا، اسے کھانے پینے کا کوئی ہوش نہ تھا۔ اب جو باہر آنے سے باہر نکلا تو اسے بھوک پیاس نے ستانا شروع کر دیا۔ پیاس تو اس نے ایک جوہڑ سے چند چلو پانی لے کر بجھالی البتہ بھوک مٹانے کا کوئی سامان نہ تھا۔ جنگل سے نکل کر ابھی وہ تین کوس ہی چلا ہوگا کہ اسے لہلہاتے کھیت نظر آئے۔ اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کیونکہ وہ سنسان بیابان سے نکل کر انسانوں کے جہان میں آ گیا تھا۔ مسلسل سفر اور بھوک پیاس کی شدت کے باعث اس کی ہیئت بہت کچھ بدل چکی تھی۔ درختوں اور جھاڑیوں میں متواتر الجھنے کی وجہ سے اس کا لباس بھی کہیں کہیں سے پھٹ گیا تھا۔ اس کی ظاہری حالت کو دیکھ کر کسی کو بھی یہ اندازہ نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ اس ملک کا بادشاہ ہے۔

1. بادشاہ نے ــــــــ کی باگ ہاتھ میں لی:
(a) تیز رفتار گھوڑے (b) زخمی گھوڑے
(c) مریل گھوڑے (d) طاقتور گھوڑے

2. بادشاہ نے دو دن اور دو راتیں گزاریں:
(a) گھر میں (b) سفر میں (c) گاؤں میں (d) شہر میں

3. بادشاہ باہر آنے میں کامیاب ہو گیا:
(a) محل سے (b) گھر سے (c) جنگل سے (d) صحرا سے

4. بادشاہ کو ستانا شروع کر دیا:
(a) عوام نے (b) دشمنوں نے (c) بھوک اور پیاس نے (d) وزیروں نے

5. بادشاہ نے پیاس تو چند چلو پانی لے کر بجھالی:
(a) ایک نہر سے (b) ایک جوہڑ سے (c) ایک دریا سے (d) ایک گڑھے سے

6. بادشاہ کو جنگل سے ــــــ فاصلے پر لہلہاتے کھیت نظر آئے:
(a) دو کوس کے (b) تین کوس کے (c) چار کوس کے (d) پانچ کوس کے

7. "ہیئت" کے معنی ہیں:
(a) لباس (b) وضع قطع (c) حلیہ (d) رعب

8. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) بادشاہ اور اس کا شکار (b) بادشاہ اور اس کا زخمی گھوڑا
(c) بھوکا پیاسا بادشاہ (d) بادشاہ اور اس کی سلطنت

پراگراف نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

ایک دن دربار لگا ہوا تھا۔ اُمرا، وُزرا اور سلطنت کے بڑے بڑے حکام بادشاہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ شاہی چوب دار، دربان اور پہرے دار مستعدی سے اپنے اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔ اتنے میں بادشاہ کی نظر دربار کے صدر دروازے کی طرف اٹھی تو اس نے دیکھا کہ ایک کسان گدھے پر ایک بہت بڑی بوری لادے کھڑا ہے۔ دربان اسے اندر آنے سے روک رہا ہے لیکن وہ دربار میں داخل ہونے پر اصرار کر رہا ہے۔ بادشاہ نے چوب دار خاص کو حکم دیا کہ فی الفور جاؤ اور دروازے پر کھڑے شخص کو اس کے گدھے سمیت یہاں لے آؤ۔ اس حکم کے سنتے ہی وہ کسان کو دربار میں لے آیا کسان نے بادشاہ کے سامنے آتے ہی سینہ تان کر ہاتھ ماتھے پر لے جا کر خالص دیہاتی انداز میں "السلام علیکم" کہا۔ بادشاہ نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"تم کون ہو؟ اور یہاں کیوں آئے ہو؟"

"میں فلاں گاؤں کا کسان ہوں اور آپ سے ملنے آیا ہوں۔" دیہاتی نے جواب دیا۔

"یہ تم گدھے پر کیا لاد کے لائے ہو؟" بادشاہ نے پھر پوچھا۔

"یہ خربوزے ہیں۔ میں نے صرف آپ کے لیے بوئے تھے۔ جب پک کر تیار ہو گئے تو بوری میں بھر کر یہاں لے آیا۔ اب چاہتا ہوں کہ آپ انھیں قبول کر لیں اور مجھے واپس جانے کی اجازت دیں۔" کسان نے کہا۔

"دیکھو، اگر میں تمھارے خربوزے قبول نہ کروں تو پھر کیا کرو گے؟" بادشاہ نے سوال کیا۔

اس پر کسان کچھ ٹھٹکا۔ "یہ سوال تو پہلے بھی کوئی شخص مجھ سے کر چکا ہے۔" اس نے دل میں سوچا۔ اسے کھیت میں پیش آنے والا واقعہ یاد آ گیا۔ غور سے بادشاہ کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ مہرہ، ڈیل ڈول، ناک نقشہ بالکل اسی شخص کا سا لگا جو اس سے کھیت میں مل چکا تھا۔ بادشاہ نے کسان کو سوچ میں گم پایا تو اس سے اپنا وہی سوال دہرایا۔

1. امرا، وزرا اور سلطنت کے بڑے بڑے حکام حاضر تھے:
(a) محل میں (b) دعوت میں (c) بادشاہ کی خدمت میں (d) دربار میں

2. بادشاہ کی نظر دربار کے ــــــــ کی طرف اٹھی:
(a) چوب دار (b) صدر دروازے (c) وزیر (d) مشیر

3. ایک کسان بہت بڑی بوری لادے کھڑا ہے:
(a) گھوڑے پر (b) گدھے پر (c) سر پر (d) کندھے پر

4. کسان نے بادشاہ کو سلام کیا:
(a) شاہی انداز میں (b) شہری انداز میں
(c) عاجزی کے انداز میں (d) دیہاتی انداز میں

5. کسان گدھے پر کیا لاد کر لایا تھا:
(a) تربوز (b) خربوزے (c) آم (d) کینو

6. کسان نے خربوزے کس کے لیے بوئے:
(a) بادشاہ کے لیے (b) اپنے لیے (c) بیچنے کے لیے (d) دوستوں کے لیے

7. ڈیل ڈول کے معنی ہے:
(a) طاقت (b) صحت مند (c) خلیہ (d) عقل مند

پراگراف نمبر 3:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

"تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں وزیرِ سلطنت ہوں۔ یہ دولت تم چند شرائط کے ساتھ لے جا سکتے ہو۔" وزیر بولا۔

"اگرچہ میرے لیے یہ جاننا ضروری نہیں کہ تم کون ہو اور یہ بھی ضروری نہیں کہ میں تم سے اس سلسلے میں بات کروں یہ میرا اور بادشاہ کا معاملہ ہے۔ بہرحال شرطیں بتاؤ۔"

"پہلے میرے تین سوالوں کا جواب دو۔" وزیر نے کہا۔

"بسم اللہ تو تمھارا سوال کیا ہے؟" کسان نے پوچھا۔

"میرا پہلا سوال یہ ہے کہ آسمان پر کتنے تارے ہیں؟" وزیر نے کہا۔

کسان نے گدھے کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اور کہا۔ "جتنے اس پر بال ہیں۔"

"اس کا کوئی ثبوت؟" وزیر نے پوچھا۔

"دونوں کو گن لو۔ اگر ایک بھی کم پڑے تو میں قصوروار ہوں۔" کسان بولا۔

وزیر نے لاجواب ہو کر دوسرا سوال کر دیا: "بتاؤ زمین کی ناف کہاں ہے؟" کسان کے پاس ایک چھوٹی سی برچھی تھی جسے وہ لاٹھی کے طور پر استعمال کیا کرتا تھا۔ اس نے وہ برچھی زمین میں گاڑ کر کہا۔ "یہ رہی زمین کی ناف۔"

"چاروں طرف سے زمین کو ماپ لو۔ انگشت بھر بھی کم نکلے تو میں قصوروار ہوں۔"

اس کا بھی وزیر کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

وزیر کا تیسرا سوال تھا۔ "خدا اس وقت کیا چاہتا ہے؟"

کسان نے کہا۔ "تو بے چارا خدا کے بارے میں اس حالت میں کیسے بات ہو سکتی ہے کہ تم ایک اعلیٰ نسل کے گھوڑے پر سوار ہو۔ نہایت قیمتی لباس پہنے ہوئے ہو۔ میں ایک معمولی درجے کا کسان، پھٹے، پرانے کپڑوں میں مریل سے گدھے پر بیٹھا ہوں جو ڈگمگوں ڈگمگوں کر کے چلتا ہے اور مشکل سے دن بھر میں دو کوس فاصلہ طے کرتا ہے۔ بھلا اس حالت میں خدا کے بارے میں کیا بات کر سکتا ہوں؟"

1. تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں ــــــــ ہوں:
(a) وزیرِ سلطنت (b) شاہ سلطنت (c) مشیرِ سلطنت (d) حاکم سلطنت

2. وزیر نے کہا کہ پہلے میرے ــــــــ سوالوں کا جواب دو:
(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

3. آسمان پر کتنے ہیں:
(a) سیارے (b) ستارے (c) چاند (d) کہکشائیں

4. زمین کی کہاں ہے:
(a) حد (b) عقل (c) گہرائی (d) ناف

5. کسان نے زمین میں گاڑی:
(a) کیل (b) برچھی (c) تلوار (d) چھڑی

6. انگشت کے معنی ہے:
(a) ہاتھ (b) گردن (c) انگلی (d) ناک

7. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) کسان اور وزیر کا مباحثہ (b) کسان اور وزیر کا مقابلہ
(c) کسان اور وزیر کا تبادلہ (d) کسان اور وزیر کا محاسبہ

Scanned with CamScanner
Downloaded from https://www.facebook.com/groups/pass1guess

باب نمبر: 21 خواتین کا مقام اور ان کے حقوق

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پرتاثیر	اثر رکھنے والی	جلی حروف	موٹے حروف میں
مدلل	دلیل رکھنے والی	تکریم	عزت
کماحقہ	پورا پورا	نوید	خوش خبری
نان ونفقہ	روٹی کپڑے کا خرچ	حجاز	عرب کا ایک علاقہ
شاعرِ مشرق	علامہ اقبال کا لقب	قابلِ تحسین	تعریف کے قابل
عائلی	خاندانی زندگی	عدم تشدد	جبر زیادتی کا نہ ہونا
گہما گہمی	چہل پہل	اہتمام	انتظام۔ بندوبست
موضوع	عنوان	وجود زن	عورت کا وجود
کائنات	دنیا	مقرر	تقریر کرنے والے
موثر	پرتاثیر	اعزاز	تمغا، انعام
ہمہ تن گوش ہونا	پوری توجہ سے سننا	دور	زمانہ
جہالت	لاعلمی	تاریکی	اندھیرا
زندہ درگور	زندہ انسان کو قبر میں دبا دینا	ہر سُو	ہر طرف
یکسر	مکمل	پرورش	پالنا
امہات المومنین	مومنوں کی مائیں	بہترین	سب سے اچھی
زینت	سجاوٹ	شریکِ حیات	بیوی
شانہ بشانہ	کندھے سے کندھا ملا کر	مناسب	منصب کی جمع

دورانِ پرواز	جہاز اڑاتے وقت	جامِ شہادت نوش کرنا	شہید ہو جانا
بدنما	بدصورت	قانون ساز	قانون بنانے والے
نجی	پرائیویٹ	قابلِ ستائش	تعریف کے قابل
ناآشنائی	ناواقفیت	حراساں کرنا	ڈرانا
جسارت	کوشش۔ طاقت	بیدار ہونا	جاگنا

سبق کا خلاصہ: ثنا کے سکول میں "خواتین کا مقام اور ان کے حقوق" کے عنوان پر ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ ثنا نے نہایت اچھے اور موثر انداز میں خواتین کے لئے اسلام کی ہدایات اور عزت و تکریم کو بیان کیا۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیث کی روشنی میں خواتین کے مقام کو واضح کیا بعد ازاں تحریکِ پاکستان میں خواتین کے کردار کا ذکر کیا۔ پاکستان اور بنگلہ دیش کی خاتون وزرائے اعظم کا تذکرہ ہوا پاکستان کے مختلف شعبوں میں خواتین کی کامیابیوں مثلاً سکوارڈن لیڈر مریم مختار اور ارفع کریم کے کارناموں کو سراہا۔ آخر میں ثنا نے خواتین کے لئے ان برے رسم و رواج کا ذکر کیا جن کی بدولت خواتین ونی ہوتی ہیں یا غیرت کے نام پر قتل کر دی جاتی ہیں۔ انھیں ترکے میں سے وراثت کا حق دار نہیں سمجھا جاتا۔ اس نے مزید بتایا یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے قانون ساز ادارے خواتین کو مردوں کے برابر حقوق دلانے کے لئے نئے نئے قوانین بنا رہے ہیں البتہ خواتین کو اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے خود میدان میں آنا ہوگا۔ کیونکہ اللہ کا فرمان ہے کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے۔

مرکزی خیال: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى یعنی انسان جو کوشش کرتا ہے اس کے مطابق اسے ملتا ہے خواتین بھی اپنے حقوق کے لئے خود میدان میں آئیں تو انھیں مزید اچھا مقام مل سکتا ہے۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ سبق "خواتین کا مقام اور ان کے حقوق" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) سکول کے ہال کو کیوں سجایا گیا تھا؟

جواب: سالانہ تقریری مقابلوں کے لئے ہال کو خوب سجایا گیا تھا۔

(ب) تقریری مقابلے کا موضوع کیا تھا؟

جواب: تقریری مقابلے کا موضوع تھا "خواتین کا مقام اور ان کے حقوق"

(ج) ثنا نے کس تاریک دور کا حوالہ دیا؟

جواب: ثنا نے اسلام کے آنے سے پہلے والے تاریک دور کا حوالہ دیا۔

(د) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بیٹی کے والدین کو کیا نوید سنائی؟

جواب: حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے والدین کے لئے بیٹی کو باعث رحمت اور آخرت میں باعثِ شفاعت ہونے کی نوید سنائی ہے۔

(ہ) اسلام میں خواتین کو کیا مقام دیا گیا ہے؟

جواب: اسلام میں خواتین کو عزت اور احترام کا مقام دیا گیا ہے۔ عورت بیٹی ہو گی تو باعث رحمت۔ ماں ہو گی تو اس کے پاؤں تلے جنت۔ بیوی ہو گی تو برابری کے سلوک کی حق دار۔

(و) پاک فضائیہ کی پہلی شہید خاتون پائلٹ کا کیا نام ہے؟

جواب: پاک فضائیہ کی پہلی شہید خاتون پائلٹ کا نام مریم مختار ہے۔

(ز) عورت کے حقوق کے تحفظ کے لیے حکومتِ پاکستان نے کیا خاص اقدامات کیے ہیں؟

جواب: قانون ساز اداروں اور فلاح معاشرہ کی تنظیموں نے خواتین کے لئے قوانین میں مناسب ردو بدل کیا ہے۔ عائلی قوانین میں سے ناانصافی پر مبنی اور امتیازی شقوں کو ختم کر کے انھیں اسلامی تعلیمات کے مطابق بنانے کے لئے مناسب تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اب نئے قوانین کی روشنی میں خواتین کو برابری کی سطح پر وہ حقوق مل چکے ہیں جن کے ملنے سے اب وہ مردوں کے شانہ بشانہ باوقار طریقے سے زندگی گزار سکتی ہیں۔

۲۔ سبق 'خواتین کا مقام اور ان کے حقوق' کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں۔

(الف) تقریری مقابلے کا اہم موضوع کیا تھا؟

(i) محنت کی عظمت (ii) خواتین کا مقام اور ان کے حقوق

(iii) پابندیِ وقت (iv) معاشرے میں عدم مساوات

(ب) زمانہ جاہلیت میں بیٹی کی پیدائش پر گھر میں:

(i) جشن کا سماں ہوتا تھا (ii) سوگ کی کیفیت ہوتی تھی

(iii) مہمان بلائے جاتے تھے (iv) نذر و نیاز بانٹی جاتی تھی

۳۔ (الف) سبق 'خواتین کا مقام اور ان کے حقوق' میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

عائلی، گہما گہمی، اہتمام، مدلل، کماحقہ، شفاعت، عزت و تکریم، نان و نفقہ

(i) ثنا کے سکول میں ہر سال تقریری مقابلوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

(ii) ہمیں خواتین کو کماحقہ عزت کا مقام دینا ہوگا۔

(iii) ثنا نے عورت کے مقام اور احترام پر نہایت مدلل تقریر کی۔

(iv) جلسے کے موقع پر سکول کی گہما گہمی میں اضافہ ہو گیا۔

(v) بچی کی پرورش اور اچھی تربیت کرنے پر آخرت میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

(vi) اسلام نے عورت کی عزت و تکریم میں بے مثال اضافہ کر دیا۔

(vii) عورت اور بچوں کے نان و نفقہ کا خاطر خواہ انتظام والد کی ذمہ داری ہے۔

(viii) پاکستان میں عائلی قوانین میں بہت سی اچھی تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔

۴۔ سبق 'خواتین کا مقام اور ان کے حقوق' کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں۔

(الف) سکول میں جلسہ تقسیم انعامات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ غلط

(ب) تقریری مقابلے کا عنوان تھا "خواتین کا مقام اور ان کے حقوق"۔ درست

(ج) سرزمین حجاز میں زمانہ قبل از اسلام کو دورِ جہالت کہا جاتا تھا۔ درست

(د) ثنا نے اپنی تقریر میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں مثالیں دیں۔ درست

(ہ) ہمارے ملک میں خواتین پر عدمِ تشدد کے لیے قانون سازی کی گئی ہے۔ درست

Scanned with CamScanner

(و) پاک فضائیہ میں ابھی تک کوئی خاتون پائلٹ شامل نہیں ہو سکی۔ غلط

(ر) اللہ تعالیٰ انسان کو وحی دیتا ہے جس کے لیے انسان کوشش کرتا ہے۔

درست

۵۔ سبق 'خواتین کا مقام اور ان کے حقوق' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) وجود زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ۔

(ب) حاضرینِ جلسہ تقریر سننے کے لیے ہمہ تن گوش تھے۔

(ج) بعض بدنصیب تو اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے بھی گریز نہ کرتے۔

(د) کئی پسماندہ علاقوں یا خاندانوں میں خواتین کو والدین کے ترکے میں سے ان کے جائز حق سے محروم رکھنے کے واقعات سامنے آتے ہیں۔

(ہ) اسلام میں خواتین کے لیے عزت و احترام کی تاکید ہے۔

(و) عائلی قوانین میں سے ناانصافی پر مبنی اور امتیازی سلوک کو ختم کر کے انھیں اسلامی تعلیمات کے مطابق بنانے کے لیے مناسب تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

(ز) انسان کے لیے وحی ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے۔

۶۔ سبق 'خواتین کا مقام اور ان کے حقوق' کے مطابق اوپر کی سطر میں دیے گئے الفاظ کو نیچے کی سطر میں موجود متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

انسان کے لئے وحی ہے	جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے۔
تقریب کا آغاز ہوا	تلاوتِ کلام پاک سے
ثنائے حمد دیا	دورِ جہالت کا
اسلام میں بیٹی ہے	باعثِ رحمت
قدموں تلے جنت ہے	ماں کے

سرگرمیاں:

۱۔ خواتین کے حقوق کے بارے میں قوانین تلاش کر کے چارٹ کی صورت میں کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

۲۔ اسلام میں خواتین کے مقام کے بارے میں کوئی حدیث مبارکہ یاد کر کے کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ:

۱۔ جماعت میں مذاکرہ کرائیں جس میں خواتین کا مقام اور ان کے حقوق پر بحث کی جائے۔

۲۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ دینِ اسلام سے پہلے اور اسلام کی روشنی آنے کے بعد عورتوں سے سلوک کے بارے کیا کیا تبدیلیاں آئیں۔

۳۔ طلبہ کو خواتین پر ہونے والے امتیازی سلوک اور تشدد کے خلاف قوانین کا علم کرنے والے قوانین سے آگاہ کیا جائے۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

سٹیج کے پیچھے دیوار پر شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا مصرعہ خوبصورت اور جلی حروف میں لکھا تھا

'وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ'

تلاوتِ کلام پاک اور نعت رسول مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے تقریب کا آغاز ہوا۔ سٹیج سیکرٹری نے آج کے موضوع کا اعلان کیا اور اس کا مختصر سا تعارف بھی پیش کیا اور پھر مقررین کو سٹیج پر آ کر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی دعوت دی۔ سب مقررین طالبات نے نہایت موثر اور مدلل انداز میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں جماعت ہشتم کی طالبہ ثنا کو سٹیج پر آ کر اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی گئی۔ حاضرین نے حسبِ معمول تالیاں بجا کر اس کا استقبال کیا۔

1. سٹیج کے پیچھے کس کا مصرع لکھا ہوا تھا:
(الف) مولانا ظفر علی خاں (ب) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ
(ج) فیض احمد فیض (د) جوش ملیح آبادی

2. ڈاکٹر محمد اقبال کا لقب ہے:
(الف) شاعرِ مشرق (ب) حکیم الامت
(ج) مفکرِ پاکستان (د) تمام جوابات درست ہیں

3. تقریب کا آغاز ہوا:
(الف) نعتِ رسول مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے
(ب) تلاوتِ کلام پاک سے
(ج) ملی نغمہ سے (د) قومی ترانہ سے

4. موضوع کے بارے میں مختصر تعارف پیش کیا:
(الف) صدرِ مجلس نے (ب) ثنا نے
(ج) سٹیج سیکرٹری نے (د) ایک اور مقرر طالبہ نے

5. ثنا پڑھتی تھی:
(الف) ششم جماعت میں (ب) ہفتم جماعت میں
(ج) ہشتم جماعت میں (د) دہم جماعت میں

سوال نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

ایک دفعہ حاتم طائی کی بیٹی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس لائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا بلکہ اپنی چادر اتار کر فرش پر بچھائی اور نہایت احترام سے اسے اس پر بیٹھنے کے لیے کہا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں خواتین کے لیے کس قدر احترام اور عزت کی تاکید ہے۔ ایک ماں کی حیثیت سے اس کے قدموں میں جنت کی نوید سنا کر اسے وہ عزت و تکریم بخشی، جو کسی اور معاشرے یا مذہب میں نہیں۔ اسلام میں خاوند کو اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ نا صرف اپنی شریکِ حیات کے نان و نفقہ کا پورا خیال رکھے بلکہ اس کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش آئے۔ بیٹی اور بیٹے میں کوئی امتیاز نہ کرے۔ اسلام میں تو یہاں تک خواتین کو عزت بخشی ہے کہ جو والدین اپنی بیٹیوں کی صحیح پرورش اور تعلیم و تربیت کرتے ہیں اور شادی کر کے اپنے فرائض پورے کرتے ہیں وہ جنت میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں۔

1. ایک دفعہ کون حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں آیا جس کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے چادر بچھا دی:
(الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی
(ب) ابوجہل کی بہن
(ج) ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی (د) حاتم طائی کی بیٹی

2. آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے چادر اتار کر ..... پر بچھائی:
(الف) پلنگ (ب) چارپائی
(ج) فرش (د) زمین

3. جنت ..... کے قدموں تلے ہے:
(الف) ماں (ب) بیٹی (ج) بیوی (د) بہن

4. نان و نفقہ مہیا کرنا کس کا فرض ہے:
(الف) والد (ب) خاوند
(ج) باپ (د) بیٹا

5. اسلام میں بیٹے اور بیٹی میں ..... کی اجازت نہیں:
(الف) وراثت (ب) تفریق
(ج) امتیاز (د) تقسیم

6. بیٹیوں کی صحیح پرورش کرنے والا قیامت کو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ یوں کھڑا ہوگا جیسے .....
(الف) یہ دونوں ہاتھ (ب) ہاتھ کی دو انگلیاں
(ج) ہاتھ کی چار انگلیاں (د) کوئی جواب درست نہیں

باب نمبر: 22 گرلز گائیڈ

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اختصار	مختصر	اراکین	رکن کی جمع، ممبر
الہامی	نازل کیا ہوا، غیبی	بلاتفریق	کسی بھی فرق اور امتیاز کے بغیر
اوصاف	وصف کی جمع، خوبیاں	میثاق	معاہدہ
رغبت	شوق	فریضہ	واجب، لازم، ضروری
لسانی	زبان سے متعلق	بےلوث	بےغرض

Scanned with CamScanner

اجاگر کرنا	بیدار کرنا	مقبولیت	شہرت
نکات	نکتہ کی جمع، اہم باتیں	نکھارنا	خوبصورت بنانا، سنوارنا
فرائض	ذمہ داریاں	نیک نامی	شہرت
تحسین	تعریف	خودمختار	اپنی مرضی کا مالک
مشاورت	مشورہ، صلاح	نظرثانی	دوبارہ غور کرنا
معاشرہ	اجتماعی زندگی	حلف	قسم
تعصبات	بے جا حمایت و طرف داری	نومیت	خصوصیت، قسم
اجتماعی	مجموعی طور پر	بانی	بنیاد رکھنے والا، بنانے والا
دیانت داری	ایمان داری	قابلِ اعتماد	بھروسے کے قابل
تختہ	مضبوط	حوصلہ افزائی	ہمت بڑھانا
حب الوطنی	وطن کی محبت		

خلاصہ:

دنیا کا ہر الہامی مذہب ایک دوسرے کی بھلائی اور مخلوقِ خدا کی خدمت ہی کی تعلیم دیتا ہے، اس مقصد کے حصول کے لیے دنیا میں بے شمار تنظیمیں وجود میں آئیں۔ ان تنظیموں میں سے ایک گرلز گائیڈ اور بوائے سکاؤٹس کا بھی شمار ہوتا ہے۔

ان دونوں تنظیموں کا آغاز برطانیہ سے ہوا۔ بوائے سکاؤٹ تنظیم کے بانی سر لارڈ بیڈن پاول ہیں جبکہ گرل گائیڈ تنظیم کی بانی اس کی بہن اگیٹس ہیں۔

۱۹۰۹ء میں بوائے سکاؤٹس نے پہلی مرتبہ بڑی اجتماعی کارروائی کی۔ اس میں کچھ لڑکیاں بھی شریک ہوئیں۔ انہوں نے جب اس تنظیم کی اہمیت و افادیت کو دیکھا تو ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ہم بھی اس تنظیم میں شامل ہو کر مخلوقِ خدا کی خدمت کریں۔ لڑکیوں کی اس خواہش پر سر لارڈ بیڈن نے اپنی بہن اگیٹس کے ساتھ مشورہ کر کے ابتدا میں لڑکیوں کے لیے ایک چھوٹا تربیتی منصوبہ بنایا۔ آہستہ آہستہ اس منصوبے کو "گرل گائیڈ" کا نام دیا گیا۔

اس تنظیم کا مقصد یہ تھا کہ ہر ملک، اپنے علاقائی حالات، رہن سہن، معاشرتی تقاضوں کے مطابق ترقی کر سکے اور یہ تنظیم ان معاملات میں ان کی رہنمائی کر سکے۔

گرلز گائیڈ تنظیم ایک غیر سیاسی بین الاقوامی تنظیم ہے ہر مذہب اور قوم کی لڑکی اس میں بلاتفریق شریک ہو سکتی ہے۔ اس تنظیم کا سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ ہر گرل کا پہلا اپنے حلف کی پاس داری ہوتی ہے اور اس تنظیم کی ہر لڑکی کی ملک و ملت رنگ و نسل اور اقوام مذہبی عقائد میں تعصبات سے بالاتر ہو کر اپنے فرائض سرانجام دے۔

گرلز گائیڈ تین شعبوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ براؤن گائیڈز ۲۔ گائیڈز ۳۔ رینجر گائیڈز

ان تینوں شعبوں میں لیڈر ہوتے ہیں جنہیں گائیڈ اور اسسٹنٹ گائیڈ کہتے ہیں۔ برطانیہ میں اس تنظیم کے دو اقامتی مرکز ہیں۔ امریکہ بھی اس سلسلے میں آگے آگے ہے۔ لڑکیاں اپنی عمر کے مطابق ان شعبوں کی رکنیت حاصل کرتی ہیں اور اس کے بعد ان کی رکنیت کے مراحل شروع ہو جاتے ہیں۔ انہیں فرائض و ذمہ داریوں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

اس تنظیم نے دنیا میں اپنی بے لوث خدمات کے عوض بہت نیک نامی اور شہرت حاصل کی ہے۔ ہر گرل گائیڈ میں حب الوطنی، خدمتِ خلق اور اچھا انسان بننے کے جذبات موجود ہوتے ہیں اور اس سلسلے میں ان کی راہ نمائی اور تربیت کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ سبق "گرلز گائیڈ" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) بوائے سکاؤٹ تنظیم کے بانی کا نام کیا ہے؟

جواب: بوائے سکاؤٹ تنظیم کے بانی کا نام سر لارڈ بیڈن پاول ہے۔

(ب) بوائے سکاؤٹ اور گرل گائیڈ تنظیموں کا مقصد کیا ہے؟

جواب: بوائے سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ تنظیموں کا مقصد عام شہریوں کی تربیت کر کے انہیں معاشرے کے لیے مفید بنانا اور ان میں اخلاقی اقدار کو اجاگر کرنا ہے۔

(ج) کس تنظیم کو اس کی مقبولیت کے پیشِ نظر شاہی میثاق میں شامل کر لیا گیا؟

جواب: گرلز گائیڈ تنظیم کو اس کی مقبولیت کے پیشِ نظر شاہی میثاق میں شامل کر لیا گیا۔

(د) گرل گائیڈ تنظیم کے تین شعبوں کے نام لکھیں۔

جواب: گرل گائیڈ تنظیم کے تین شعبوں کے نام:

(i) براؤن گائیڈز (ii) گائیڈز (iii) رینجر گائیڈز

(ہ) گرل گائیڈ ۱۹۲۸ء میں باقاعدہ عالمی ایسوسی ایشن کے طور پر سامنے آئی۔

جواب: گرلز گائیڈ ۱۹۲۸ء میں باقاعدہ عالمی ایسوسی ایشن کے طور پر سامنے آگئی۔

۲۔ سبق "گرلز گائیڈ" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) بوائے سکاؤٹ اور گرل گائیڈ دونوں تنظیمیں ہیں:

(i) قومی (ii) صوبائی (iii) بین الاقوامی (iv) ضلعی

(ب) حب الوطنی اور خدمتِ خلق بنیادی خوبیاں ہیں:

(i) اقوامِ متحدہ کی (ii) یونیسف کی

(iii) گرل گائیڈ کی (iv) بوائے سکاؤٹ کی

(ج) جدید تقاضوں اور حالات کو سامنے رکھتے ہوئے گرل گائیڈ کے اصولوں پر نظرثانی کی گئی:

(i) ۱۹۷۷ء میں (ii) ۱۹۸۹ء میں (iii) ۱۹۶۷ء میں (iv) ۱۹۶۶ء میں

(د) بوائے سکاؤٹ تنظیم کے بانی ہیں:

(i) محمد علی جوہر (ii) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ

(iii) سر لارڈ بیڈن پاول (iv) شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

(ہ) گرل گائیڈ تنظیم بین الاقوامی سطح کی:

(i) مذہبی تنظیم ہے (ii) لسانی تنظیم ہے

(iii) غیر سیاسی تنظیم ہے (iv) سیاسی تنظیم ہے

(و) گرل گائیڈ تنظیم مشتمل ہے:

(i) دو شعبوں پر (ii) آٹھ شعبوں پر

(iii) چھے شعبوں پر (iv) تین شعبوں پر

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں:

الفاظ	معانی
بے لوث	بے غرض
بانی	بنانے والا
میثاق	معاہدہ
رغبت	شوق، دل چسپی
راہ نما	راہ دکھانے والا
تحسین	تعریف
حبُ الوطنی	وطن سے محبت

۴۔ سبق "گرلز گائیڈ" کے مطابق اوپر والے کالم کو نیچے والے کالم کے الفاظ سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
مفید	سزا
ضروری	خامیاں
آگاہ	غیر ضروری
خوبیاں	بے خبر
جزا	مضر
حوصلہ افزائی	تفصیل
اختصار	حوصلہ شکنی

۵۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

الفاظ	جمع
قدر	اقدار
خدمت	خدمات
وصف	اوصاف
اصل	اصول
ملک	ممالک
لفظ	الفاظ
خواہش	خواہشات
نکتہ	نکات
نظریہ	نظریات
جذبہ	جذبات
مرکز	مراکز

Scanned with CamScanner

۶۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
بےلوث	ہمیں بےلوث ہو کر اپنے ملک و قوم کی خدمت کرنی چاہیے۔
اخلاقی اقدار	اسلام نے ہمیں اخلاقی اقدار سے بھی روشناس کرایا ہے۔
آہستہ آہستہ	پھولا آہستہ آہستہ چلتا رہا آخر کار اپنی منزل پر پہنچ گیا۔
بلاامتیاز	اسلام نے بلاامتیاز ہر ایک کے حقوق مقرر کر رکھے ہیں۔
بحث و مباحثہ	قرآن نے دین کی دعوت میں اچھے انداز سے بحث و مباحثہ کا حکم دیا ہے۔
راہ نمائی	قرآن صراط مستقیم کی طرف ہماری راہ نمائی کرتا ہے۔
شہرت	پاکستانی کھلاڑی شاہد آفریدی پوری دنیا میں یوم یوم کے نام سے شہرت رکھتا ہے۔

۷۔ سیق "گرلز گائیڈ" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) دنیا کا نظام ایک دوسرے کی بھلائی اور مخلوق خدا کی خدمت ہی پر قائم ہے۔

(ب) لڑکیاں اپنی اپنی عمر کے مطابق گرل گائیڈ کے تینوں شعبوں میں سے کسی ایک میں رکنیت حاصل کرتی ہیں۔

(ج) گرل گائیڈ تنظیم میں قائد خاتون کو گائیڈ کہا جاتا ہے۔

(د) ۱۹۰۹ء میں بوائے سکاؤٹس نے پہلی بڑی اجتماعی کارروائی کی۔

(ہ) گرل گائیڈ تنظیم ایک غیر سیاسی بین الاقوامی تنظیم ہے۔

۸۔ سیق "گرلز گائیڈ" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	دنیا کا ہر الہامی مذہب خیر، محبت اور انسان دوستی کی تعلیم دیتا ہے۔	✓ درست / غلط
(ب)	رینجرز گائیڈز میں دس سے سولہ سال تک کی عمر کی لڑکیاں ہوتی ہیں۔	درست / ✓ غلط
(ج)	بوائے سکاؤٹ اور گرل گائیڈ دونوں کا آغاز فرانس سے ہوا۔	درست / ✓ غلط
(د)	رینجرز گائیڈز کے ذریعے سے لڑکیوں میں جمہوری طرز حکومت کے حوالے سے شعور بیدار کیا جاتا ہے۔	✓ درست / غلط
(ہ)	گرل گائیڈ تنظیم نے بےلوث خدمات کے عوض نیک نامی اور شہرت حاصل نہیں کی۔	درست / ✓ غلط

۹۔ لفظ "پنجاب" سے دس الفاظ ردیف وار وضع کریں۔

جواب: پنجاب، پیر، رسول، لیکن، ناک، کتاب، بستہ، ہاکی، یتیم، مار، رب

۱۰۔ مندرجہ ذیل سابقوں کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں۔

شمار	سابقے	الفاظ
(الف)	پُر	پُرخار، پُرلطف، پُرکیف
(ب)	خود	خودغرض، خودبخود، خودکار
(ج)	کم	کم عمر، کم ظرف، کم تر
(د)	اہل	اہل وطن، اہل علاقہ، اہل محلہ

۱۱۔ اپنے دوست اسکیلی کے نام خط لکھیں۔ جس میں اُسے گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنے شہر کی سیر کی دعوت دیں۔

امتحانی گرا

1 جون....20ء

پیارے دوست!

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا۔ بہن بھائیوں کی خیریت معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی۔ ہمیں اس دفعہ چھٹیاں 5 جون سے ہو رہی ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ چھٹیاں میرے پاس گزاریں اور یہ چند روز آپ کے ساتھ کسی خوشی سے کم نہ ہوں گے۔ چھٹیوں میں بڑے بھائی جان بھی آ رہے ہیں آپ سے مل کر بہت خوش ہوں گے۔ اس دوران بھائی جان کے ساتھ لاہور کے تاریخی مقامات کی سیر کیلئے بھی جائیں گے۔ آپ والدین سے اجازت لے کر مجھے اپنے پروگرام سے مطلع کر دیں۔ آپ کے خط کا بے صبری سے انتظار کروں گا۔ اپنے والد صاحب اور والدہ کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کریں۔

والسلام

آپ کا دوست

ا۔ب۔ج

سرگرمیاں: ۱۔ گرل گائیڈ کے آٹھ لکاتی پروگرام پر مشتمل ایک خوب صورت چارٹ بنائیں اور اُسے جماعت کے کمرے میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔

۲۔ خدمتِ خلق کے موضوع پر تقریری مقابلہ کا اہتمام کیا جائے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو سکاؤٹنگ کی عالمی تنظیم کے بارے میں طلبہ کو تفصیلی تعارف کراتے ہوئے اُس کے اغراض و مقاصد بتائیں۔

۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے کس طرح پاکستان میں سکاؤٹنگ کی سرپرستی کی اور اس سلسلے میں نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی۔

۳۔ طلبہ کو پاکستان میں سکاؤٹنگ اور اُس کی مختلف تنظیموں کی کارکردگی کے بارے میں بتائیں۔

معروضی و انشائیہ سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

پیراگراف نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

۱۹۰۹ء میں بوائے سکاؤٹس نے اپنی پہلی بڑی اجتماعی کارروائی کی۔ اس ریلی میں

لڑکیاں بھی شریک ہوئیں جنھیں اس ریلی میں شرکت کی دعوت نہیں دی گئی تھی۔ انھوں نے جب بوائے سکاؤٹس تنظیم کی اہمیت اور فائدہ مند مقاصد دیکھے تو ان کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بھی اس تنظیم میں شامل ہو کر بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ انھوں نے اپنی اس خواہش کا وہاں اظہار کیا۔ لڑکیوں کے جوش و ولولے اور انسانی خدمت کے جذبے سے متاثر ہو کر سر لارڈ بیڈن پاول نے اپنی بہن اگنیس سے مشاورت کی اور بہن کے تعاون سے لڑکیوں کے لیے ابتدا میں چھوٹی سطح پر ایک ترتیبی منصوبہ بنایا۔ یہ منصوبہ آہستہ آہستہ ایک بڑی اور باقاعدہ تنظیم کی صورت اختیار کر گیا، جسے "گرل گائیڈ" کا نام دیا گیا۔

"گرلز گائیڈ" تنظیم نے تھوڑے ہی عرصے میں اتنی اہمیت اور مقبولیت حاصل کر لی کہ ۱۹۱۲ء میں اسے شاہی بیثاق میں شامل کر لیا گیا اور ۱۹۲۸ء میں "گرلز گائیڈ" باقاعدہ عالمی ایسوسی ایشن کے طور پر سامنے آ گئی۔ آزاد اور خود مختار ممالک اس کی رکنیت کے اہل قرار پائے۔ اس تنظیم کا مقصد یہ تھا کہ ہر ملک، اپنے علاقائی حالات، رہن سہن، معاشرتی تقاضوں اور اپنی ضرورت کے مطابق ترقی کر سکے اور یہ تنظیم اس سلسلے میں ان کی راہ نمائی کرے۔

1. بوائے سکاؤٹس نے اپنی پہلی بڑی اجتماعی کارروائی کی:
(a) ۱۹۰۸ء میں (b) ۱۹۰۹ء میں (c) ۱۹۱۰ء میں (d) ۱۹۱۱ء میں

2. لڑکیوں کے جوش و ولولے سے متاثر ہو کر سر لارڈ بیڈن پاول نے مشاورت کی
(a) اپنی بہن جولی سے (b) اپنی بہن ایلن سے
(c) اپنی بہن اگنیس سے (d) اپنی بہن ہیلری سے

3. یہ منصوبہ آہستہ آہستہ ایک باقاعدہ تنظیم اختیار کر گیا جسے ۔۔۔۔ کا نام دیا گیا۔
(a) بوائے سکاؤٹس (b) گرلز سکاؤٹس (c) براؤن گائیڈز (d) گرلز گائیڈ

4. گرلز گائیڈ نے تھوڑے عرصے میں اتنی مقبولیت حاصل کر لی کہ اسے شامل کر لیا گیا:
(a) اہم تنظیموں میں (b) شاہی بیثاق میں
(c) عوامی بیثاق میں (d) عالمی ایسوسی ایشن میں

5. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) گرلز گائیڈ کی تنظیم اور اس کی مقبولیت (b) لارڈ بیڈن پاول اور اگنیس
(c) گرلز گائیڈ اور لارڈ بیڈن پاول (d) بوائے سکاؤٹس اور گرلز گائیڈ

پیراگراف نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

لڑکیاں اپنی اپنی عمر کے مطابق گرل گائیڈ کے درج بالا تینوں شعبوں میں سے کسی ایک میں رکنیت حاصل کرتی ہیں۔ رکنیت حاصل کرنے کے بعد ان کی تربیت کے مراحل شروع ہو جاتے ہیں۔ براؤن گائیڈز اپنے نظریات اور مشاہدات پیک کونسل کے سامنے لاتی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے گروہوں کی شکل میں بحث و مباحثہ کا کام گائیڈ کرتی ہیں، جب کہ ان گروہوں کی لیڈر ایک کمیٹی تشکیل دے کر ان معاملات کے حوالے سے فیصلے کرتی ہیں۔ رینجرز گائیڈ کے ذریعے سے لڑکیوں میں جمہوری طرز حکومت کے حوالے سے شعور بیدار کیا جاتا ہے۔ انھیں ان فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ کیا جاتا ہے نیز انھیں عالمی سطح پر دوسرے ممالک کے اراکین سے میل جول رکھنے، دوسرے ممالک کے دوروں، بین الاقوامی کیمپوں، سیمیناروں اور کانفرنسوں میں شرکت کے آداب بھی سکھائے جاتے اور ان کو مواقع بھی مہیا کیے جاتے ہیں۔

یہ ایک اہم بات ہے کہ گرلز گائیڈ تنظیم کے کسی بھی شعبے اور درجے سے وابستہ گرل گائیڈ کے پاس ایک دستی کتاب (Hand book) ضرور ہوتی ہے۔ یہ ایک راہ نما کتاب ہوتی ہے اور اس میں مختلف قواعد و ضوابط اختصار سے درج ہوتے ہیں۔ لڑکیوں کی خواہشوں، دل چسپیوں، جوش اور ولولے کا اندازہ اس مخصوص دستی کتاب میں درج ہدایات پر عمل سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس راہ نما کتاب پر عمل کر کے کوئی لڑکی جتنی زیادہ ترقی کی منزلیں طے کرتی ہوئی آگے بڑھتی ہے اسے اسی قدر انعامات اور تحفے میسر آتے ہیں۔ یہ سارا عمل دراصل گائیڈ کی حوصلہ افزائی اور تحسین کے لیے ہوتا ہے۔ جہاں اس طرز عمل سے گرل گائیڈ تحریک اور اس کے مقاصد کے فروغ اور ترویج و اشاعت میں بھی مدد ملتی ہے، وہاں لڑکیوں میں ایک گرل گائیڈ کے طور پر اپنے فرائض بجھانے میں زیادہ لگن اور رغبت پیدا ہوتی ہے۔

1. رکنیت حاصل کرنے کے بعد ان کی ۔۔۔۔۔ کے مراحل شروع ہو جاتے ہیں:
(a) تعلیم (b) تربیت (c) ذمہ داری (d) محنت

2. براؤن گائیڈز اپنے نظریات و مشاہدات لاتی ہیں:
(a) اسلامی کونسل کے سامنے (b) ملکی کونسل کے سامنے
(c) تربیتی کونسل کے سامنے (d) پیک کونسل کے سامنے

3. مشاہدات کے معنی ہیں:
(a) توجہ سے پڑھنا (b) غور سے دیکھنا
(c) دھیان سے سننا (d) گہرائی میں سوچنا

4. گرل گائیڈ کے پاس ضرور ہوتی ہے:
(a) ڈائری (b) دستی کتاب (c) پنسل (d) کاپی

5. ہینڈ بک کیا ہے؟
(a) اٹلس (b) لغت (c) ایک راہ نما کتاب (d) نقشہ

6. گرلز گائیڈ کی حوصلہ افزائی کے لیے انھیں کیا دیے جاتے ہیں؟
(a) انعامات اور تحفے (b) لباس (c) جوتے (d) روپے

Scanned with CamScanner

باب نمبر: 23 لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
متاع	اثاثہ۔پونجی	پیوند	جوڑ
زناری	کافر، ہندو	تیغ	تلوار
فصلِ گل	موسمِ بہار	آستین	کرتے، کوٹ وغیرہ کی بانہہ
حکمِ اذاں	اذان کا حکم	خودی	خودشناسی۔اپنی پہچان
سِتر	بھید	نہاں	چھپا ہوا
سناں	سان۔چھری تیز کرنے والا آلہ	دَور	زمانہ
ابراہیم	حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ایک بڑے نبی تھے	صنم کدہ	بت خانہ
جہاں	دنیا	سودا	کاروبار
فریب	دھوکا	سود	فائدہ
زیاں	نقصان	بتان	بت کی جمع
خرد	عقل	گمان	خیال، وہم

خلاصہ: اس خوبصورت نظم میں شاعر علامہ اقبال "خودی" جو ان کا خاص فلسفہ ہے کے بارے میں سمجھا رہے ہیں کہ خودی جب ہی حاصل ہوتی ہے اگر انسان اس بات پر پختہ یقین کرلے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اگر خودی کو تلوار سے تشبیہ دی جائے تو اس کلمہ طیبہ کو ایک سان کہا جائے گا جس پر رگڑ کر تلوار کو اور تیز کیا جاتا ہے۔ خودی کا حامل مخلص زبان و مکان سے ماورا ہوتا ہے اسے سود و زیاں سے کوئی غرض نہیں اے دنیا والو ایک اللہ کی عبادت کرو بت پرستی چھوڑ دو ورنہ کوئی ابراہیم علیہ السلام آکر تمہارے سارے بت تباہ و برباد کردے گا۔ لا الہ الا اللہ ایسا کلمہ حق ہے کہ اسے ہر وقت پڑھا جاسکتا ہے۔ اس کے لیے کسی خاص موسم کی پابندی نہیں۔ دین و دنیا میں کامیابی اس بات سے ممکن ہے کہ اگر زمانہ نہ بھی پسند کرے تو انسان کلمہ حق کو بلند آواز سے پکارتا رہے۔

اشعار کی تشریح

خودی کا سرِ نہاں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه
خودی ہے تیغ، فساں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

تشریح: علامہ اقبال کہتے ہیں کہ اگر انسان اپنی پہچان چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کی روح پر عمل کرے کیونکہ یہ کلمہ خودی کے لیے ایک پوشیدہ راز ہے ہاں سمجھو کہ اگر خودی ایک تلوار ہے تو لا الہ الا اللہ اس تلوار کو تیز کرنے والی سان ہے۔

یہ دَور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

تشریح: اس شعر میں ایک تلمیح استعمال ہوئی ہے صنم کدہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام الفاظ اس واقعہ کی طرف ہمیں لے جاتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم والے میلہ منانے شہر سے باہر گئے ہوئے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے موقع غنیمت جان کر تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور ایک کلہاڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ ساری دنیا بت خانہ بن چکی ہے کسی نے ذات کے بت بنا رکھے ہیں کسی نے نسل و رنگ کے کسی نے فرقہ کے بتوں کو اپنی عبادت کا مرکز بنایا ہے۔ دنیا والوں کو ایک ایسے بت شکن کی تلاش ہے جو بتوں کو توڑ کر ایک خدا کی طرف لے جائے۔

کیا ہے تُو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سود و زیاں، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

تشریح: اے مسلمانو! تو نے کلمہ طیبہ جیسے قابل فخر اثاثے کا سودا اس خیال سے کرلیا ہے کہ تجھے شاید منافع مل جائے۔ حالانکہ اس سودے میں نفع یا نقصان کی طلب رکھنا ایک دھوکے سے کم نہیں۔

یہ مال و دولتِ دنیا، یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

تشریح: اس دنیا کا مال و دولت، دنیا والوں کے آپس کے تعلقات ایسے ہی ہیں جیسا کہ وہم و گمان کے بت لہٰذا ان کو پیچھا چھوڑ دو اور اللہ کے سوا کسی کی پوجا نہ کرو۔

جُرد ہوئی ہے زماں و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں و مکاں، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

تشریح: انسانی عقل زمانے اور جگہ کی مرہون منت ہو چکی ہے جب کہ نہ تو زمانے کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ہی جگہ کی۔ اگر کوئی قابل قدر بات ہے تو صرف یہ کہ لا الہ الا اللہ یعنی جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے۔

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

تشریح: لا الہ الا اللہ ایسا کلمہ ہے کہ اس کے لیے کسی خاص موسم کی ضرورت نہیں۔ موسم بہار کا ہو یا خزاں کا اس کلمہ کی ادائیگی فائدہ مند ہے۔ اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کے لیے کسی موسم بہار کی ضرورت نہیں ہے۔

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

تشریح: اگرچہ میرے ساتھی اپنی آستینوں میں بت چھپائے ہوئے ہیں وہ بظاہر مسلمان لگتے ہیں۔ لیکن اندر سے وہ کافر ہیں۔ اس لیے مجھے اس بات کا اعلان کرنا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

مشقی سوالات کا حل

۱۔ نظم "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) مردِ مومن کی خودی کا راز کس کلمہ میں پوشیدہ ہے؟

جواب: مردِ مومن کی خودی کا راز لا الہ الا اللہ میں پوشیدہ ہے۔

(ب) نظم کے دوسرے شعر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کس واقعہ کا حوالہ دیا گیا ہے؟

جواب: نظم کے دوسرے شعر میں اس واقعہ کی طرف اشارہ دیا گیا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ بتوں کی پوجا سے باز نہ آئے تو ایک میلہ کے دن جب سارے کافر میلہ دیکھنے گئے ہوئے تھے آپ علیہ السلام نے سارے بت توڑ دیئے کلہاڑا سب سے بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب کافر میلہ سے واپس آئے تو بت خانے کا حال دیکھ کر سب نے یہی سوچا کہ یہ کام ابراہیم علیہ السلام کا ہی ہوسکتا ہے جب آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے کہا اس بڑے بت سے پوچھ لو اگر یہ کچھ بتانے کے قابل ہے۔ یوں آپ علیہ السلام نے کافروں کو اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ عبادت کے اصل سزاوار اللہ تعالیٰ کی ذات ہیں۔

(ج) فریبِ سود و زیاں سے کیا مراد ہے؟

جواب: فریبِ سود و زیاں سے مراد نفع نقصان کا دھوکا یعنی انسان خسارے کے سودے کو بھی بعض اوقات اپنے لیے نفع سمجھ لیتا ہے۔

(د) شاعر نے بتانِ وہم و گماں کس چیز کو قرار دیا ہے؟

جواب: شاعر نے دنیا کے مال و دولت اور انسانوں کے آپس کے تعلقات کو وہم و گمان کے بت قرار دیا ہے جن کی پوجا یہ دنیا والے کرتے ہیں۔

(ہ) نظم کے آخری شعر میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مردِ مومن کو کیا پیغام دیا ہے؟

جواب: نظم کے آخری شعر میں علامہ اقبال نے مردِ مومن کو یہ پیغام دیا ہے کہ چاہے زمانہ بت پرستی پر تلا رہے تیرا کام یہی ہے کہ تو اسلام کی آواز لا الہ الا اللہ کو بلند کرتا رہے۔

۲۔ (الف) نظم "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

سرِ نہاں، صنم کدہ، زمان، بتاں، فصلِ گل، خودی، تیغ، بہم، فساں

(i) کلمہ حق لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه میں خودی کا راز پوشیدہ ہے۔

(ii) اگر خودی کا سرِ نہاں جاننا چاہتے ہو تو کلمہ حق کی حقیقت جاننے کی کوشش کرو۔

(iii) یہ دور اپنے ابراہیم علیہ السلام کی تلاش میں ہے۔

(iv) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صنم کدہ کے سارے بت توڑ کر کعبۃ اللہ کو ان سے پاک کردیا۔

(v) مسلمان کے لیے خودی تیغ ہے تو اس کی دھار کلمہ حق ہے۔

(vi) ایک سچے مسلمان کے لیے کلمہ حق کہنے کے لیے فصلِ گل یا خزاں کی کوئی قید نہیں۔

(vii) کلمہ حق پر ایمان ہر قسم کے وہم و گمان مٹا دیتا ہے۔

(viii) تلوار کی تیزی اور کاٹ بڑھانے کے لیے جو آلہ استعمال ہوتا ہے اسے فساں کہتے ہیں۔

(ix) دینِ اسلام کی رو سے کلمہ حق کی طاقت زبان و مکاں کی محتاج نہیں۔

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں:

فریب، متاع، فصلِ گل، زُناری، تیغ، بنساں، سرِ نہاں

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
فریب	دھوکا	متاع	اثاثہ	فصلِ گل	بہار
زُناری	ہندو بن جانا	تیغ	تلوار	فساں	سان
سرِ نہاں	چھپا ہوا بھید				

۴۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

دَور، بت، سِر، نغمہ، جماعت، بہار، حکم

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
دور	ادوار	بت	بتاں	سر	اسرار
نغمہ	نغمات	جماعت	جماعتیں	بہار	بہاریں
حکم	احکام				

Scanned with CamScanner

۵۔ نظم "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے مطابق مناسب الفاظ کو ترتیب دے کر مصرعے بنائیں:

(الف) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سرنہاں خودی کا
جواب: خودی کا سرنہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(ب) متاعِ غرور کا کیا ہے تو نے سودا
جواب: کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا

(ج) ڈھاری ہوئی ہے خرو زمان و مکاں کی
جواب: خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی ڈھاری

(د) اگرچہ جماعت کی آستینوں میں بُت ہیں
جواب: اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں

(ہ) فصلِ گل و لالہ کا یہ نغمہ پابند نہیں۔
جواب: یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند۔

۶۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں:

دنیا، غرور، بہار، پابند، عقلمندی، مکاں

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
دنیا	آخرت	غرور	عاجزی	بہار	خزاں
پابند	آزاد	عقلمندی	بے وقوفی	مکاں	لامکاں

۷۔ نظم "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے مطابق مناسب لفظ چُن کر مصرعے مکمل کریں:

(الف) خودی ہے تیغ فساں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (تیز، تیغ، دریغ)

(ب) کیا ہے تُو نے متاعِ غرور کا سودا (سرور، شرور، غرور)

(ج) بُتانِ وہم و گماں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (فساں، مکاں، گماں)

(د) یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند (پابند، پیوند، پسند)

(ہ) اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں (جماعت، ہندوؤں، مشرکین)

۸۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

تلاش، جہان، وہم و گماں، بُت، نغمہ، غرور، تیغ

الفاظ	جملے
تلاش	باپ بچے کی تلاش میں مارا مارا گلیوں میں پھرتا رہا۔
جہان	یہ جہان اور اس کی ہر چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے۔
وہم و گماں	میرے وہم و گماں میں بھی یہ چیز نہیں تھی کہ تم چور ہو سکتے ہو۔
بُت	بھارت واحد ملک ہے جہاں بتوں کی پوجا کی جاتی ہے۔
نغمہ	بلبل پھول کے قریب جا کر نغمہ گا رہی تھی۔
غرور	غرور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کبھی کسی کو حقیر نہ جانو۔
تیغ	تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جوان ہوئے ہیں۔

۹۔ ایک جیسی آواز والے الفاظ کو ہم آواز الفاظ یعنی قافیے کہتے ہیں۔ سطر: الف میں دیے گئے ہم آواز الفاظ کو سطر: ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

سطر: الف: سودا، لالہ، غرور، اگر، مال، زماں

سطر: ب: جاں، ضرور، پودا، ہالہ، مکاں، گر

۱۰۔ نظم "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) جماعت کے ہاتھوں میں بُت ہیں۔ درست/غلط (✓)

(ب) یہ جہاں صنم کدہ ہے اور اسے ابراہیم علیہ السلام جیسے بت شکن کی ضرورت ہے۔ (✓) درست/غلط

(ج) انسانی عقل زمانے اور وقت کی مرہونِ منت ہو چکی ہے۔ (✓) درست/غلط

(د) کلمہ حق کہنے کے لیے کسی موزوں وقت یا موسم کی پابندی لازم ہے۔ (✓) درست/غلط

(ہ) مردِ مومن کو ہر قسم کے حالات میں کلمہ حق کہنے کا حکم ہے۔ (✓) درست/غلط

۱۱۔ کالم: الف میں درج فعل مجہول والے جملوں کو فعل معروف میں تبدیل کر کے کالم: ب میں لکھیں:

	کالم: الف	کالم: ب
(الف)	نئی سڑک بنائی گئی۔	ٹھیکیدار نے نئی سڑک بنائی۔
(ب)	سوال حل کیا گیا۔	طالب علم نے سوال حل کیا۔
(ج)	نیا موبائل فون خریدا گیا۔	احمد نے نیا موبائل فون خریدا۔
(د)	دودھ پیا جائے گا۔	بلی دودھ پیے گی۔
(ہ)	دو سو رنز بنائے گئے۔	پاکستانی ٹیم نے دو سو رنز بنائے۔

۱۲۔ مندرجہ ذیل لاحقوں کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں:

شمار	لاحقے	الفاظ
(الف)	پسند	من پسند، خود پسند، دل پسند
(ب)	مند	صحت مند، طالع مند، عقلمند، غیرت مند
(ج)	پرست	بت پرست، خود پرست، آتش پرست
(د)	گیر	راہ گیر، جہانگیر، عالمگیر

سرگرمیاں:

۱۔ طلبہ/اکثر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے تناظر میں مردِ مومن کی صفات بیان کریں۔

۲۔ طلبہ ایک بچے مسلمان کی اولین خوبی پر مبنی اگر اف لکھیں؟

۳۔ طلبہ نظم اپنے ہم جماعتوں سے مل کر ترنم کے ساتھ پیش کریں۔

برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر یقین کیسے ہر خوف سے نجات کا سبب بن جاتا ہے۔

۲۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ کیسے ہر قسم کے حالات میں کلمہ حق کہنا ایک سچے مومن کی نشانی ہے۔

۳۔ خودی اور کلمہ حق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا مفہوم وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھایا جائے۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

1. خودی ہے تیغ _____ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ:
(a) نشان (b) فساں (c) جہاں (d) زبان

2. مرکب عطفی نہیں ہے:
(a) سود و زیاں (b) وہم و گمان
(c) سرنہاں (d) زمان و مکاں

3. متضاد الفاظ ہیں:
(a) بہار، خزاں (b) گل لالہ
(c) بت، اذاں (d) غرور، فخر

4. اگرچہ بت ہیں _____ کی آستینوں میں:
(a) لوگوں (b) سب (c) کافروں (d) جماعت

5. نظم "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے شاعر کا نام ہے:
(a) سید ضمیر جعفری (b) علامہ اقبال
(c) جمیل الدین عالی (d) ساغر صدیقی

باب نمبر: 24 مناظرِ پاکستان

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آہستہ آہستہ	دھیرے دھیرے، آہستہ	بتدریج	ملاوٹ، ملاوٹ
حیران	حیرت میں مبتلا، حیران	متحیر	آنکھوں دیکھا
حیران	دنگ	متحیر کی جمع، دیکھنے کی چیز	منظر
کشش، جذب کرنے والی	جاذبیت	صحرا، بیابان	لق و دق
دارالحکومت	صدر مقام	زیادتی، اضافہ	کثرت
مان لینا، غلطی تسلیم کرنا	قائل ہو جانا	دریا کی چوڑائی	دریا کا پاٹ
مرلہ شکل میں بنی ہوئی جگہ	چبوترہ	شکل، شکن، بھاری، سخت	دشوار
گھومنا پھرنا، سیر، سفر	سیاحت	نظر آنے کی آخری حد تک	حدِ نظر
مشاہدہ کی جمع نہایت غور سے دیکھنا	مشاہدات	کسی چیز کو بہت زیادہ پسند کرنے والا	گرویدہ
وہ میدان جہاں سایہ دار درخت نہ ہو	چٹیل	خوف، دہشت	ہیبت
حیرانی بڑھانے والا	حیرت افزا	جھٹکا، جنبش	ہچکولے
زبان سے نہ بول سکنا، گونگا	گنگ ہونا	ڈھلان	نشیب
ہم جماعت	کلاس فیلوز	ٹیڑھا، ترچھا	پُرپیچ
تکلیف، دشواری، مشکل	دقت	کشادگی، پھیلاؤ	وسعت
دل کو لبھانا	دل کشی	دیوار، شہر پناہ	فصیل
بحری جہازوں کے ٹھہرنے کی جگہ	بندرگاہ	موٹر والی کشتی	موٹر بوٹ

Scanned with CamScanner

چڑیا	کہرباں چرانے والا	منظر کشی	کسی نظارے کو بیان کرنا
عیدیڈ	مدت، دور، زمانہ		

خلاصہ:

ہمارے ملک پاکستان میں بہت سی تاریخی عمارات و مقامات اور قدرتی مناظر ہیں جو قابل دید ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں جو کچھ رکھا ہے وہ دنیا کے بہت کم ممالک میں ہے۔

پچھلے سال ایک ہماری اردو ٹیچر نے کلاس میں لڑکیوں سے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ ہر لڑکی پاکستان کے قابل دید مناظر و مقامات کے بارے میں اپنے اپنے مشاہدات بیان کرے۔ مختلف لڑکیوں نے مناظر پاکستان کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔

سعدیہ نے بتایا کہ ایک سال اس کے والد نے اس کے بہن بھائیوں کو بلتستان کے صدر مقام سکردو کی سیر کروائی۔ ہمارے ابو ہمیں سکردو سے شگر نامی خوبصورت وادی کی طرف لے گئے۔ شگر تک آدھا سفر دریائے سندھ کے ساتھ ہوتا ہے یہاں دریا کا پاٹ اتنا چوڑا ہے کہ دیکھ کر ہیبت طاری ہو جاتی ہے۔ سکردو سے شگر تک کے سفر میں ایسے ایسے پر عظمت مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں کہ انسان کی عقل حیران رہ جاتی ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی عظمت کا قائل ہو جاتا ہے۔

جماعت کی طالبہ ایمن نے اپنی مس سے کہا کہ میں اپنی کلاس فیلوز کو بہاول پور کے پاس صحرائے چولستان کے ایک مشہور قلعے دراوڑ کے بارے میں کچھ عرض کروں؟ یہ ایک مشہور قلعہ ہے۔ یہ مقام ایک نہایت گرم علاقے میں واقع ہے۔ ایمن اپنے ابو کے ساتھ دسمبر میں یہ قلعہ دیکھنے گئی تھی۔ اس مہینے میں پاکستان کے گرم علاقوں میں بھی موسم خوشگوار ہوتا ہے۔ قلعہ دراوڑ بہاول پور سے ستر کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ ایک صحرائی علاقہ ہے جہاں ہر طرف ریت ہی ریت ہے۔ سبزے کا نام و نشان تک نہیں ہے۔

قلعے کے پاس ایک عظیم الشان مسجد ہے جسے نواب محمد بہاول خاں عباسی نے ۱۸۲۵ء میں تعمیر کروایا تھا۔ مسجد ایک بلند چبوترے پر تعمیر کی گئی ہے۔ لوگ قلعہ دراوڑ کے ساتھ ساتھ اس مسجد کی زیارت کا بھی شوق رکھتے ہیں۔

جماعت کی ایک طالبہ ماجدہ نے مس کی اجازت سے لاہور سے کراچی تک کے سفر کے مناظر کو بیان کرنا چاہا۔ اس طویل سفر کے راستے میں بہت سے میدانی مناظر دیکھے ہیں لیکن حیدرآباد سے کراچی کے سفر کے دوران وسیع میدانوں کے مناظر نے ماجدہ کو بہت متاثر کیا۔ کراچی کے سمندری مناظر کی دل کشی کو تو ہر کوئی پسند کرتا ہے کلفٹن، منوڑا، ہاکس بے ہر جگہ اللہ کی قدرت کے مناظر دکھائی دیتے ہیں۔ کراچی میں مزار قائد اور اس کے گرد باغات کی خوبصورتی دل کو بھاتی ہے لیکن منوڑا تک بوٹ کا سفر دل میں جوش پیدا کر دیتا ہے۔ چاروں طرف بے حد گہرا پانی، لہروں کا اٹھنا اور کشتی کا ہچکولے کھانا یہ سب مناظر لطف تو دیتے ہیں جس میں خوف کی ملاوٹ بھی ہوتی ہے۔

ثانے نے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے بلوچستان کے قدرتی مناظر، تاریخی مقامات اور بندرگاہوں کی تعریف کی۔ بلوچستان میں وسیع میدان، پہاڑ اور سرسبز مقامات ہیں۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ سبق "مناظر پاکستان" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) استانی صاحبہ نے لڑکیوں سے کس علاقے کے منظر بیان کرنے کو کہا؟

جواب: استانی صاحبہ نے لڑکیوں کو پاکستان کے قابل دید مناظر و مقامات کے بارے میں بات کرنے کو کہا۔

(ب) کراچی کے مشہور مقامات کے نام لکھیں۔

جواب: ساحل سمندر، مقبرہ قائداعظم، کلفٹن

(ج) کس علاقے کی مسجد میں دہلی کی بادشاہی جامع مسجد کا پرتو نظر آتا ہے؟

جواب: دراوڑ قلعے کے پاس ایک عظیم الشان مسجد ہے، اس میں دہلی کی بادشاہی جامع مسجد کا پرتو نظر آتا ہے۔

(د) ہم بحیثیت قوم کس چیز کی حفاظت سے غافل ہیں؟

جواب: ہم بحیثیت قوم اپنے تہذیبی ورثے کی حفاظت سے غافل ہیں۔

(ہ) بلوچستان کی بندرگاہوں کے نام لکھیں۔

جواب: بلوچستان کی بندرگاہیں یہ ہیں: (i) گوادر (ii) پسنی

۲۔ سبق "مناظر پاکستان" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) چولستان کا مشہور قلعہ ہے:

(i) موج گڑھ (ii) دیدار سنگھ (iii) دراوڑ (iv) روہتاس

(ب) منظر کے معنی ہیں:

(i) چننے کی چیز (ii) تجربے کی چیز
(iii) دیکھنے کی چیز (iv) سونگھنے کی چیز

(ج) سکردو صدر مقام ہے:

(i) گلگت کا (ii) کوہستان کا (iii) خیبر پختون خوا کا (iv) بلتستان کا

(د) سعدیہ نے منظر کشی نہیں کی:

(i) مانسرور جھیل کی (ii) منچھر جھیل کی
(iii) سدپارہ جھیل کی (iv) سیف الملوک جھیل کی

۳۔ سکردو واقع ہے پاکستان کے:

(i) انتہائی مغرب میں (ii) انتہائی مشرق میں
(iii) انتہائی شمال میں (iv) انتہائی جنوب میں

۴۔ درج ذیل الفاظ تراکیب کے معنی لکھیں:

الفاظ	معانی
کثرت	اضافہ، زیادتی
رنگ جمنا	رنگ قائم ہونا
دنگ رہ جانا	حیران رہ جانا
حیرت انگیز	حیران کر دینے والی
کشش ثقل	کشش، کھینچنے کی طاقت

۵۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

الفاظ	جمع
منظر	مناظر
ملک	ممالک
مشاہدہ	مشاہدات
موقع	مواقع
مسجد	مساجد
صوبہ	صوبے
صحرا	صحراؤں
قدرت	قدرتوں
سمندر	سمندروں

۶۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

الفاظ	جملے
آہستہ آہستہ	قرآن مجید وحی کی صورت میں آہستہ آہستہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوا۔
حفاظت	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔
غافل	ہمیں نماز سے کبھی غافل نہیں رہنا چاہیے۔
بلند و بالا	قراقرم اور ہمالیہ مقامات پر بلند و بالا پہاڑ آسمان سے باتیں کرتے ہیں۔
شان دار	احمد نے آٹھویں جماعت کے امتحان میں شان دار کامیابی حاصل کی۔
مناظر	سوات اور کشمیر میں جگہ جگہ قدرتی مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔

الفاظ	متضاد
کم	زیادہ
آغاز	اختتام
اتفاق	نااتفاقی
خیر	زرخیز
چھاؤں	دھوپ

۷۔ سبق "مناظر پاکستان" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) پاکستان میں بہت سی چیزیں قابل دید ہیں جن میں کچھ تاریخی عمارات اور بہت سے قدرتی مناظر ہیں۔

(ب) جب قلعے کے قریب پہنچتے ہیں تو اس کی اونچی فصیل نظر آنے لگتی ہے۔

(ج) سمندر میں کشتی کے سفر کا تجربہ بڑا عجیب ہوتا ہے۔

(د) ماجدہ بڑے جوش و خروش سے تجربات بیان کر رہی تھی۔

(ہ) قلعہ دراوڑ کی بلند و بالا اور شان دار فصیل ابھی تک قائم ہے۔

۸۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

الفاظ	جملے
مسجد	مسجد حرام دنیا کی تمام مساجد میں سب سے بڑی مسجد ہے۔
حفاظت	ہمیں اپنے سامان کی خود حفاظت کرنی چاہیے۔
فصیل	قلعے کی فصیل مضبوط اور بلند ہوتی ہے۔
دیوار	دیوار چین دنیا کی سب سے لمبی دیوار ہے۔
تجربہ	سائنس دان نت نئے تجربات سے اشیا ایجاد کرتے ہیں۔
عظمت	جو شخص محنتی ہوتا ہے آخر کار اسے عظمت حاصل ہوتی ہے۔
وادی	دو پہاڑوں کے درمیان کا علاقہ وادی کہلاتا ہے۔
دامن	جنگ اُحد، اُحد پہاڑ کے دامن میں لڑی گئی۔

۹۔ سبق "مناظر پاکستان" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	صحرائی مناظر بھی حسین ہوتے ہیں۔	درست ✓ / غلط
(ب)	عظیم الشان مسجد نواب محمد بہاول خاں عباسی نے تعمیر کروائی تھی۔	درست ✓ / غلط
(ج)	ہم پاکستانی بحیثیت قوم اپنے تہذیبی ورثے کی حفاظت سے غافل نہیں ہیں۔	درست / غلط ✓
(د)	سمندر کے کنارے کھڑے ہوں تو ہمیں دور تک پانی نظر نہیں آتا۔	درست / غلط ✓

Scanned with CamScanner

(و)	قلعہ دراوڑ کی بلند بالا اور شان دار فصیل ابھی تک قائم ہے۔	✓ درست اغلاط

سرگرمیاں: ۱۔ اپنی کاپی پر مینارِ پاکستان اور مزارِ قائد کی تصویریں بنائیں اور ان میں مناسب رنگ بھریں۔ ۲۔ اپنے استاد سے پوچھ کر پاکستان کے کوئی سے پانچ مشہور اور قابلِ دید مقامات کے نام لکھیں۔

۳۔ آبادی کے اعتبار سے پاکستان کے نقشے پر پانچ بڑے شہروں کی نشان دہی کریں۔ ۴۔ طلبہ میں سے اگر کسی نے کوئی ایسا سفر کیا ہو، جس میں متنوع معلومات ہوں، تو وہ جماعت کے کمرے میں اس سفر کی رُوداد لکھ کر سنائے۔

ہدایات برائے اساتذہ: ۱۔ طلبہ کو مختلف صوبوں کے رہن سہن، زبانوں اور وہاں کے مشہور مقامات سے آگاہ کریں۔

۲۔ اساتذہ کرام طلبہ کو صوبوں کے متعلق مزید معلومات دے کر سنائیں کہ ہر صوبہ پاکستان کا خوب صورت حصہ ہے۔ ہم چاہے کہ جس صوبے میں بھی رہیں، دوسروں سے محبت کا رشتہ برقرار رہنا چاہیے۔

معروضی وانشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

یونٹ آف نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

پچھلے سال ایک روز ہماری اردو کی ٹیچر نے کلاس میں لڑکیوں سے کہا کہ آج میں یہ چاہتی ہوں کہ لڑکیاں پاکستان کے قابلِ دید مناظر و مقامات کے بارے میں اپنے اپنے مشاہدات بیان کریں۔ مختلف لڑکیوں نے مناظرِ پاکستان کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔ سعدیہ نے بتایا کہ ایک سال اس کے ابو نے اگست کے مہینے میں سب بہن بھائیوں کو سکردو کی سیر کروائی۔ سکردو بلتستان کا صدر مقام ہے۔ یہ پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع ہے۔ سعدیہ نے بتایا کہ سکردو تک سڑک کے ذریعے سے بھی جایا جا سکتا ہے لیکن وہ اپنے ابو اور بہن بھائیوں کے ساتھ ہوائی جہاز کے ذریعے گئی تھی۔ سعدیہ نے بتایا کہ اس کے ابو سکردو سے انھیں "دیوسائی" لے گئے۔ یہ ایک خوب صورت وادی ہے جو بلند بالا پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے۔ شرکتی آدھا سفر دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ دائیں طرف خشک اور بلند سیاہ پہاڑ ہیں، جن کے پہلو میں سڑک ہے اور سڑک کے ساتھ نشیب میں لداخ کی طرف سے بہتا ہوا دریائے سندھ آتا ہے۔ یہاں دریا کا پاٹ اتنا چوڑا ہے کہ اسے دیکھ کر حیرت طاری ہو جاتی ہے۔ دریا کے اس پار بھی پہاڑی سلسلہ ہے۔ پہاڑ کے دامن میں سے دریا کے کنارے تک ریت ہی ریت نظر آتی ہے۔ یہ منظر ایسا پُرعظمت ہے کہ دیکھنے والا حیرت اور دہشت سے گنگ ہو جاتا ہے۔ ایک مقام پر ایک معلق پل کے ذریعے دریا کو پار کر کے بائیں طرف شرکی کی طرف راستہ جاتا ہے۔ یہ پُل پہاڑی راستہ بلند ہوتا جاتا ہے اور انتہائی بلندی پر پہنچ کر یہ راستہ شرکی کی طرف اترنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں سے پھر دریائے سندھ نظر آنے لگتا ہے۔ دریا کیا ہے، لگتا ہے کوئی سمندر ہے۔ سکردو سے شرکتی کے سفر میں ایسے ایسے پُرعظمت اور شان دار مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں کہ انسان محو ہو جاتا اور اللہ کی عظمت کا قائل ہو جاتا ہے۔

1. مختلف لڑکیوں نے حال بیان کیا:
(a) سنا سنایا (b) آنکھوں دیکھا (c) پڑھا ہوا (d) معلوم کیا ہوا

2. سعدیہ کے ابو نے اس کے بہن بھائیوں کو سیر کروائی:
(a) مری کی (b) سوات کی (c) سکردو کی (d) کاغان کی

3. سکردو صدر مقام ہے:
(a) اسلام آباد کا (b) بلوچستان کا (c) پاکستان کا (d) بلتستان کا

4. شرکتی ہے:
(a) ایک پہاڑ کا (b) ایک وادی کا (c) ایک صوبے کا (d) ایک علاقے کا

5. بلتستان پاکستان کے ـــــــ میں واقع ہے:
(a) مشرق میں (b) مغرب میں (c) شمال میں (d) جنوب میں

6. شرکتی آدھا سفر ـــــــ کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے:
(a) دریائے راوی کے (b) دریائے جہلم کے
(c) دریائے سندھ کے (d) دریائے چناب کے

7. ایک مقام پر ایک ـــــــ کے ذریعے دریا کو پار کر کے بائیں طرف شرکی کی طرف راستہ جاتا ہے:
(a) طویل پل (b) خطرناک پل (c) چھوٹا سا پل (d) معلق پل

8. سکردو سے شرکتی ایسے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں کہ انسان قائل ہو جاتا ہے:
(a) علاقے کی خوبصورتی کا (b) سکردو کے حسن و جمال کا
(c) اللہ کی طاقت کا (d) اللہ کی عظمت کا

9. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) سکردو کی سیر (b) شمالی علاقہ جات کی سیر
(c) پہاڑی علاقوں کی سیر (d) دریائے سندھ کی سیر

10. "پاٹ" کے معنی ہیں:
(a) گہرائی (b) لمبائی (c) چوڑائی (d) چھوٹائی

یونٹ آف نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

ایمن نے کہا: "مس! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں بہاول پور کے پاس صحرائے چولستان کے ایک مشہور قلعے دراوڑ کے بارے میں کچھ عرض کروں؟" مس نے کہا: "ہاں ایمن! آپ ضرور اس قلعے کا چشم دید حال سنائیں۔ یہ بہت مشہور قلعہ ہے۔ میں نے اس کی تصویریں دیکھی ہیں؛ اس کے بارے میں سنا بھی ہے، لیکن اسے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ وجہ یہ کہ یہ قلعہ ایک گرم علاقے میں واقع ہے۔ وہاں تک پہنچنے کا راستہ بھی دشوار ہے۔ گرمیوں میں تو وہاں جانے کا سوچا بھی نہیں جا سکتا اور ہمیں گرمیوں کی چھٹیوں ہی میں گھر سے نکلنے کا موقع ملتا ہے۔"

ایمن نے بتایا: "وہ اپنے ابو کے ساتھ دسمبر میں یہ قلعہ دیکھنے گئی تھی۔ اس مہینے میں

کشان کے گرم علاقوں میں بھی موسم خوش گوار رہتا ہے۔ قلعہ دراوڑ بہاول پور سے تقریباً ۸۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ جوں جوں قلعے کا فاصلہ کم ہوتا جاتا ہے، ہریالی ختم ہوتی جاتی ہے، پھر صحرا شروع ہو جاتا ہے۔ چاروں طرف ریت ہی ریت نظر آتی ہے۔ ویرانی ہی ویرانی، درختوں کا نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔ ہر طرف ریت کے ٹیلے اور جھاڑیاں۔" ایمن نے مزید بتایا: "لوگ اکثر سیر و تفریح کے لیے پہاڑی مقامات پر جاتے ہیں اور ان ہی مقامات کو خوب صورت اور قابلِ دید سمجھتے ہیں، جب کہ صحرا بھی دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ صحرائی مناظر بھی حسین ہیں۔ ان کی ایک اپنی کشش اور جاذبیت ہے، جس طرح پہاڑوں کی بلندی دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی شان کا نقش دل پر قائم ہوتا ہے، اسی طرح صحراؤں کی وسعت اور پھیلاؤ سے بھی اللہ کی قدرت کا احساس ہوتا ہے۔

1. میں بہاول پور کے پاس صحرائے چولستان کے مشہور ـــــــ کے بارے میں پیش کروں گی:
(a) شاہی قلعہ (b) قلعہ روہتاس (c) لال قلعہ (d) قلعہ دراوڑ

2. قلعہ دراوڑ واقع ہے:
(a) ایک سرد علاقے میں (b) ایک پہاڑی علاقے میں
(c) ایک گرم علاقے میں (d) ایک برفیلے علاقے میں

3. ایمن نے بتایا کہ وہ اپنے ابو کے ساتھ یہ قلعہ دیکھنے گئی:
(a) جون میں (b) دسمبر میں (c) نومبر میں (d) مارچ میں

4. قلعہ دراوڑ بہاول پور سے تقریباً ـــــ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے:
(a) پچاس (b) ساٹھ (c) ستر (d) اسی

5. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) قلعہ دراوڑ کا صحرائی منظر (b) قلعہ دراوڑ اور بہاول پور
(c) قلعہ دراوڑ اور پہاڑی مقامات (d) قلعہ دراوڑ اور سبزہ

6. "صحرا" کے معنی ہے:
(a) جنگل (b) دریا (c) ریگستان (d) باغات

یونٹ آف نمبر 3:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

قلعہ کے پاس ہی ایک عظیم الشان مسجد ہے، جسے نواب محمد بہاول خاں عباسی نے ۱۸۷۵ء میں تعمیر کروایا تھا۔ مسجد فنِ تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ اس میں دہلی کی بادشاہی جامع مسجد کا پرتو نظر آتا ہے۔ سیکڑوں لوگ دراوڑ کے علاقے میں قلعے کے ساتھ اس مسجد کی زیارت کے شوق میں آتے ہیں۔ مسجد ایک بلند چبوترے پر تعمیر کی گئی ہے اور ساری کی ساری پتھر سے بنی ہے۔ حیرت ہے کہ اتنی بڑی مسجد کی تعمیر کے لیے اس لق و دق صحرا میں پتھر کہاں سے لایا گیا ہوگا اور کن طاقتوں سے پہنچایا گیا ہوگا؟ مسجد اور قلعہ، دونوں دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن ان کی دیکھ بھال کا کوئی مناسب انتظام نہیں۔ افسوس! اہم پاکستانی تاریخی قوم اپنی تہذیبی ورثے کی حفاظت سے غافل ہیں۔ قلعہ دراوڑ کی بلند و بالا اور شان دار فصیل ابھی تک قائم ہے، البتہ قلعے کے اندر کی عمارتیں آہستہ آہستہ ختم ہوتی جا رہی ہیں۔"

1. قلعے کے پاس عظیم الشان مسجد ہے جسے تعمیر کروایا:
(a) نواب سراج الدولہ نے (b) نواب محمد بہاول خاں عباسی نے
(c) نواب مصطفیٰ خان نے (d) نواب سعادت علی خاں نے

2. اس مسجد کو تعمیر کرایا گیا:
(a) ۱۸۲۳ء میں (b) ۱۸۷۵ء میں (c) ۱۸۲۶ء میں (d) ۱۸۲۷ء میں

3. اس مسجد میں پرتو نظر آتا ہے:
(a) لاہور کی بادشاہی مسجد کا (b) دہلی کی بادشاہی جامع مسجد کا
(c) ایران کی بادشاہی مسجد کا (d) افغانستان کی بادشاہی مسجد کا

4. مسجد تعمیر کی گئی ہے:
(a) ایک بلند پہاڑ پر (b) ایک بلند عمارت پر
(c) ایک بلند چبوترے پر (d) ایک بلند قلعے پر

5. افسوس ہم پاکستانی ـــــــ کی حفاظت سے غافل ہیں:
(a) ملک و قوم (b) تاریخی عمارات (c) تہذیبی ورثے (d) مساجد و دینی مدارس

6. فصیل کے معنی ہے:
(a) قلعہ (b) دیوار (c) چھت (d) سرحد

باب نمبر: 25 ریل کہانی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پنشن	ریٹائر ہونے کے بعد ملنے والی، ماہانہ رقم	حمل	اٹھانا
ذرائع	ذریعہ کی جمع، وسیلہ، واسطہ	مال بردار	مال لے جانے والی/والا
معاشرت	مل جل کر رہنے کے آداب	یگانگت	اتحاد، ایک ہونا
استحکام	مضبوطی	صدر مقام	دارالحکومت
تصور	خیال	جنکشن	اسٹیشن جہاں دو یا دو سے زائد لائنیں آ کر ملتی ہوں
نشست	بیٹھنے کی جگہ	سرحد	بارڈر
معیشت	روزگار، روزی	ضامن	ضمانت دینے والا، ذمہ دار
ضعفِ عمر	عمر کا بڑھ جانا، بوڑھا ہو جانا	فروغ ملنا	بڑھنا، پھیلنا

Scanned with CamScanner

نقل مکانی	ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا	کوچ کرنا	رخصت ہونا
نجی	ذاتی	ہند	ہندوستان، بھارت
اتحاد	بھروسہ	فوقیت	برتری، ترجیح، اولیت
کوچ	ریل گاڑی کا ڈبا	ہچکولا	جھٹکا، جنبش

خلاصہ:

آج سے تقریباً پونے دو سو سال قبل انسان ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے پیدل سفر کیا کرتے تھے یا جانوروں کا سہارا لیا کرتے تھے۔ مسافر زیادہ ہوتے تو گدھا گاڑی، گھوڑا گاڑی یا بیل گاڑی استعمال ہوتی تھی۔ مشہور شاعر مرزا غالب کا نام تو آپ نے سنا ہوگا۔ وہ دہلی میں رہتے تھے۔ انھیں پنشن لینے کے سلسلے میں کلکتہ جانا پڑتا تھا۔ مرزا غالب کو یہ طویل سفر طے کرنے کے لیے کئی ماہ لگ گئے۔ گھوڑے پر یہ سفر کچھ جلدی ہو جاتا لیکن ضعف عمر کے باعث اتنا طویل سفر گھوڑے پر بیٹھ کر کرنے کی ہمت مرزا غالب میں نہیں تھی۔ آج سائنس نے نت نئے تجربات کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان پہنچانے کے لیے موٹر کاریں، بسیں اور ریل گاڑیاں ایجاد کر لی ہیں۔ ۱۹۴۷ء سے قبل برصغیر پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ اس علاقے میں سب سے پہلی ریل گاڑی ۱۶ اپریل ۱۸۵۳ء کو بمبئی سے تھانہ بھون تک گئی تھی۔ اس کے نو سال بعد ریلوے لائن بمبئی سے دہلی تک بچھا دی گئی اور ریل گاڑی کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔

پاکستان میں کراچی سے لاہور اور لاہور سے پشاور تک ریل گاڑیاں چلتی ہیں۔ ان بڑے شہروں کے درمیان متعدد مقامات پر سے مشرق مغرب شمال جنوب کی جانب ریلوے لائنیں نکلتی ہیں انھیں جنکشن کہتے ہیں۔

ریلوے لائنوں پر مسافر گاڑیوں کے علاوہ مال بردار گاڑیاں بھی چلتی ہیں۔ جو ہر قسم کا بھاری سامان دور دراز کے مقامات تک باسانی پہنچا دیتی ہیں۔

طویل سفر کے لیے سب سے زیادہ آرام دہ سفر ریل گاڑی ہی کا ہے۔ ریل گاڑی میں مسافر کے سونے کے لیے برتھ بھی موجود ہوتی ہے۔ ریل گاڑی کا سفر ایک ایسا ہے کہ جس میں سفر کے دوران گھر سے ملتا جلتا آرام مل جاتا ہے۔ سفر کے دوران پیشاب وغیرہ کرنے کی بھی سہولت موجود ہوتی ہے۔

پاکستان میں ریلوے کا نظام انگریزوں کے زمانے میں قائم ہوا تھا اور آج تک موجود ہے۔ ہم اس سے بے شمار فوائد حاصل کر سکتے ہیں اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں ریلوے کا نظام خدا کی ایک نعمت ہے کاش ہم اس کی قدر کریں۔

مشقی سوالات کا حل

۱۔ سبق "ریل کہانی" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) غالب کو کلکتہ تک سفر کرنے میں مہینوں کیوں لگ گئے تھے؟

جواب: مرزا غالب کو طویل سفر طے کرنے کے لیے مہینوں لگ گئے، اس لیے کہ انھیں منزل تک پہنچنے کے لیے پہلے گاڑی سے جانا پڑا۔

(ب) برصغیر میں پہلی ریل گاڑی کب اور کہاں سے کہاں تک چلی تھی؟

جواب: برصغیر میں پہلی ریل گاڑی ۱۶ اپریل ۱۸۵۳ء کو بمبئی سے چلی تھی اور مقام تھانہ بھون تک گئی تھی۔

(ج) پاکستان میں کہاں سے کہاں تک ریل کے ذریعے پہنچنا ممکن ہے؟

جواب: پاکستان میں کراچی سے لاہور اور لاہور سے پشاور تک ریل کے ذریعے پہنچنا ممکن ہے۔

(د) ریل گاڑی کے سفر اور گھر کے قیام میں کیا مماثلت ہے؟

جواب: ریل گاڑی کے سفر اور گھر کے قیام میں یہ مماثلت ہے کہ مسافر اگر سفر کرتے ہوئے تھک جائے تو وہ باسانی نشستوں کے درمیان کھڑا ہو سکتا ہے، ادھر ادھر پھر کر بیٹھے رہنے کے سبب اکڑ جانے والی ٹانگوں کو سکون پہنچا سکتا ہے اور ضرورت پڑنے پر واش روم میں بھی جا سکتا ہے۔ سفر کے دوران میں سہولت سے کھا پی سکتا ہے اور برتھ پر سو بھی سکتا ہے۔

(ہ) پاکستان میں ریلوے کے نظام کی بنیاد کس نے رکھی تھی؟

جواب: پاکستان میں ریلوے کے نظام کی بنیاد انگریزوں نے رکھی۔

۲۔ سبق "ریل کہانی" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

(الف) سلیپنگ برتھ موجود ہوتی ہے:

(i) ہوائی جہاز میں (ii) ریل گاڑی میں
(iii) کار میں (iv) بس میں

(ب) بھاری سامان کو نقل کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ ہے:

(i) گدھا گاڑی (ii) ہوائی جہاز (iii) بس (iv) ریل گاڑی

(ج) بمبئی سے دہلی تک ریلوے لائن بچھائی گئی:

(i) ۱۸۵۰ء میں (ii) ۱۸۵۳ء میں
(iii) ۱۸۶۲ء میں (iv) ۱۸۷۲ء میں

(د) برصغیر پاک و ہند کو ایک دوسرے نام سے یاد کیا جاتا ہے:

(i) مغربی ایشیا (ii) شمالی ایشیا (iii) مشرقی ایشیا (iv) جنوبی ایشیا

(ہ) غالب کو اپنی پنشن کے حصول کے سلسلے میں کون سے شہر جانا پڑا؟

(i) دہلی (ii) لکھنو (iii) کلکتہ (iv) آگرہ

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں:

الفاظ	معانی
میسر	دستیاب
مواصلات	ذرائع نقل و حمل
باربرداری	بوجھ اٹھانا، سامان اٹھانا

اندیشہ	خطرہ
فوقیت	ترجیح
کشادہ	وسیع

۴۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں۔

الفاظ	جمع
منزل	منازل
مقام	مقامات
قوم	اقوام
امکان	امکانات
سہولت	سہولیات

۵۔ ریلوے ملکی دفاع میں کس طرح کردار ادا کرتی ہے، مختصراً تحریر کریں۔

جواب: یوں تو ریلوے کے بے شمار فوائد ہیں۔ ملکی دفاع میں بھی ریلوے کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ذریعے سے فوج اور فوجی ساز و سامان کو آسانی سے سرحد تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ جنگی ہتھیاروں کی نقل و حمل باسانی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

۶۔ ایک جیسی آواز والے الفاظ کو ہم آواز الفاظ کہتے ہیں۔ درج ذیل ہم آواز الفاظ کو ایک دوسرے سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
آرام	امکان
زمانے	خواب
آسان	بات
سکون	زحمت
طراب	پرانے
رات	ممنون
نعت	کام

۷۔ سبق "ریل کہانی" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) انھیں اپنی پنشن کے سلسلے میں کلکتہ جانا پڑا۔

(ب) ۱۹۴۷ء سے پہلے ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی۔

(ج) پاکستان میں ریلوے کا نظام بتدریج خراب ہوتا جا رہا ہے۔

(د) ریل کا سفر ہر لحاظ سے آرام دہ اور محفوظ ہے۔

(ہ) اگر ہم ریلوے کو ترقی دیں تو ہماری معیشت میں انقلاب آ سکتا ہے۔

۸۔ سبق "ریل کہانی" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	ریلوے کے نظام کو قائم ہوئے پونے دو سو سال ہو گئے ہیں۔	✓ درست / غلط
(ب)	مرزا غالب ریل گاڑی پر کلکتہ گئے تھے۔	درست ✓ / غلط
(ج)	برصغیر پاک و ہند کو جنوبی ایشیا بھی کہتے ہیں۔	✓ درست / غلط
(د)	ریلوے لائن پر صرف مسافر گاڑیاں چلتی ہیں۔	درست ✓ / غلط
(ہ)	ریلوے کا سفر بہت تکلیف دہ اور طویل ہوتا ہے۔	درست ✓ / غلط

۹۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

الفاظ	متضاد
پیدل	سوار
قصور	حقیقت
نازک	سخت
اندیشہ	یقین
نقل و حمل	آمد و رفت
فوائد	نقصانات
ترقی	تنزلی

۱۰۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

الفاظ	جملے
غلط فہمی	غلط فہمی میں پولیس نے کسی بے گناہ شخص کو گرفتار کر لیا۔
نعمت	سائنسی ایجادات بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہیں۔
موجود	اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔
حفاظت	خدا ہمارے ملک کی حفاظت کرے آمین۔
اندیشہ	تیز رفتاری سے کار چلانے میں تصادم کا اندیشہ رہتا ہے۔
نشست	ریل میں سفر کرنے کے لیے پہلے نشست محفوظ (Reserve) کروانی پڑتی ہے۔
کشادہ	ہمارے گھر کے سامنے کھیلنے کے لیے کشادہ میدان ہے۔

۱۱۔ بعض الفاظ لکھنے اور پڑھنے میں ایک جیسے ہوتے ہیں، لیکن ایک سے زیادہ معنی رکھتے ہیں، مثلاً بونا ("بیج بونا" اور "چھوٹے قد والا")۔ آپ نیچے دیے گئے الفاظ کے دو دو معنی لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	معانی	جملے
بال	سر کے بال / اپنے	احمد بال بچے دار ہے / میرے نانا ابو کے سر کے بال اڑ گئے ہیں۔
پھل	پھل، فائدہ	پھل اللہ کی نعمت ہیں / صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

بھاگ	بھاگنا، روانہ	تیز مت بھاگو کہیں گرنہ پڑنا آپ آگے بھاگ آئے۔
وار	حملہ، قربان	دشمن نے پاکستانی فوج پر وار کیا، پاکستانی فوجی اپنے وطن کی آن پر جان وار نے کو تیار ہیں۔

سرگرمیاں: ۱۔ جن طلبہ نے ریل کا سفر کیا ہے تو وہ اس کی روداد لکھ کر جماعت کے کمرے میں دیگر طلبہ کو سنائیں۔

۲۔ طلبہ اپنے والدین اور اساتذہ سے راہ نمائی میں پاکستان کے دس معروف ریلوے سٹیشنوں کے نام اپنی کاپی پر تحریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ: ۱۔ اساتذہ کرام، طلبہ کو ریلوے کے نظام کی ابتدا اور اس کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں بتائیں۔

۲۔ اساتذہ کرام، طلبہ کو بتائیں کہ ترقی یافتہ ممالک میں عام ریلوے کے ساتھ ساتھ زیر زمین ریلوے کا نظام بھی موجود ہے اور اسے محال میں بے حد مقبولیت حاصل ہے۔ ۳۔ ریل کے سفر کے دوران میں جن احتیاطی تدابیر کی ضرورت ہوتی ہے، مختصراً ان کے متعلق طلبہ کو آگاہ کیا جائے۔

۴۔ اگر آپ کے علاقے کے قریب کوئی ریلوے سٹیشن ہے تو طلبہ کو اس کا مطالعاتی دورہ کرائیں اور انھیں ریلوے کے نظام کے متعلق معلومات فراہم کریں۔

معروضی و انشائیہ سوالات

(بمطابق امتحانی طریقہ کار، پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

یقیناً آپ سب نے اردو کے بہت بڑے اور مشہور شاعر مرزا غالب کا نام سُن رکھا ہو گا۔ مرزا غالب کو اپنی پنشن کے سلسلے میں کلکتہ جانا پڑا اس لیے کہ ان دنوں ہندوستان کا صدر مقام بھی شہر تھا۔ مرزا غالب دہلی میں رہتے تھے اور کلکتہ وہاں سے ہزار میل سے بھی زیادہ فاصلے پر ہے۔ مرزا غالب کو طویل سفر طے کرنے کے لیے مہینوں لگ گئے، اس لیے کہ انھیں منزل تک پہنچنے کے لیے ریل گاڑی سے جانا پڑا۔ گھوڑے پر زیادہ تیزی سے سفر کیا جا سکتا تھا لیکن ضعفِ عمر کے باعث اتنا طویل سفر گھوڑے پر بیٹھ کر کرنے کی مرزا غالب میں ہمت نہیں تھی۔ غالب کے زمانے میں لوگ دریاؤں میں کشتی کے ذریعے بھی سفر کرتے تھے۔ آج سائنسی ایجادات کی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان پہنچانے یا خود جانے کے لیے موٹر کاریں، لاریاں، بسیں، ٹرک اور ریل گاڑیاں میسر ہیں۔ ذرائع مواصلات اور نقل و حمل اتنے تیز رفتار اور آرام دہ ہو گئے ہیں کہ پرانے زمانے کا انسان ان کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

1. آپ نے اردو کے مشہور شاعر ۔۔۔۔۔ کا نام سن رکھا ہو گا:
(a) علامہ اقبال (b) اکبر الہ آبادی (c) مرزا غالب (d) مولانا حالی

2. مرزا غالب کو اپنی پنشن کے سلسلے میں جانا پڑتا تھا:
(a) کلکتہ (b) بنارس (c) بمبئی (d) دہلی

3. دہلی سے کلکتہ کا فاصلہ ۔۔۔۔۔ میل سے بھی زیادہ ہے:
(a) پانچ سو (b) ہزار (c) دو ہزار (d) پانچ ہزار

4. مرزا غالب کو منزل تک پہنچنے کے لیے جانا پڑا:
(a) بیل گاڑی پر (b) گھوڑا گاڑی پر (c) پالکی پر (d) گاڑی پر

5. مرزا غالب ۔۔۔۔۔ کے باعث گھوڑے پر اتنا طویل سفر پے در پے نہیں کر سکتے تھے:
(a) معروفیت (b) بیماری (c) ضعفِ عمر (d) لمبا سفر

6. ضعفِ عمر کے معنی ہے:
(a) عمر کا کم ہونا (b) عمر کا زیادہ ہونا (c) بیمار ہونا (d) صحت مند ہونا

سوال نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

۱۹۴۷ء سے پہلے پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش کے علاقوں پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ اس پورے علاقے کو جنوبی ایشیا بھی کہتے ہیں اور برصغیر پاک و ہند بھی۔ بہر حال اس علاقے میں مسافر لے جانے والی پہلی ریل گاڑی ۱۸۵۳ء اپریل ۱۶ کو بمبئی سے چلی تھی اور مقام تھانہ بھون تک گئی تھی۔ اس کے تقریباً نو سال بعد کلکتہ سے دہلی تک ریلوے لائن بچھا دی گئی اور دونوں شہروں کے درمیان ریل گاڑیاں چلنے لگیں۔

1. ۱۹۴۷ء سے پہلے بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش پر حکومت تھی:
(a) مسلمانوں کی (b) انگریزوں کی (c) ہندوؤں کی (d) سکھوں کی

2. برصغیر پاک و ہند کو کہا جاتا ہے:
(a) مشرقی ایشیا (b) مغربی ایشیا (c) جنوبی ایشیا (d) شمالی ایشیا

3. اس علاقے میں مسافر لے جانے والی پہلی ریل گاڑی ۔۔۔۔۔ ۱۸۵۳ کو بمبئی سے چلی تھی:
(a) ۱۳ اپریل (b) ۱۴ اپریل (c) ۱۵ اپریل (d) ۱۶ اپریل

4. ریل گاڑی بمبئی سے گئی تھی۔
(a) دہلی تک (b) تھانہ بھون تک (c) کلکتہ تک (d) بنگلور تک

5. اس عبارت کا عنوان ہے:
(a) برصغیر پاک و ہند میں ریلوے کا نظام (b) مسافروں کی سہولت
(c) پر امن سفر اور ریل گاڑی (d) ریل کہانی

باب نمبر: 26 آگہی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آگہی	واقفیت، علم، خبر	اسرار	اسرار و رموز	وضع دار	اسرار سر کی جمع، رموز رمز کی جمع، بھید کی باتیں
نفاست	صفائی اور ترتیب	فکر	فکرمندی، پریشانی	انتشار	ظاہری شکل وصورت بہتر رکھنے والا
مدت	عرصہ	رفع	طرف	اسی اثنا	اسی دوران
موصول	جس کی صلت جان کی جائے	خفتہ	خوشی خوشی	لوٹ کا بازار گرم کرنا	لوٹ کھسوٹ کرنا
ڈرائیور	گاڑی چلانے والا	ہاتھ دھو بیٹھنا	ختم ہو جانا	اکتفا کرنا	کافی سمجھنا
پلٹھ	ڈھیر	ناگواری	ناپسندیدگی	نمایاں ہونا	نظر آنا
سویرے	صبح صبح	جھاڑ پلا دی	ڈانٹ دیا	یکسر	بالکل
جانبر نہ ہونا	بچ نہ سکنا	بھانپ لینا	اندازہ لگانا	مستفیض	فیض حاصل کرنا
اشتراک	ساجھ، حصہ داری	تعمیر کرنا	بنانا	ضمیر	دل کی اندرونی کیفیت
شکوہ	شکائت	جزو	حصہ	دیہات	گاؤں
کونسلر	یونین کونسل کے ممبر	جدی پشتی	کئی نسلوں سے	اراضی	زمین، کھیت
ریستوران	ایسا ہوٹل جہاں صرف چائے پانی اور روٹی کا بندوبست ہو	شادی ہال	بیاہ و دیگر تقریبات کے لیے سجا سجایا ہال	مانگ	بالوں کے درمیان نکلی ہوئی لکیر، چیر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کوسنا	طعنے دینا، گالیاں دینا	ہمایاں ہونا	بیٹنا	واجب الادا	ادا کرنے کے قابل
مؤدبانہ	ادب سے	بہتہ	جگہ، کلس	بے زاری	نفرت، ناراضی
گایا ہونا	بولنا	قدرے	تھوڑے سے	جلد باز	فوراً
چیخ پکار	رونے پیٹنے	لپکے	بھاگے	اتہائی	بہت زیادہ
جھنجھلانا	ناراض ہونا، پیچ و تاب کھانا	جلد بازی	جلدی	واکس کیا	نمبر ملایا
مسلسل	لگاتار	متبادل	ایک کی جگہ دوسرا	تج	کڑوا
بمشکل	مشکل سے	رش	بھیڑ	متصل	جڑا ہوا
بہتر بنانا	حالت اچھی کرنا	ایکسیڈنٹ	حادثہ	بروقت	وقت پر
اڈور پاس	سڑک کے نیچے سے گزرنے کا راستہ	مشکور	شکر گزار	جدید	نئی
احساس جرم	جرم کرنے کا خیال	خنجر	انتظار کرنے والا	ملبوس	لباس پہنے
فراڈ	دغا باز، دھوکہ	حیرت	حیرانی، تعجب	بے ضابطگی	بے قاعدگی
بغور	غور سے	چلاتے ہوئے	چیختے ہوئے	گارڈ	محافظ
ورکشاپ	جہاں گاڑیاں ٹھیک کرتے ہیں	نامعقول	کم عقل، بے وقوف	معروف	جو فارغ نہ ہو، زیر استعمال
موبائل	ساتھ لے جانے والا فون سیٹ	ایمبولینس	مردوں اور مریضوں کو لے جانے والی گاڑی	مریض	بیمار آدمی

Scanned with CamScanner

دھوسہ	وہم، خیال	دم توڑنا	مرجانا	اکھڑ جنسی	ہسپتال کا وہ شعبہ جہاں سخت بیمار آدمی لائے جاتے ہیں
مستحق	حق دار	حالتِ زار	بری حالت	تفکر	فکرمندی، پریشانی
نمایاں	ظاہر، نظر آنے والا	بے وقعت	بے قدرے، عام سے	مخاطب ہوئے	ان سے بولے
ادویات	دوائیاں	رخصت کرنا	الوداع کہنا	کارآمد	فائدہ مند
ملھی	علاج کی	میسر آنا	ملنا	اہل کار	سرکاری ملازم
خدمت گار	خدمت کرنے والا	بازیاب کروانا	واپس لینا	عجیب	انوکھی
دھیمی	آہستہ	جائزہ لینا	دیکھ بھال کرنا	فوری	جلدی سے
اطمینان	تسلی	فلاح	بہبود، بھلائی	بانی	بنانے والا

سبق کا خلاصہ: چودھری قادر بخش گاؤں سے شہر نقل مکانی کر گیا اور وہاں بہت بڑے کاروبار کا مالک بن گیا۔ اس کے دفتر کے کلرک نے اسے سرکاری واجب الادا ٹیکس ادا کرنے کا بتایا تو چودھری صاحب نے اس بات کو معقول نہ سمجھا۔ اچانک چودھری صاحب کا بیٹا ایک حادثہ میں زخمی ہو گیا۔ ہسپتال جانے کے دوران چودھری نے شہر کے اندر اٹر پاسز، میٹرو بس کے فائدے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ موٹر وے کی افادیت تو وہ پہلے ہی جان چکا تھا۔ 1122 کے ذریعے اس کا بیٹا ہسپتال پہنچا تھا۔ ہسپتال میں چودھری صاحب کو کوئی خرچہ برداشت نہیں کرنا پڑا تھا۔ پولیس نے اس دن اس کے دھرکہ دی سے ضائع شدہ رقم کا چیک اسے لا کر دیا۔ جگہ جگہ چودھری صاحب نے ٹیکس ادائیگی کے بورڈ دیکھے۔ چودھری صاحب کو ان سب حالات سے اسی دن آگہی ہوئی وہ اپنے دل میں احساس جرم محسوس کر رہا تھا۔ اس نے دفتر واپس آتے ہی اپنے کلرک سے فائلیں منگوائیں اور ٹیکس کی ادائیگی کر دی۔

مرکزی خیال: ملکی ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود میں ٹیکس کی بہت اہمیت ہے۔ واجب الادا ٹیکس بروقت ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔

مشقی سوالات کا حل

ا۔ سبق "آگہی" کے مطابق درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) چودھری صاحب کے آباؤ اجداد کس پیشے سے منسلک تھے؟

جواب: چودھری صاحب کے آباؤ اجداد زراعت کے پیشے سے منسلک تھے۔

(ب) چودھری صاحب نے اپنے واجب الادا ٹیکس کی قائل دیکھنے پر ناراضگی کا اظہار کیوں کیا؟

جواب: اس لیے کہ اس کے خیال میں جائز کمائی سے ٹیکس دینا حکومت کو بھتہ دینے جیسا اقدام تھا۔

(ج) فون پر چودھری صاحب کو کیا خبر دی گئی؟

جواب: فون پر چودھری صاحب کو اطلاع دی گئی کہ اس کے بیٹے فہد کا حادثہ ہو گیا ہے۔

(د) کس چیز نے چودھری صاحب کے ضمیر کو جھنجھوڑا کہ وہ ٹیکس چوری کے جرم میں ملوث رہے ہیں؟

جواب: جب چودھری صاحب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ لوگوں کی بھلائی کے لیے کیے گئے کام ان کے بیٹے کے علاج معالجہ میں کس طرح معاون ہوئے تو اس نے اپنے آپ کو ٹیکس چوری کے جرم میں ملوث پایا۔

(ہ) اس "آگہی" کی کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ واجب الادا ٹیکس ہر وقت ادا کرنا چاہیے تاکہ عوام کی فلاح و بہبود کے اور منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچ سکیں۔

۲۔ سبق "آگہی" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں۔

(الف) چودھری صاحب لاہور آنے سے پہلے کس پیشے سے تعلق رکھتے تھے؟

(i) تجارت (ii) صنعت
(iii) زراعت (iv) سرکاری ملازمت

(ب) لاہور میں چودھری صاحب نے کاروبار شروع کیا:

(i) جائیداد کی خرید و فروخت کا (ii) شادی گھر اور ہوٹل کا
(iii) جنرل اسٹور کا (iv) سبزیاں اور پھل بیچنے کا

(ج) چودھری صاحب اپنے ذمہ واجب الادا ٹیکس:

(i) باقاعدگی سے دیتے تھے (ii) کبھی کبھی دیتے تھے
(iii) ہرگز نہیں دیتے تھے (iv) ادا کرنے سے گریز کرتے تھے

(د) اپنے بیٹے کے زخمی ہونے اور سرکاری ہسپتال میں مفت علاج سے چودھری صاحب کا:

(i) ضمیر جاگ اٹھا (ii) رویہ بالکل نہ بدلا
(iii) احساس ذمہ داری نہ بدلا (iv) کاروبار ختم ہو گیا

(ہ) یہ کہانی ہمیں آگہی دیتی ہے کہ ہم ملکی ترقی میں:

(i) حصہ نہیں لیتے (ii) اپنا کردار ادا کریں
(iii) حائل ہوں (iv) لاتعلق رہیں

۳۔ سبق "آگہی" کے مطابق درست جوابات کی نشاندہی (✓) سے کریں۔

	درست	غلط
(الف) چودھری صاحب گاؤں سے شہر میں آئے تھے۔	✓	

(ب) چودھری صاحب اپنے ذمہ واجب الادا ٹیکس شوق سے دیتے تھے۔		✓
(ج) فلاح و بہبود کے کام ہمارے ٹیکسوں سے ممکن ہیں۔	✓	
(د) اپنے بیٹے کے حادثے پر مفت علاج نے چودھری صاحب کا رویہ بدل ڈالا۔	✓	
(ہ) ڈھی مریض کی موت کی ذمہ داری کسی نہ کسی طرح ٹیکس سے بچنے والوں پر بھی آتی ہے۔	✓	

سرگرمیاں: ا۔ "ہم ایک ذمہ دار شہری کیسے بن سکتے ہیں"، کے موضوع پر دس جملے لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

۲۔ فلاحی کاموں کی فہرست تیار کر کے چارٹ کی صورت میں جماعت کے کمرے میں آویزاں کی جائے۔

برائے اساتذہ: ا۔ جماعت میں ذمہ دار شہری، کے موضوع پر مذاکرہ کرایا جائے جس میں اچھے شہری کے فرائض پر بحث کی جائے۔

۲۔ فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لینے کے مختلف طریقوں سے طلبہ کو آگاہ کیا جائے۔

معروضی و انشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

کثیر الانتخابی سوالات

پیراگراف نمبر 1:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

چودھری صاحب نہایت دلچسپ شخصیت واقع ہوئے ہیں۔ شکوہ حالات گویا ان کی شخصیت کا اہم جزو ہے، گو کہ وہ اپنے دیہات میں کونسلر رہ چکے ہیں۔ یُوں تو چودھری صاحب کافی وسیع دار آدمی ہیں اور یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ جدی پشتی زراعت سے گہرا تعلق رہا ہے۔ بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ انھوں نے بھی اچھی شہری زندگی کی خاطر شہر کا رُخ کیا اور اسی اثنا میں تمام زرعی اراضی بیچ کر شہر میں کاروبار شروع کر لیا۔

جناب ٹھہرے ایک دیہاتی اور سادہ سے انسان۔ لہٰذا اس مد میں کچھ قابلِ بھروسہ دوستوں کا اشتراک بھی حاصل کیا۔ موصوف شہر لاہور میں دو ریستوران اور ایک شادی ہال کے مالک ہیں۔

1. چودھری صاحب نہایت _____ شخصیت واقع ہوئے ہیں۔
(a) بزدل (b) بہادر (c) دلچسپ (d) ڈراؤنی

2. چودھری صاحب دیہات میں رہ چکے ہیں۔
(a) کونسلر (b) وائس چیئرمین (c) چیئرمین (d) ناظم

3. چودھری صاحب کا تعلق جدی پشتی رہا ہے۔
(a) کاروبار سے (b) تدریسی پیشہ سے
(c) علم و ادب سے (d) زراعت سے

4. موصوف کے شہر میں ہیں۔
(a) دو ریستوران (b) شادی ہال (c) a، b دونوں (d) کوئی نہیں

5. چودھری صاحب نے زرعی زمین بیچ کر شہر میں _____ شروع کر لیا۔
(a) ملازمت (b) کاروبار (c) رہائش (d) شادی ہال

پیراگراف نمبر 2:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

بات ہو رہی تھی حضرت کے ہمہ وقت شکوہ حالات کی عادت کی، ہوا سی طرف آتے ہیں۔ آج بھی سویرے سویرے ہمراہ ڈرائیور جب اپنی شاندار گاڑی میں گھر سے دفتر کے لیے نکلے تو سڑک پر گاڑی آتے ہی گڑھے میں گھسنے سے، پہلے تو بڑی نفاست سے بنائی گئی مانگ سے ہاتھ دھو بیٹھے اور پھر انہی ڈھلے ہاتھوں سے حکومتِ وقت کو کوسنا شروع کر دیا۔

"یہی اس ملک کا خدا ہی حافظ ہے" ایک ہاتھ سے اپنے بالوں کو سنوارتے ہوئے چودھری صاحب اپنے ڈرائیور سے مخاطب ہوئے "قریب ستر سال ہونے کو ہیں اور ایک سڑک ٹھیک سے بنا نہیں پائے یہ لوگ۔ بات کرتے ہیں ملک سنوارنے کی۔"

بخشو ڈرائیور نے محض 'جی' کہنے پہ ہی اکتفا کیا۔

1. چودھری صاحب جا رہے تھے سویرے سویرے۔
(a) دفتر (b) مارکیٹ (c) ہسپتال (d) سکول

2. سڑک پر گاڑی گر گئی ایک۔
(a) نالی میں (b) گڑھے میں (c) مین ہول میں (d) نالے میں

3. پاکستان کو بنے کتنے سال ہو گئے ہیں تقریباً۔
(a) ساٹھ سال (b) پینسٹھ سال (c) ستر سال (d) پچھتر سال

4. گاڑی کو چلا رہا تھا۔
(a) ڈرائیور (b) چودھری صاحب (c) فہد (d) اختر

5. چودھری صاحب کے ڈرائیور کا نام تھا۔
(a) قادر بخش (b) اختر (c) فہد (d) بخشو

پیراگراف نمبر 3:

☆ درج ذیل عبارت پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب منتخب کریں۔

دفتر پہنچے تو گیٹ پر کھڑے وردی میں ملبوس دو اہل کار جیسے انہی کے منتظر تھے۔ 'السلام علیکم جناب، آج ادھر کیسے؟' چودھری صاحب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ 'وعلیکم السلام، آپ ہی کے ایک کام کے سلسلے میں حاضر ہوئے ہیں، ایس ایچ او نے جواب دیا۔

"یعنی کہ آج آپ ہمیں شکریہ کا موقع عنایت کر رہے ہیں" چودھری صاحب نے استفسار کیا۔

Scanned with CamScanner

ایس ایچ او نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا" یہی باتیں کر رہے ہیں جناب" ہم تو عوام کے خدمت گار ہیں۔عوام کے دیے ٹیکس سے تنخواہ لیتے ہیں تو عوام کی پریشانیاں دور کرنا تو ہمارا فرض ہے۔

1. دفتر پہنچے تو وردی میں ملبوس اہلکار نظر آئے۔
(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

2. السلام علیکم کس نے کہا؟
(a) ایس ایچ او نے (b) سپاہی نے
(c) چودھری صاحب نے (d) اختر نے

3. ایس ایچ او نے کہا۔
(a) السلام علیم (b) وعلیکم السلام (c) خدا حافظ (d) پھر ملیں گے

4. ایس ایچ او نے جواب دیا نہایت۔
(a) ناراضی سے (b) شکر ہو کر
(c) خندہ پیشانی سے (d) خدمت کے جذبہ سے

5. چودھری صاحب دفتر پہنچے تو گیٹ پر کون ان کا انتظار کر رہا تھا؟
(a) کلرک اور ڈرائیور (b) ڈرائیور
(c) تھانے دار اور سپاہی (d) تھانے دار

4. سبق میں حکومت کے کون کون سے رفاہی کاموں کا ذکر کیا گیا ہے؟
جواب: (i) موٹروے (ii) میٹرو بس
(iii) 1122 کی سروس (iv) انڈر پاسز

5. سبق "آ گہی" میں انگریزی کے کئی الفاظ استعمال کیے گئے ہیں ان لفظوں کو اردو اور انگریزی میں لکھیں۔
جواب:

ڈرائیور	Driver	ٹیکس	Tax
فائلز	Files	کلرک	Clerk
فون	Phone	ہیلو	Hello
گارڈ	Guard	ورکشاپ	Wokshop
رکشا	Ricksha	ٹیکسی	Taxi
سر	Sir	موبائل	Mobile
نمبر	Number	ڈائل	Dial
ایمبولینس	Ambulance	ایمرجنسی	Emergency
ایکسیڈنٹ	Accident	آپریشن	Operation
تھیٹر	Theatre	انڈر پاس	Under pass
انجکشن	Injection	ڈاکٹر	Doctor
بورڈ	Board	سٹیشن	Station

گیٹ	Gate	ایس ایچ او	S.H.O
فراڈ	Fraud	کمپنی	Company
چیک	Cheque	موٹروے	Motorway

باب نمبر: 27
نشانِ مجاہد اعتزاز حسن (شہید) "تمغائے شجاعت"

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شجاعت	بہادری	نظر انداز کرنا	توجہ نہ دینا	خراج تحسین ادا کرنا	تعریف کرنا داد دینا
موت کو گلے لگانا	مرجانا	جرأت	بہادری	عظیم	بڑی
مشکوک	جس پر کوئی شک گزرے	معصوم	بے گناہ	اساتذہ	استادی جمع
تمغائے شجاعت	بہادری کا نشان	مجاہد	جہاد کرنے والا	داستان	قصہ کہانی
ان گنت	بے شمار	ہیرو	نیکی کا کام کرنے والا بڑا آدمی	ایثار	قربانی
ہمت	بہادری	خودکش	اپنے آپ کو مارنے والا	اسمبلی	صبح کی دعا
طلبا	طالب علم کی جمع				

خلاصہ: اعتزاز حسن منگو کے علاقے میں ایک دیہاتی سکول میں نویں جماعت کا طالب علم تھا۔ وہ سکول جا رہا تھا کہ ایک اور لڑکے نے اس سے سکول کا پتہ پوچھا اعتزاز حسن کو شک گزرا کہ یہ لڑکا ہمارے سکول کا نہیں ہے۔ اعتزاز نے اس کا پیچھا کیا تو اس لڑکے نے رکنے کی بجائے سکول کے اندر جانے کی کوشش کی۔ اعتزاز نے اسے پکڑا تو اس لڑکے نے خود کو دھماکے سے اڑا لیا وہ ایک خودکش بمبار تھا اور سکول کے اندر جا کر دھماکہ کرنا چاہتا تھا۔ سکول میں اس وقت اسمبلی ہو رہی تھی اور تقریباً دو ہزار لوگ وہاں موجود تھے۔ اعتزاز حسن کی عقلمندی اور قربانی کی بدولت یہ سب بچے ٹھہریت سے رہے۔ اعتزاز حسن کو اس بے مثال قربانی کی بدولت "تمغائے شجاعت" سے نوازا گیا اور اسے دنیا بھر میں ہیرو مانا جا رہا ہے۔

مرکزی خیال: "اعتزاز حسن ایک قومی ہیرو ہے جس نے اپنا آج قوم کے کل کے لیے قربان کر دیا"۔

مشقی سوالات کا حل

ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

ا۔ اعتزاز حسن کا تعلق منگو کے کس علاقے سے تھا؟
(الف) آدم زئی (ب) سگے زئی
(ج) یوسف زئی (د) ابراہیم زئی

ا۔ اعتزاز حسن کی شہادت کس تاریخ کو ہوئی؟
(الف) 6 جنوری 2014ء (ب) 15 جنوری 2014ء
(ج) 16 جنوری 2014ء (د) 17 جنوری 2014ء

ااا۔ دہشت گردوں کی آمد پر اسمبلی میں کتنے اساتذہ اور طلبہ موجود تھے؟
(الف) ایک ہزار (ب) دو ہزار
(ج) تین ہزار (د) چار ہزار

ا۔ پاک فوج کے کس سپہ سالار نے کہا کہ اعتزاز حسن ایک قومی ہیرو ہے جس نے اپنا آج قوم کے کل کے لیے قربان کر دیا۔
(الف) جنرل کیانی (ب) جنرل عارف
(ج) جنرل حمید گل (د) جنرل راحیل شریف

ا۔ حکومتِ پاکستان نے اعتزاز حسن کو بہادری کے اعتراف پر کس بڑے بول ایوارڈ سے نوازا؟
(الف) تمغائے بسالت (ب) ستارۂ جرأت
(ج) تمغائے شجاعت (د) نشانِ حیدر

۲۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط جملے کے سامنے (x) کا نشان لگائیں:

ا۔	اعتزاز حسن کی شہادت سکول اسمبلی میں ہوئی۔	x
ا۔	اعتزاز حسن نویں جماعت کا طالب علم تھا۔	✓
ااا۔	اعتزاز حسن نے مشکوک لڑکے کو پتھر مارا۔	✓
ا۔	اعتزاز حسن کی بہادری کی وجہ سے سکول تباہی سے بچ گیا۔	✓
ا۔	دھماکے کے وقت سکول کے تمام بچے اپنے کمرۂ جماعت میں تھے۔	x

۳۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

		مناسب الفاظ
ا۔	اعتزاز حسن سکول کے میدان میں شہید ہوا۔	کل

ا۔	اعتزاز حسن کو ہر کوئی ہیرو کے طور پر پیش کر رہا ہے۔
ا۔	اعتزاز حسن کے والدین اُسے روزانہ سکول بھیجتے تھے۔
ا۔	اعتزاز حسن نے اپنی جان دوسروں پر قربان کر کے بہادری کی عظیم مثال قائم کی۔
ا۔	اعتزاز حسن نے اپنا آج قوم کے کل کے لیے قربان کر دیا۔

۴۔ نیچے دیے گئے کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

کالم (الف)	کالم (ب)
پاکستان میں بہادری کا سب سے بڑا سول اعزاز	منگو میں واقع ہے۔
ابراہیم زئی گاؤں	کو شہید ہوا۔
اعتزاز حسن 6 جنوری 2014ء	قوم کے کل کے لیے قربان کر دیا۔
اعتزاز حسن نے اپنا آج	تمغائے شجاعت ہے۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کی مدد سے ایسے جملے بنائیں جو اُن کا مفہوم واضح کر دیں:

ا۔	جرأت	لڑکے نے جرأت کا مظاہرہ کیا اور گاڑی تباہ ہونے سے بچ گئی۔
ا۔	مشکوک	دو مشکوک اشخاص گاؤں سے باہر قبرستان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔
ااا۔	انسانیت	آدمی کا کل انسانیت کا کل ہے۔
ا۔	اعتراف	پاک فوج کی قربانیوں کے اعتراف کے طور پر ہم اسے اپنا ہیرو سمجھتے ہیں۔

۶۔ سبق کے متن کے سامنے رکھ کر درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ اعتزاز حسن کا تعلق کس گاؤں سے تھا؟
جواب: اعتزاز حسن کا تعلق منگو کے علاقے ابراہیم زئی گاؤں سے تھا۔

ا۔ اعتزاز حسن کی تاریخِ شہادت کیا ہے؟
جواب: اعتزاز حسن 6 جنوری 2014ء کو شہید ہوا۔

ااا۔ اعتزاز حسن نے خودکش حملہ آور کو کہاں روکا؟
جواب: اعتزاز حسن نے خودکش حملہ آور کو گیٹ پر ہی روکا۔

ا۔ اعتزاز حسن کو کون سے سول اعزاز سے نوازا گیا؟
جواب: اعتزاز حسن کو تمغائے شجاعت کے سول ایوارڈ سے نوازا گیا۔

ا۔ اعتزاز حسن کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے جنرل راحیل شریف نے کیا فرمایا؟
جواب: جنرل راحیل شریف نے فرمایا اس لڑکے نے اپنا آج قوم کے کل پر قربان کر دیا ہے یہ ہمارا قومی ہیرو ہے۔

Scanned with CamScanner